لکھنؤ

تعمیرِ حیات

پندرہ روزہ

ملت کے نوجوانوں سے.....

مسلمان ملت سے بندھا ہوا ہے، بُنا ہوا ہے، سلا ہوا ہے۔ وہ ملت سے الگ نہیں کیا جا سکتا ہے، جس طرح موج دریا سے الگ نہیں کی جا سکتی۔ موج کو دریا سے الگ کر دیا جائے تو موجوں کا وجود ہی ختم ہو جائے گا بلکہ پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہ جائے، موج کا وجود دریا کے اندر ہے ہم سب ملت کی موجیں ہیں، اگر دریا ہے اور دریا رواں ہے، صاف شفاف ہے، ٹھہر نہیں گیا ہے، اس میں کوئی بو نہیں ہے، کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگئی ہے تو موجیں کھیلتی رہیں، اچھلتی رہیں، کودتی رہیں سب ان کا احترام کریں گے، سب ان کو عزت کی نگاہوں سے دیکھیں گے، ان کا وجود تسلیم کریں گے، لیکن موجیں باہر کیسا ہی اچھلیں کودیں وہ سب عارضی ہیں جیسے شعلہ بھڑک کر بجھ جاتا ہے، موج جیسے باہر نکلی اس کا وجود ختم، ہم آپ اگر ملت سے کٹ گئے ہمارا وجود ختم!

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

Rs.20/-

۲۵ر اکتوبر تا ۱۰ر نومبر ۲۰۰۶ء

Postal Regd. No.LW/NP/63/2006to2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071
Fortnightly
Tameer-e-Hayat
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07
Vol. No.43 Issue No. 23
10 October. 2006
Ph. Off: 0522-2740406
Fax: 0522-2741834
E-mail: nadwa@sancharnet.in

Mobile: 09415786548
Phone: Shop. 0522-2274606
(R) 0522-2616731
Mohd. Akram Jewellers
محمد اکرم جویلرس

Ph:2266786
Mob:9415015169
ثناء جویلرس
SANA JEWELLERS
Riyaz Ahmad
Ghyas Ahmad
۳۰۱/۱۲ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ-۳
301/12, Sarai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Ph:2260433
جدید دلکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم
گہنہ پیلیس
میں آپ کا خیر مقدم ہے
Gehna Palace
Whenever you see Jewellery
Think of us
حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں محمد فاروق خاں (چاند)
ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ
خوشبودار عطریات
روغنیات، عرقیات، کولر پرفیوم، کار پرفیوم، روم فریشنر،
فلور پرفیوم، روح گلاب، روح کیوڑہ، عرق گلاب،
عرق کیوڑہ، اگربتی، ہربل پروڈکٹ
: کی ایک قابل اعتماد دکان :
ایک مرتبہ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
تیار کردہ
اظہارسن پرفیومرس
اکبری گیٹ چوک لکھنؤ
برانچ C-5، جنپتھ مارکٹ، حضرت گنج
IZHARSON PERFUMERS
H.O. : Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel.: 0522-2255257 Mobile : +91-9415009102
Branch : C-5 Janpath Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell.91-9415784932
E-mail : izharsonperfumers@yahoo.com

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845
Shop: 9415002532
2613736
3958875
سونے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام
حاجی صفی اللہ جویلرس
ہمارا نیا شوروم
گڑبڑ جھالا کے سامنے امین آباد لکھنؤ
HAJI SAFIULLAH JUWELLERS
Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editer: Shamsul Haq Nadwi Office. Ph: 2740406 Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph:0522-2614685
DESIGNED BY HAMID Daliganj Lucknow. Mobile: 9415789282

مجاہدات کا میدان

انسان کے مجاہدات کا اصل میدان مسجد کا گوشہ یا خانقاہ کا حجرہ یا تسبیح وسجادہ نہیں، گھر اور بازار، سوسائٹی اور معاشرہ ہے اور اس میں سنت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے تو چلتے پھرتے سارے مجاہدے اور ساری منزلیں طے ہو سکتی ہیں، دشمن کے ساتھ کیا برتاؤ ہو، دوست کے ساتھ کیا رویہ رکھا جائے، گھر والوں کے ساتھ کس طرح پیش آئیں، پڑوسی کے کیا حقوق ہیں، معاشرہ میں ہماری اخلاقی ذمہ داریاں کیا ہیں، ناگوار باتوں کو کیسے برداشت کرنا چاہیے، خدمت وہمدردی کیا چیز ہے، یہ وہ اسباب ہیں جو مدرسہ ومکتب اور کسی یونیورسٹی ودرس گاہ میں نہیں بلکہ گھروں میں، سڑکوں پر، راستوں میں چلتے پھرتے اور بات کرتے پڑھائے جاتے ہیں، نیند سے بیدار ہوتے ہی آدمی کا سبق شروع ہو جاتا ہے اور یہ سبق اس کی تمام مشغولیتوں کے ساتھ خود بخود چلتا رہتا ہے، اس کو کسی نئے عمل کا اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اعمال کی نیت درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(مولانا محمد الحسنی مرحوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعمیر حیات لکھنؤ

پندرہ روزہ

اشاعت کا ۴۳واں سال

جلد نمبر ۴۳-۴۴ | ۲۵/اکتوبر-۱۰/نومبر ۲۰۰۶ء مطابق ۱-۱۳/شوال ۱۴۲۷ھ | شمارہ نمبر ۱-۲۴

زیر سرپرستی:

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

(ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

پروفیسر وصی احمد صدیقی

(معتمد مال، ندوۃ العلماء)

زیر نگرانی

مولانا محمد حمزہ حسنی ندوی (ناظر عام ندوۃ العلماء)

مجلس ادارت

مدیر عام: شمس الحق ندوی

مدیر مسؤل: نذر الحفیظ ندوی

نائب مدیر: محمود حسن حسنی ندوی

مجلس مشاورت

☆عبداللہ حسنی ندوی ☆محمد خالد ندوی غازی پوری

☆امین الدین شجاع الدین

زر تعاون

سالانہ-/۲۰۰ اس شمارہ کی قیمت-/۲۰

ایشیائی، یورپی، افریقی وامریکی ممالک-/۴۰ ڈالر

ڈرافٹ منیجر تعمیر حیات لکھنؤ کے نام سے بنائیں

ترسیل زر اور خط وکتابت کا پتہ

Tameer-e-Hayaat

Post Box No.93, Tagore Marg, Badshah Bagh Lucknow-226007

E-mail:nadwa@sancharnet.in فون (دفتر) (0522)2740406

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

ڈرافٹ منیجر تعمیر حیات کے نام بنائیں اور دفتر تعمیر حیات ندوۃ العلماء لکھنؤ کے پتہ پر روانہ کریں، چیک سے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول نہ ہوگی۔ اس میں ادارہ کا نقصان ہوتا ہے۔ براہ کرم اس کا خیال رکھیں۔

پرنٹر پبلشر اطہر حسین نے آزاد پرنٹنگ پریس، نظیر آباد، لکھنؤ میں طبع کرا کے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت ونشریات ٹیگور مارگ، بادشاہ باغ، لکھنؤ سے شائع کیا۔

اس شمارے میں

شعر وادب

حضور رسالتمآب ﷺ — علامہ اقبالؒ

آدمی نامہ — نظیر اکبر آبادی — ۳۱

اداریہ

روزہ اور اس کا تحفۂ عید — حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی — ۳

عید گاہ کا پیغام

مسلمانوں پر ایک نظر...... — حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی — ۵

رمضان کا پیغام

رمضان المبارک کے بعد...... — شمس الحق ندوی — ۹

پونجی کہیں لٹ نہ جائے — سید بلال حسنی ندوی — ۱۰

شخصیت

علامہ سید سلیمان ندویؒ...... — پروفیسر سید سلمان ندوی — ۱۱

محمد الحسنی مرحوم: حیات وخدمات...... — محمد سلمان خاں ندوی — ۱۵

حرم مکی

حرم مکی۔ اعداد وشمار کی روشنی میں — نذر الحفیظ ندوی — ۱۳

تہذیب مغرب

اہل کلیسا کی بدعنوانیاں — سلمان نسیم ندوی — ۱۸

سیر وسیاحت

تین دن آرزوؤں اور حسرتوں کی سرزمین میں — مولانا عیسی منصوری (لندن) — ۲۳

تعارف وتبصرہ

رسید کتب — م۔ح۔ح — ۲۶

خبر ونظر

عالم اسلام کی خبریں — نثار احمد ندوی — ۲۸

اعلان

بخدمت محترم ومکرم فرزندان ندوۃ العلماء لکھنؤ — ۳۰

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۴۲۷ھ — (دفتر اہتمام) — ۳۳

آپ کے پتہ کے کنارے خریداری نمبر کے نیچے کالی لکیر بنے تو سمجھئے کہ آپ کا زر تعاون ختم ہو چکا ہے۔ لہذا جلدی زر تعاون ارسال کریں اور حتی [illegible] آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ اگر فون یا موبائل نمبر ہو تو اپنے پتے کے کالم نمبر کے ساتھ لکھئے۔ منیجر تعمیر حیات

شعر وادب

حضورِ رسالتمآبؐ میں

از......................علامہ اقبالؒ

گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہوا
جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہوا
قیود شام وسحر میں بسر تو کی لیکن
نظامِ کہنۂ عالم سے آشنا نہ ہوا
فرشتے بزمِ رسالتؐ میں لے گئے مجھ کو
حضور آیۂ رحمت میں لے گئے مجھ کو
کہا حضورؐ نے اے عندلیب باغِ حجاز
کلی کلی ہے تری گرمیٔ نوا سے گداز
ہمیشہ سرخوشِ جام ولا ہے دل تیرا
فتادگی ہے تری غیرتِ سجودِ نیاز
اڑا جو پستیٔ دنیا سے تو سوئے گردوں
سکھائی تجھ کو ملائک نے رفعت پرواز
نکل کے باغ جہاں سے برنگ بوآیا
ہمارے واسطے کیا تحفہ لے کے تو آیا
حضور دہر میں آسودگی نہیں ملتی
تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں لالہ وگل ہیں ریاض ہستی میں
وفا کی جس میں ہو بُو، وہ کلی نہیں ملتی
مگر میں نذر کو اک آبگینہ لایاہوں
جو چیز اس میں ہے جنت میں بھی نہیں ملتی
جھلکتی ہے تری امت ، آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

روزہ اوراس کا تحفہ.........عید

از......................حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

رمضان المبارک کا مہینہ سال بھر کی عام زندگی میں ایک ہلچل پیدا کردینے والا مہینہ ہے۔اس میں ایک مسلمان کو اپنے عام طور وطریق کو بدل کر خدا تعالیٰ کی عبادت وفرمانبرداری اوراس کی خوشنودی کے حصول کا خاص اہتمام کرنا ہوتا ہے،شب وروز کا نظام،عبادت الٰہی میں مستعدی کے ساتھ چند پابندیوں پر مشتمل چلانا ہوتا ہے،پھراس کے نتیجہ میں پروردگار کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اس کی ایک فوری علامت عید کا انعام ہے۔یہ عید،عیدالفطر کہی جاتی ہے،یہ روزہ کی پابندی ختم ہونے کی عید ہے،اس سے قبل روزہ کی پابندی تھی جو ختم ہوئی،لیکن یہ پابندی سزا نہ تھی بلکہ دینی ترقی کے لیے ایک خاص نظام العمل کو انجام دینا تھا،جس کو انجام دیدینا کامیابی کی اور فائدہ کی بات تھی جس پر مسرت ہونا فطری عمل ہے،یہی مسرت عید کی شکل میں عطا کی جاتی ہے،یہ عید مسرت اور فرحت لاتی ہے اوراسی کے ساتھ دینی کامیابی کا احساس پیدا کرتی ہے اورگذرے ہوئے مہینہ پر نظر ڈالنے کا موقع فراہم کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ خاص عبادت پورا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خاص خوشنودی کا باعث ہے،اور اسلام کی اہم عبادت ہے جس میں کئی طرح کے اطاعت وفرمانبرداری کے انداز پائے جاتے ہیں۔

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک بنیادی رکن ہے،یہ بنیادی ارکان اسلام کے وہ ستون ہیں جن پر دین اسلام کی عمارت قائم ہے ان میں سے ہر ستون کی حفاظت ضروری ہے تا کہ دین اسلام کی عمارت قائم رہے،اسلام کے ایک بنیادی رکن ہونے کے ساتھ روزہ کی جو خصوصیات اورفوائد ہیں ان پر انسان اپنی فطرت سلیمہ کے لحاظ سے غور کرے تو اس کو اس میں اپنی زندگی کے لیے کئی روشن پہلو نظر آئیں گے،اعلیٰ انسانی قدروں پر عمل کے لیے اپنی نفسانی خواہشات کو دبانے اوراپنی غرض اور خواہش کو نظر انداز کر کے اپنے پروردگار کے احکام کی بجا آوری اس کے اہم پہلو ہیں،روزہ کے ذریعہ انسان ایک طرف باطنی خوبیوں سے آراستہ ہونے کی کوشش کرتا ہے،اوردوسری طرف دوسروں کے دکھ وپریشانی کو اپنے تجربہ میں لاکر اپنے اندر ہمدردی اوررحم دلی کے احساس کو جگہ دیتا ہے۔

وہ صبح کے نمودار ہونے سے قبل اپنے بستر راحت سے اٹھ کر اس وقت کچھ کھاتا پیتا ہے،جس وقت بستر کی راحت چھوڑ کر...... کھانا پینا اس کو بار معلوم ہوتا ہے،پھر ناشتہ کے وقت بلا ناشتہ کے اوردوپہر کو کھانے کے وقت بغیر کھانے کے گذارنا پڑتا ہے،شام ہونے پر اس کے لیے حد مقرر ہے کہ اس سے قبل وہ پورا پرہیز رکھے اوروہ حد آتے ہی وہ دوسرے سب کام چھوڑ کر کچھ کھاپی لے،اس طرح وہ کھانے کے سلسلہ میں اپنی ضرورت اور پسند کے اوقات کے معاملہ میں اپنی مرضی سے دست بردار ہوتا ہے،اوراپنے پروردگار کی مرضی کی پابندی کرتا ہے،روزہ میں معاملہ صرف کھانے پینے ہی میں پرہیز وپابندی کا نہیں ہے بلکہ خواہش اور پسند کی دیگر متعدد باتوں سے بھی اس کو گریز کرنا ہوتا ہے،مثلاً جنسی تقاضہ کی طلب اور گفتگو میں دوسروں کی عیب جوئی اوراسی طرح کی دوسری بے احتیاطیاں جن میں انسانی نفس آزادی اختیار کرتا رہتا ہے،روزہ میں ان سے گریز کی پوری فکر کرنا پڑتی ہے،غذا میں وقت کی ایک خاص پابندی کے علاوہ دوسروں کی تنگ حالی کا احساس کرنے اوراپنی راحت وتکمیل ضرورت میں حصہ لینے کی ذمہ داری بھی اس کو نبھانا پڑتا ہے۔

یہ سلسلہ ایک ماہ چلتا ہے،اس طرح رمضان کا مہینہ انسانیت وشرافت اورخدائے واحد کے سامنے اظہار تابعداری وبندگی کی تربیت کا مہینہ بن جاتا ہے جس کو گزار کر انسان باطنی حالات کے لحاظ سے پاک وصاف طبیعت لے کر نکلتا ہے۔انسان کے یہ باطنی تربیت کا پروگرام کا کورس اگر انسان اس کے

ضوابط کے لحاظ سے سال بسال پورا کرتا رہتا ہے تو وہ سال بسال انسانی خوبیوں کا خوگر ہوتا جاتا ہے اور بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے، رمضان کا پورا ایک مہینہ ایسے عظیم، پاکیزہ اور پاکیزہ بنانے والے عمل میں گزرتا ہے جو انسان کو اپنے پروردگار کی نظر میں پسندیدہ بنا دیتا ہے، اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے ہر عمل پر اس کی مقررہ جزاء کا مستحق ہوتا ہے، چنانچہ اس کو اس کا اجر اسی کے مطابق ملے گا، سوائے روزے کے کہ وہ خاص مجھ سے تعلق رکھتا ہے، اس کا اجر بھی اپنے خاص طریقے سے دوں گا، روزہ کی یہ خصوصیت ہے جو مذہب کے کسی اور معاملہ میں نہیں ہے۔

رمضان گزرتا جاتا ہے روزہ دار ترقی کرتا جاتا ہے، ایک عشرے بعد دوسرے عشرہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید نعمت وبرکت اس کے لیے طے ہو جاتی ہے، پھر تیسرا اور آخری عشرہ شروع ہوتا ہے، اس میں اس کو مزید خصوصیت ملتی ہے کہ اس کی ایک رات جو نہایت عظیم رحمتوں اور برکتوں کی رات قرار دی گئی ہے وہ روزہ دار کو عطا کی جاتی ہے جو اپنے رتبہ کے اعتبار سے ایک ہزار مہینوں یعنی تیس ہزار دنوں پر بھاری ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اس زمین کو اپنے قرب خاص سے نوازتے ہیں، فرشتے روح القدس کے ساتھ صف بہ صف زمین کی طرف آتے ہیں، اور نورانیت کا سماں بنا دیتے ہیں، یہ رات لیلۃ القدر کی رات ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں خاص طور پر فرمایا ہے، اس خاص نعمت خداوندی سے بھی روزہ دار سرفراز ہوتا ہے، وہ اس موقع پر اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے، اس کا ذکر کرتا ہے، تو وہ گویا اس کے خصوصی دربار میں حاضر ہو کر کرتا ہے اس سے اس کے عمل کی پذیرائی چند در چند ہو جاتی ہے۔

رمضان کے انتیس یا تیس دن ایسی نورانی کیفیات وحالات میں گزر کر عید الفطر کا دن آتا ہے، جو لطف وعبادت اور راحت وقبولیت دونوں کو سمیٹے ہوئے آتا ہے اس میں دنیاوی اور دینی دونوں لحاظ سے مسرت کا سامان ہوتا ہے ایک طرف تو اس کو اپنی جائز پسند وخواہشات کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی ملتی ہے۔

اور دوسری طرف پورے ایک ماہ اطاعت وفرماں برداری اور عبادت کے اجر کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس کو اس کے انعام سے نوازا جاتا ہے اس بناء پر عید کی رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات کہا گیا ہے۔

رمضان اپنے حق ادا کرنے والے کو ایسی پاکیزگی عطا کر دیتا ہے جو اس کے لیے سال بھر کے لیے توشۂ برکت ورحمت بنتی ہے اور سال گزرنے پر پھر اس مبارک عمل کا موقع آجاتا ہے اور خیر وبرکت کا یہ پروگرام دوہرانے کا موقع میسر آجاتا ہے۔

رمضان کا مہینہ ایک مسلمان کو اس بات کے احساس سے واقف کرا دیتا ہے کہ اس زمین پر کتنے ایسے آدمی ہیں جو انسانی رشتہ سے اسی کی طرح ہیں لیکن اس کو بھوک برداشت کرنی پڑتی ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کو ان کے انسانی تقاضوں کو پورا کرنے کا پورا سامان حاصل نہیں۔ رمضان یہ بھی بتاتا ہے کہ آدمی کو اپنے اردگرد رہنے والے اپنے ہم جنسوں کی تکلیف اور دکھ کو جاننا چاہئے اور اس میں اس کو ان کی کچھ نہ کچھ ہمدردی بھی کرنا چاہئے، اسی لیے ضرورت مند کی مدد، بھوکے شخص کو کھانا کھلانا رمضان کے بہت پسندیدہ کاموں میں قرار دیا گیا ہے، اور جب انسان روزہ رکھ کر بھوک کی تکلیف سے گزرتا ہے تو یقیناً اس کا احساس ہوتا ہے کہ بھوک کیا چیز ہے اور اس میں ہمدردی کیسا شاندار عمل ہے اور روزہ رکھ کر جب وہ نفس کے متعدد تقاضوں سے اپنے کو باز رکھنے پر مجبور ہوتا ہے تو اس کو اس بات کی مشق کا موقع ملتا ہے کہ وہ ہر بری باتوں سے اپنے نفس کو روکے جو قابل مذمت اور صالح زندگی سے ہم آہنگ نہیں ہیں، اس طرح رمضان انسان کو اچھا، نیک اور پاکیزہ بنانے کا ایک نظام عمل لے کر آتا ہے جو انسان کے لیے ایک ضروری نظام ہے جس میں انسان کی بہتری اور خوبی کا انتظام ہونے کے ساتھ اس کے پروردگار کی خوشنودی اور رضامندی کا بھی انتظام ہے جس کا ایک صلہ عید الفطر کی مسرت اور اصل صلہ پروردگار کی خوشنودی کا حصول اور اس کی طرف سے خصوصی جزاء ہے۔

☆☆☆☆☆

مسلمانوں پر ایک نظر

اور قلب پر تین اثر

از ......حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

[آج سے ساٹھ سال قبل حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے لکھنؤ کے مسلمانوں سے عیدگاہ میں خطاب فرمایا تھا، اس وقت اس عظیم مجمع کو دیکھ کر ان پر جو اثر ہوا اس کی ترجمانی میں یہ موثر اور طاقتور تقریر انہوں نے فرمائی جو ہر مسلمان کے لیے چشم کشا ہے]

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفىٰ

اس وقت کہیں مسلمانوں کی تعداد سن کر، اور ایک جگہ ان کا کوئی مجمع دیکھ کر دل پر تین قسم کے نہایت مختلف اثر ہوتے ہیں۔

مسرت، حیرت، حسرت

مسرت: اس کی کہ الحمد للہ! ایک وقت تھا کہ روئے زمین پر کلمہ گو انگلیوں پر گنے جاتے تھے اور یہ وہ تھے جو ساری دنیا کی اصلاح کو نکلے تھے اور پوری امت کہلاتے تھے۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله (آل عمران)

تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئیں عالم میں، اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

اور جن کو قریبی زمانہ میں زمین کا نقشہ اور قوموں کی تقدیریں بدلنی تھیں، اور جنھوں نے اس تعداد پر خشکی اور تری سے دشمنی مول لی تھی۔

مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تین مرتبہ مسلمانوں کو شمار کیا گیا، پہلی مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد ۵۰۰ دوسری میں ۶۰۰ اور ۷۰۰ کے درمیان تھی، اور تیسری مرتبہ شمار میں مسلمان ڈیڑھ ہزار تھے اس تعداد پر مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اور اطمینان کی سانس لی کہ اب ہم ڈیڑھ ہزار ہو گئے ہیں اب ہمیں کیا ڈر ہے، ہم نے تو وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہم اکیلے نماز پڑھتے تھے اور پھر بھی ہر طرف سے دشمنوں کا خوف لگا رہتا تھا۔

بہرحال شکر کا مقام ہے، اور اللہ کا احسان ہے اور یہ احسان اس نے ایک جگہ جتایا ہے۔

واذكروا اذانتم قليل مستضعفون فى الارض تخافون ان يتخطفكم الناس فاوكم وايدكم بنصره ورزقكم من الطيبت لعلكم تشكرون۔ (الانفال)

اور یاد کرو جس وقت تم تھوڑے تھے مغلوب پڑے ہوئے ملک میں ڈرتے تھے کہ اچک لیں تم کو لوگ پھر اس نے تم کو ٹھکانا دیا اور قوت دی تم کو اپنی مدد سے اور عطا کیں تم کو پاک چیزیں تاکہ تم شکر کرو۔

ایک نبی نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اس طرح یاد دلایا۔

واذكروا اذكنتم قليلا فكثركم

اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے تو تمہیں زیادہ کر دیا۔

آج صرف ایک جگہ اسلام کے مرکز سے ہزاروں میل دور، مسلمان کہلانے والوں کی اتنی صورتیں نظر آسکتی ہیں جن سے بہت کم کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترستی تھیں اور خواب میں بھی نظر نہیں آتی تھیں، اور ان کے زرق برق لباس اور بیش قیمت پوشاک کی وجہ سے نظر نہیں ٹھہرتی۔

ایک وہ وقت تھا کہ مکہ کا نازوں کا پلا امیر زادہ مصعب بن عمیر کہ جو جس وقت مکہ کی گلیوں میں نکلتا تھا تو دو دو سو روپیہ سے کم کی پوشاک جسم پر نہ ہوتی تھی اور آگے پیچھے غلام ہوتے تھے، اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی محبت تھی، اور جس کے ہاتھ میں جنگ احد میں مسلمانوں کا جھنڈا تھا، جب احد میں شہید ہوتا ہے تو اسکے ترکہ میں اور مسلمانوں کے پاس اتنا نہیں ہوتا کہ اس کو فراغت سے کفن دے سکیں صرف ایک کمبل ہوتا ہے کہ جب اس سے سر چھپاتے ہیں تو پیر کھل جاتے ہیں اور پیر چھپاتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سر چھپا دو، اور پیر پر گھاس ڈالدو۔

حیرت: اور ایسی حیرت ہے کہ عقل کام نہیں کرتی اور سکتہ طاری ہو جاتا ہے کہ ان شتربانوں اور خانہ بدوشوں کی کیا کایا پلٹ ہوئی کہ پلک جھپکاتے میں شتربان سے جہان بان بن گئے، قیصر وکسریٰ کے تاج پیروں سے روندے، زمین کا جغرافیہ بدل دیا، دنیا کی تاریخ بدل دی، دنیا بدل دی،

پھر دیکھتے دیکھتے ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ جہاں سے چلے تھے اس سے بھی پیچھے ہٹ گئے، وہ کیا چیز تھی جو آئی اور گئی؟ حیرت اس کی ہے کہ جب وہ مٹھی بھر تھے ایک گھر بھر بھی نہیں تھے تو بحر و بر پر چھائے ہوئے تھے، ہوا کی طرح کوئی جگہ ان سے خالی نہیں تھی، اور جب مور و ملخ کی طرح ہوئے تو ان کا نشان نہیں ملتا، سب سے بڑھ کر حیرت اس کی ہے کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ مسلمان کہلاتے تھے اور یہ بھی کم سے کم مسلمان کہلاتے ہیں، حیرت ہے، کہ کیا یہ مجمع جو دنیا میں سب سے زیادہ بے فکر و مطمئن نظر آتا ہے، فکر و تردد اس سے کوسوں دور معلوم ہوتا ہے جس کو بظاہر دنیا کے ہر کام سے فراغت ہو چکی ہے، یہی حقیقۃً دنیا کی سب سے بڑی گرانبار، ذمہ دار اور مصروف قوم ہے، جو روئے زمین سے برائی اور بداخلاقی دور کرنے اور گناہ اور ظلم مٹانے کے لئے، نیکی کی اشاعت، مظلوموں کی حمایت، امن کی حفاظت کے لئے بھیجی گئی ہے، کیا یہ اپنا کام ختم کر چکے، کیا دنیا سے برائیاں اور بداخلاقیاں دور ہو چکیں، کیا اب کسی پر اور خود اس پر ظلم نہیں ہوتا۔

کیا اسی کے حقیقی بھائیوں کے ساتھ مراکش، الجزائر، تونس، طرابلس، بخارا، سمرقند وغیرہ میں جانوروں سے بدتر سلوک نہیں کیا جا رہا ہے، دشمنوں کو ان کی حالت پر رحم آ رہا ہے، اور سوچنے والوں کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور کھانے پینے میں مزا نہیں آتا کیا ان کو اس کی خبر نہیں، یا اثر نہیں، دونوں حد درجہ حیرت ناک ہیں، کیا یہ جن کے چہروں پر فاتحانہ مسرت، لبوں پر کامرانی کی مسکراہٹ، آنکھوں میں شادمانی کی چمک ہے، دنیا کی وہی سب سے بڑی مصیبت زدہ اور بدبخت قوم ہے، جس پر روز بروز زمین تنگ ہوتی جا رہی ہے، اور جس کے وہ ملک ہاتھ سے نکل گئے، جو دل کے ٹکڑوں اور اولاد سے بڑھ کر تھے، جن کے ایک ایک بالشت کی قیمت مسلمانوں نے خالدؓ اور ابوعبیدہؓ، سعدؓ و معاذؓ طارق و محمد بن قاسم، نورالدین و صلاح الدین کی جان اور خون سے ادا کی تھی جن میں کا ہر ایک اس وقت کے کل مسلمانوں سے زیادہ قیمتی ہے کاش کہ ان میں کا ایک ہی ہوتا اور ان میں کا ایک بھی نہ ہوتا۔

کیا یہ وہی قوم ہے جن کی غیرتیں، جن کی آبرو، جن کے نبی کا ناموس، جن کا قبلہ و کعبہ اور جن کے شعائر دینی کسی وقت محفوظ نہیں۔

اور جن کی زندگی، اور موت، جن کے قلب اور دماغ، اور جن کی اولاد بھی دوسروں کے ہاتھوں میں رہے۔

کیا یہ وجیہ چہرے، یہ شاندار و باوقار صورتیں، یہ بارعب جسم وہی ہیں، جو تجربہ کار دشمن و دوست کی نظر میں سب سے زیادہ حقیر، بے وقار و بے رعب ہیں۔

واذا رایتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ، یحسبون کل صیحۃ علیھم (المنافقون)

اور جب تم ان کو دیکھو گے، ان کے جسم بڑے بھلے معلوم ہوں گے اور جب کچھ کہنے لگیں گے تو تم کان لگا کر سننے لگو گے (لیکن ان کی حقیقت کیا ہے) گویا کہ یہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں ہر آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں۔

اور کیا یہ جو کاندھے سے کاندھا ملائے، پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں، یہاں اور یہاں سے باہر عدالتوں میں، اور عدالتوں سے باہر دشمنوں کی طرح لڑ چکے ہیں اور لڑتے رہتے ہیں، یہ کاندھے سے کاندھا، پہلو سے پہلو ملائے ہوئے ہیں لیکن ان کے دل بالکل الگ الگ ہیں۔

تحسبھم جمیعاً وقلوبھم شتیٰ

تم ان کو اکٹھا سمجھتے ہو، حالانکہ ان کے دل علیحدہ ہیں۔

کیا وہ قوم قیامت تک بھی کبھی مسرور و مطمئن ہو سکتی ہے جس کی تاریخ میں ایک مرتبہ بھی اسپین کا واقعہ ہو چکا ہو، اور جس کے دوسرے ممالک بھی اسپین بن چکے ہیں، اور بنتے جاتے ہوں۔

کیا وہ قوم اطمینان کی سانس لے سکتی ہے جو اپنے نبی کی وصیت اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب (یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالدو) پوری نہ کر سکتی ہو۔

کیا وہ قوم جس کے اوقاف و املاک (خصوصاً حجاز ریلوے جو بیواؤں اور یتیموں اور غریب مسلمانوں کے پیسہ پیسہ سے تیار ہوئی اور جو تمام مسلمانوں کی ملک ہے) پر غاصبوں کا قبضہ ہو، اپنے کو کچھ بااختیار سمجھ سکتی ہے۔

اور کیا وہ قوم جسکے ملک لاوارث مردہ کے مال کی طرح دوسروں میں تقسیم ہو سکتے ہیں وہ زندہ کہی جا سکتی ہے۔

حسرت: جتنا علم ہوتا جاتا ہے اتنے ہی آنکھوں سے پردے اٹھتے جاتے ہیں، اور دل کی حالت بدلتی جاتی ہے، اکثر اطمینان کے بجائے حیرت اور مسرت کے بجائے حسرت ہوتی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً ولبکیتم کثیراً (اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے)

آپ جب دیکھتے ہیں کہ ایک ضعیف پیر مرد کے جوان جوان توانا و تندرست بیٹے اور پوتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑھاپے میں اس کا سہارا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، ان کو دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہوگا کہ جو باغ میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا وہ میری

زندگی میں پھل پھول رہا ہے، ایسے اقبال مند تھوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی مٹی ٹھکانے لگے گی، مگر جب وہ پیر مردان کو دیکھتا ہے، تو دل پکڑ کر رہ جاتا ہے کہ ان میں سے ایک بھی مرتے ہوئے میرے حلق میں پانی ٹپکانے کا روادار نہیں، وہ کہتا ہے کہ کاش کہ یہ نہ ہوتے تو یہ حسرت تو نہ ہوتی کہ ہو کر کے بھی میرے نہیں۔

یہی حالت اس وقت ہماری ہے، اسلام جب اپنی اولاد پر نظر ڈالتا ہے تو کہتا ہے "بہت ہیں اگر کام کے ہوتے تو ان سے بہت کم بھی کافی تھے یہ سب میرے ہی نام سے پکارے جاتے ہیں، اور میرے ہی کہلاتے ہیں، لیکن ان میں سے میرے کام کے تھوڑے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے عیب چھپے ہوئے ہیں، اگر پردہ اٹھ جائے تو آنکھیں دیکھیں کہ کمزور کا، نقائص کا، عیوب کا اور گناہوں کا بازار اور میلہ لگا ہوا ہے اور ان زرق برق لباسوں میں بہت سے جانور اور درندے ہیں۔

لیکن اگر ہماری آنکھوں پر پردہ پڑا ہے تو عالم الغیب تو دیکھ رہا ہے، وہ صورتیں نہیں دیکھتا نام نہیں پوچھتا، وہ دل اور عمل دیکھتا ہے، ان اللہ لاینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم (اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے، وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ انسان نہیں انسانوں کا کوڑا کرکٹ ہیں، جن میں دانے اور کام کے موتی بہت تھوڑے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم پر قومیں اس طرح اکٹھا ہو جائیں گی جس طرح کھانے والے لگن پر، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہماری تعداد کی کمی کی وجہ سے؟ فرمایا نہیں تم بہت ہو گے، لیکن تمہارا رعب ان کے دلوں سے اٹھ جائے گا۔ اور ان کا رعب تمہارے دلوں میں پڑ جائے گا، تم سیلاب کے کوڑے کرکٹ کی طرح ہو جاؤ گے۔

یہ تو اللہ دیکھتا ہے، لیکن ہم جو دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ:

(۱) ان میں سے بیسیوں وہ لوگ ہیں جو کلمہ کے معنی نہیں جانتے اور شرک و توحید و رسالت کے متعلق سرے سے انکا کوئی عقیدہ ہی نہیں، ایسے بھی ہیں جن کو کلمہ بھی یاد نہیں، ایسے کثرت سے ہیں جن کے دل میں توحید پوری طرح سے نہیں اتری نہ شرک سے ان کو کوئی نفرت ہے۔ ایسے بھی کچھ کم نہیں کہ قرآن مجید کے مطابق صریح شرک و بت پرستی میں مبتلا ہیں۔

(۲) ایسے سیکڑوں ہیں جو اسلام کو بالکل نہیں سمجھتے، نہ کبھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اسلام یا اسلامی نام گھر کے اور سامان اور روایات کیساتھ باپ دادا کے ترکہ میں ملا ہے، اس کے متعلق ان کو اور کوئی علم نہیں، وہ نہیں جانتے اللہ ان سے کیا چاہتا ہے، اسلام کے کیا حقوق اور شرائط ہیں، اسلام نے ان کی زندگی میں کوئی درستی یا فرق کیا یا نہیں۔

(۳) ایسے بہت ہیں جن کی زندگی اور موت کسی طرح اسلام کے مطابق نہیں اور ان کے رسم و رواج، شادی غمی، تمدن و معاشرت، وضع قطع، نشست و برخاست معاملات و تعلقات کسی سے بھی کوئی ان کو مسلمان نہیں سمجھ سکتا۔

(۴) ایسے اکثر ہیں جو کسی معنی میں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مفید نہیں، اور ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

(۵) ایسے بہت ہیں کہ ان سے اسلام کے نام اور اس کی شہرت و عزت و کامیابی کو نقصان پہونچ رہا ہے، ان کو دیکھ کر اور ان کے ساتھ رہ کر لوگ اسلام سے بدعقیدہ اور کبھی مرتد ہو جاتے ہیں۔

(۶) بہت سے ایسے ہیں جن کو اسلام کے خلاف، اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے، اسلامی شعار اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کے لئے مفت اور بہت تھوڑی قیمت پر ہر وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۷) ایسے بہت زیادہ ہیں جن کو اسلام کے ساتھ کوئی دلچسپی اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت و ہمدردی نہیں، ان کو ان کے مشکلات و ضرورت کا کوئی علم نہیں وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان کہاں کہاں بستے ہیں اور وہ ان کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

(۸) ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں، مسلمان کہلانے سے شرماتے ہیں اور مذہب پر ہنستے ہیں۔

(۹) ایسے بہت ہیں جو اپنی اور مسلمانوں کی حالت پر قانع ہیں، انہیں اسلام اور مسلمانوں کی عزت غلبہ اور ترقی کے دیکھنے کا کبھی کوئی شوق اور ارمان نہیں ہوتا اور نہ موجودہ ذلت سے کوئی تکلیف ہوتی ہے، ان کو یہ چیز کوئی غیر معمولی نہیں معلوم ہوتی، بہت ایسے ہیں کہ خود اپنی نظر میں ان کی کوئی عزت نہیں، وہ اپنی قیمت نہیں جانتے، اپنی تاریخ اپنے ماضی اپنے اسلاف اور بزرگوں سے بالکل ناواقف ہیں، وہ کسی وقت ان پر فخر اور اپنے اسلام پر شکر نہیں کرتے، اور نہ ان کو ان کی پیروی کا شوق ہے، اور نہ کھوئی چیزوں کا افسوس، ان کے سامنے اسلام کا کوئی اصلی نمونہ اور اس کا کوئی بلند تخیل نہیں، اس لئے وہ ست دل شکستہ اور مایوس ہیں۔

(۱۰) اکثر ایسے ہیں جو محض دیکھا دیکھی اور رسمی مسلمان ہیں، اس لئے نہ ان کو اسلام کا علم ہے نہ اس پر فخر و شکر ہے نہ اس میں ان کو کوئی لطف ہے، اور نہ ان کے اخلاق و اعمال پر اس کا نور و برکت و اثر ہے۔

بتایئے کہ ایسے مجمع کو دیکھ کر کیا خوشی ہو، حقیقت میں آج کل جہاں مسلمان جمع ہو جائیں وہاں عقائد

وذہب کا عجائب خانہ، دینی وروحانی امراض کا بیمار خانہ، عیوب کا بازار لگ جاتا ہے مگر:

یہ رونے کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

عبرت: اب مسرت وحیرت وحسرت کے بعد عبرت ہی کا درجہ ہے، مبارک ہیں وہ لوگ جو اس درجہ کو بھی طے کرلیں، ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار۔

آیئے ہم اپنا مقابلہ اسلام کے پہلے نمونوں سے کریں۔

(۱) صحابہ گنتی کے تھے اور تمام دنیا پر بھاری تھے

(۱) ہم لاتعداد ہیں اور زمین پر بھاری ہورہے ہیں

(۲) صحابہ بادشاہوں پر سلطنت کرتے تھے۔

(۲) ہمیں غلاموں اور غلاموں کے غلاموں کی غلامی بھی ہزار دقت سے نصیب ہوتی ہے۔

(۳) صحابہ کچھ نہ تھے اور سب کچھ ہوگئے

(۳) ہم سب کچھ تھے اور کچھ نہ رہے۔

(۴) صحابہ کی دنیا عزت اور اطمینان سے بسر ہوتی تھی اور آخرت اس سے کہیں بہتر۔

(۴) ہماری زندگی سخت ذلت فکر و پریشانی سے گزرتی ہے اور آخرت کی بھی بظاہر امید اچھی نہیں۔

اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ یہ کس چیز کی نحوست ہے اور وہ کس چیز کی برکت تھی۔ صحابہ کے پاس کونسا کیمیا کا نسخہ تھا، کیا کرامت تھی، ان کی زندگی میں بیٹھے بیٹھے کیا انقلاب ہوا جس سے دنیا میں انقلاب کردیا، ان کی پوری زندگی کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سوا کوئی قابل ذکر غیر معمولی واقعہ نہیں ہوا، کہ انہوں نے اپنی زندگی وموت، عقل ورائے، دل ودماغ، مرضی واختیار، اور اپنی پوری مشین کی کنجی ایک انسان کو سپرد کردی تھی، جو معصوم تھا، خود دنیا کا سب سے بڑا حکیم تھا، اور اس کے مشورہ وحکم سے کام کرتا تھا جس سے غلطی ہونی ممکن نہیں، اسی کی وحی سے بات کرتا تھا، اسی کی روشنی میں چلتا تھا، وماینطق عن الھویٰ ان ھوالا وحی یوحیٰ (رسول اپنی خواہشات سے بات نہیں کرتا، اس کی گفتگو محض وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے) وہی ان کو اٹھاتا تھا بٹھاتا تھا، چلاتا تھا پھراتا تھا، جدا کرتا تھا، ملاتا تھا)۔

بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کردیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کردیا گرم گرما گئے وہ

پھر دنیا کی کونسی قوت کونسی عقل تھی جو ان کا مقابلہ کرتی، وہ خدا کی تقدیر اور قضاء مبرم بن گئے تھے، جو ٹل نہیں سکتی تھی، وہ خود کیا کررہے تھے، اللہ اور اس کا رسول کررہا تھا۔

جس وقت اس نادان کمسن بچے (امت) نے اس اتالیق اعظم، اس مربی اکبر، اس دانا، جہاندیدہ کی انگلی چھوڑ دی، وہ پیچدار گلیوں میں بھیڑ میں پڑگیا، وہ جتنا چلتا ہے، اپنے گھر سے دور ہوتا جاتا ہے، چلاتا ہے اور روتا ہے، مگر کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا، وہ بھوکا ہے اور پیاسا ہے، مگر کسی کو اس پر ترس نہیں آتا۔

وہ اتالیق اب بھی ان تمام لوگوں سے اس بچے سے زیادہ قریب ہے، زیادہ شفیق ہے، جن کی صورت یہ تکتا ہے مگر وہ منھ پھیر لیتے ہیں، جن کا ہاتھ یہ پکڑنا چاہتا ہے مگر وہ چھڑا لیتے ہیں، لیکن وہ بچہ اس کی طرف کسی طرح سے متوجہ نہیں ہوتا۔

معلوم ہوا کہ ہم میں اور ان میں جو فرق ہے وہ اتباع کا ہے، وہ نسخہ کیمیا (قرآن) اب بھی موجود ہے، استعمال کرنے کی دیر ہے، نسخہ استعمال کرنے والا اور نسخہ پڑھنے والا برابر نہیں ہوسکتے۔

قرآن مجید پڑھو یا پڑھوا کر سنو، فرائض واحکام کی فہرست دیکھو، جو کمی ہو پوری کرو، اپنی اپنی اصلاح کرو، کہ قوم کی اصلاح اسی طرح ہوگی۔

☆☆☆☆☆

MOHD. IRFAN

نیو کریم جویلرس

NEW KAREEM
JEWELLERS

دوکان نمبر ۱، بلد مارکیٹ، ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، لکھنؤ
فون نمبر: (S) 0522-2260890، موبائل: 9415006053

رمضان کا پیغام

رمضان المبارک کے بعد کیا ہم آزاد ہیں؟

از .... شمس الحق ندوی

رمضان المبارک، خیر و برکت اور اللہ رب العزت کے جود وسخا ورحمتوں کی بارش کا موسم بہار ہوتا ہے اور اس مہینہ کے ختم اور چل چلاؤ کا وقت آتا ہے تو رب کریم کی نوازشات بے پناہ ہوتی ہیں، اللہ کے رسولؐ نے فرمایا جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں۔ وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت! اس کریم رب کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑا قصور معاف کرنے والا ہے، پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں:

کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کرچکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے آقا، اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے ان کو رمضان اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کروگے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم، جب تک تم میرا خیال رکھوگے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا، میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم، تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور ذلیل نہ کروں گا، بس اب تم بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کردیا اور میں تم سے راضی ہوں، فرشتے اس اجر وثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے وقت ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور خوشی سے کھل جاتے ہیں۔

یہ ہے روزہ کا انعام اور صرف اللہ کی رضا کے لئے بھوکے پیاسے رہنے اور ذکر وتلاوت کا صلہ جو اللہ کے اجر وثواب ہی کی خاطر کیا گیا تھا، کیا انعام پانے والا خوشی میں سرمست ہوکر ایسے کام کرنے لگتا ہے جو اس انعام کے شایان شان نہ ہوں؟ کیا انعام پانے کے بعد اس کو یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ اب تم بخشے بخشائے ہو؟

کوئی بھی غلط یا برا عمل تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا، کیا رمضان کا روزہ دار جس نے اپنی حلال کمائی کو بھی پابندیوں کے اوقات میں نہ کھایا ہو، وہ اب رمضان کے بعد حرام مال کھائے گا؟ وہ اپنے بھائی، پڑوسی، حصہ دار اور دیگر لوگوں کے حقوق مارنا اور اس پر ناجائز قبضہ کرلینا درست وروا سمجھے گا؟ رمضان میں اس نے اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت، چغلخوری اور فحش گوئی سے باز رکھا، کیا رمضان کے بعد اپنی زبان کو بے لگام چھوڑ دے گا؟ اس نے رمضان المبارک میں محتاجوں، یتیموں اور بیواؤں اور مسکینوں کو کھانا کھلایا، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کی اہل حق کے حقوق ادا کیے، صدقہ دیا، زکوۃ نکالا، بھوکوں کو کھانا کھلایا، جن کے پاس کپڑے نہ تھے ان کو کپڑے بنوادیئے، کیا یہی شخص اب یتیموں بیواؤں کے ہاتھ کا ٹکڑا چھینے گا؟، کیا خود کھائے گا بلکہ اس پر خوش ہوگا، جھلے کپڑے گا اترائے گا۔

کیا اب وہ امت مسلمہ کی دینی ملی ضرورتوں سے آنکھیں بند کرے گا اور اپنی دنیا میں مگن رہے گا؟ نہیں ہرگز نہیں! آقا کے اس فرمان نے کہ تم نے مجھے راضی کردیا، اور میں تم سے راضی ہوں ذمہ داریوں کو بہت بڑھادیا اور رمضان المبارک کی مشق نے اس کی صلاحیت بھی پیدا کردی ہے اور یہ سمجھادیا ہے کہ جس طرح تم نے یہ ایک مہینہ گذار کے دیکھ لیا کہ غلط کاموں سے بچنے اور نیک کاموں کے کرنے کی تم میں طاقت وصلاحیت ہے اسی طرح تم ہمت سے کام لو تو پوری عمر گذار سکتے ہو۔ اور آقا کے حضور بخشے بخشائے پہنچ سکتے ہو، جب یہ حقیقت ہے تو ہم کیوں نہ رمضان کے بعد کی زندگی بھی آقا کے حکموں کے مطابق گزاریں اور ہم کو بخشے بخشائے ہونے کی سند ملی ہے اس میں داغ دھبہ نہ لگنے پائے بلکہ اس اجر وثواب میں کسی ایسے گناہ کی آنچ وگرمی نہ پہنچنے پائے جو اس کو جلا کر اس طرح خاک کردے جیسے ماچس کی تیلی کہ دیکھنے میں کتنی حقیر ومعمولی ہے۔

(باقی صفحہ: ۱۷ پر)

رمضان کا پیغام

پونجی کهیں لُٹ نہ جائے

از.........سید بلال حسنی ندوی

مبارک مہینہ بہاریں لٹا کر رخصت ہوا، کتنے مردہ دلوں میں جان پڑ گئی، سوکھی کھیتیاں لہلہانے لگیں، روح کو غذا ملی، نیکیوں کا مزاج بنا، طبیعتوں میں احتیاط کا مادہ پیدا ہوا، برائیوں سے دوری پیدا ہوئی، نیکیوں کی ایک عام فضا بن گئی، کتنے فاسق وفاجر تھے جنہوں نے گناہوں سے توبہ کی، ایک دوسرے کے حقوق ادا کیے گئے، آپس کے جھگڑے چکائے گئے، کتنے اللہ کے بندوں نے رو رو کے دامن تر کر لیے، بہت کچھ مانگا اور بہت کچھ پایا، مسجدیں آباد، میکدے ویران، ذکر وتلاوت کی فضا، کم نصیب بھی محروم نہ رہے، ہر ایک کو ظرف کے مطابق ملا، رحمت الٰہی بارش کی طرح برسی ہر ایک کو اس کا حصہ ملا۔

ایک تعداد ان محروموں کی بھی رہی جو رمضان کی نعمتوں سے بھی محروم رہے اور اللہ کی رحمتوں سے بھی، غفلت ومعصیت کے اندھیرے میں روشنی کی کوئی کرن ان کو دکھائی نہ دی، ماہ مبارک آیا بھی اور گیا بھی، کس کو کیا ملا، محرومی کس کی قسمت بنی، سوچنے کی بھی نوبت نہ آئی، جھوٹ، غیبت، بہتان طرازی، حق تلفی، ایذاء رسانی، گالی گلوج انکا شیوہ، مسجد کا رخ پہلے بھی نہ کیا تھا، اب بھی کوئی سروکار نہیں، مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے، لیکن سوچنے کی نوبت کبھی نہ آئی کہ گھر بیٹھے کیسی نعمت ہاتھ آئی ہے، کیا ذمہ داری ہے، اس سے فائدہ کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے۔

بنیادی طور پر مسلمانوں میں دو طبقے ہیں، دوسرے طبقہ کو اب بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے، گھر ابھی موجود ہیں اجڑا نہیں، ایمان کی چنگاری سینوں میں دبی ہوئی ہے اس کو ذرا سلگانے کی ضرورت ہے، گناہ کس سے نہیں ہوتے، بنی نوع انسانیت میں انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں اور اپنے جن خاص الخاص بندوں کو اللہ محفوظ رکھتا ہے وہ محفوظ ہیں، ورنہ خود مالک فرماتا ہے کہ تم سب قصوروار ہو لیکن تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو توبہ کرنے والا ہو، در توبہ قیامت تک کے لئے کھلا ہوا ہے، ہر رات کے آخری حصہ میں مالک الملک کی جانب سے اعلان ہوتا ہے کہ کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی توبہ قبول کروں، اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے، مایوسی کی ضرورت نہیں بلکہ یہ تو اللہ کی نعمت کا انکار ہے، قدم بڑھانے کی ضرورت ہے، رمضان کے جانے کے بعد بھی اگر ہوش آجائے تو انشاء اللہ خیر ہی خیر ہے۔

جن اللہ کے بندوں نے رمضان سے پورا فائدہ اٹھایا، ایمانی کیفیات سے سرشار ہوئے، ایمان کی حلاوت پائی، ان کو بھی بڑی فکر کی ضرورت ہے، ڈاکہ وہیں ڈالا جاتا ہے جہاں مال ودولت ہو، ایمان کے ڈاکو گھات میں لگے ہیں کہ ذرا موقع ملے تھوڑی دیر کی بھی غفلت ہو وہ اپنا کام کریں، اس طبقہ کے لئے بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، پونجی جو اتنی محنت سے حاصل کی ہے وہ کہیں لٹ نہ جائے، ایک لاکھ روپیہ اگر گھر میں ہیں اور ذرا بھی چوری کا خطرہ ہے تو رات رات بھر نیند نہیں آتی، ہر وقت ایک دھڑکا لگا رہتا ہے، رمضان مبارک سے جو ایمان کی کیفیت ملی ہے اس پر پوری دنیا قربان، اس کی حفاظت سب سے زیادہ ضروری ہے، کسی عارف نے بڑے پتہ کی بات کہی کہ اللہ کی طرف سے اگر کوئی خیر کی کیفیت حاصل ہو جائے تو اس کی نگہداشت ضروری ہے، اس کی مثال غیور مہمان کی ہے خاطر داری میں اگر ذرا بھی کوتاہی ہوئی تو رخصت، اسی طرح ان ایمانی کیفیات واعمال کا مسئلہ ہے ذرا بھی چوک ہوئی تو محرومی۔

نمازوں میں خشوع کی کیفیت عنقا ہوتی جارہی ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ایک زمانہ وہ ہوگا کہ مسجدیں نمازیوں سے آباد ہوں گی لیکن خشوع سے خالی ہوں گی، اس مبارک مہینہ میں کتنے اللہ کے بندوں نے بڑی کوشش سے یہ کیفیت پیدا کی ہے اب اس کی حفاظت ضروری ہے، بعض مرتبہ تھوڑی دیر کی غفلت بڑا نقصان کر دیتی ہے کوئی کسی بری لت میں پڑا تھا اس مبارک مہینہ کی برکت سے وہ لت چھوٹی اب اس کی شدید ضرورت ہے کہ اس پر استقامت اختیار کی جائے، آدمی جس برائی کا خوگر ہو جاتا ہے اس کا چھوڑنا اور پھر اس پر جمنا کوئی آسان کام نہیں۔ اکثر اس کی برائی ذہنوں سے نکل جاتی ہے، اگر کسی سود خور کو شراب پینے کی دعوت دی جائے یا شراب کے لتی کو سور کھانے کے لئے کہا جائے تو شاید آسانی سے تیار نہ ہو، حالانکہ سود کسی شراب اور سور سے کم نہیں، اس مبارک مہینہ میں یہ چھوٹی ہے، آدمی پھر اس کے قریب نہ ہو، اس کا نسخہ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ آدمی ایسی برائی سے اتنا دور رہے کہ پھر اس کا خیال بھی نہ آئے ورنہ اس کا خطرہ ہے کہ اگر ذرا بھی اس سے قریب ہوا تو پھر بچنا سخت مشکل ہے، شیطان مستقل گھات میں لگا ہوا ہے۔

رمضان کے ختم ہوتے ہی ایک آزادی محسوس ہوتی ہے، یہیں پر آدمی غچہ کھا جاتا ہے، احتیاط کا جو مزاج بنا تھا اس کو باقی رکھنا ہے، رمضان کا مقصد یہی ہے لعلکم تتقون، تاکہ تمہارے اندر احتیاط کا مزاج پیدا ہو جائے، کیوں احمق ہے جو اچھائی کو برائی سے بدلے، نیکی کو بدی سے بدلے، خیر کے بدلے میں شر کو حاصل کرے، لیکن دنیا کا نظام یہ ہے کہ حفت النار بالشهوات وحفت الجنة بالمکاره جہنم کو خواہشات سے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دیا گیا ہے، نگاہ مقصد اور نتیجہ پر ہونی چاہئے اس میں ناکامی نہ ہو، اس کے لئے پتہ ماری کی بھی کچھ ضرورت پڑتی ہے۔ رمضان رخصت ہوا لیکن اپنے پیچھے اپنے چاہنے والوں کو پیغام دے گیا کہ تقویٰ کی جو سوغات تم نے مجھ سے حاصل کی ہے اس کو کہیں کھو نہ دینا۔

☆☆☆☆☆

شخصیت

دوسری قسط

علامہ سید سلیمان ندویؒ

درکف جام شریعت، درکف سندان عشق

از.........پروفیسر سید سلمان ندوی (فرزند علامہ سید سلیمان ندویؒ)

تو Already دو اسکول ہیں، حیات شبلی میں ایک عنوان قائم کیا گیا ہے: ''شبلی کے معتقد اور منتقد'' اس میں انہوں نے لکھا تھا بلکہ علامہ شبلیؒ پر جن لوگوں نے تنقید کی ہے اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''بہر حال شبلی شبلی تھے، جنید وشبلی نہ تھے''، یہ فقرہ اتنا بلیغ ہے کہ اس کو سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں، کہ ظاہر ہے کہ شبلی شبلی تھے جنید وشبلی نہ تھے، ممکن ہے ان سے کچھ مسامحات ہوئی ہوں تو یہ تو انسان کا خاصہ ہے، اس سے اس کی اصلیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور پھر انہوں نے شعر لکھا کہ جو غصے اور عداوت کی نگاہ ہے وہ ہمیشہ برائیوں پر پڑتی ہے اور جو محبت کی نگاہ ہے وہ برائی میں بھی اچھائی ہی پر نظر پڑتی ہے۔

اور اس طرح سے یہ سلسلہ چلتا رہے اور سیرت النبی کی ساتوں جلدیں الحمد للہ پوری ہوئی، دارالمصنفین قائم ہوا اور ان کے رفقاء کام کرتے رہے، ندوہ میں کام ہوتا رہا، لیکن ظاہر ہے کہ چونکہ پوری زندگی ان کی ایسی تھی کہ جس میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو قابل اعتراض کہی جائے، فقہ میں ان کو توسع تھا اور علمی لحاظ سے ماشاء اللہ الحمد للہ یہی وجہ تھی کہ ان کو مغرب اور مشرق دونوں میں قبولیت حاصل ہوئی بلکہ اس زمانے کے لکھنے والوں نے یہ لکھا کہ یہ قدیم وجدید کے درمیان کا صلہ اور اس کے مابین اتصال اور سفیر ہیں، مغرب کی پوری چیزوں سے واقف، قدیم کی تمام چیزوں سے واقف، اسی لیے ان کے جو کمالات تھے وہ سب پر ظاہر تھے، وہ اپنے بام عروج پر اس وقت تک پہنچ چکے تھے، مولانا شبلیؒ کا انتقال ۱۹۱۴ء میں ہوا، مولانا فراہی کا انتقال ۱۹۳۰ء میں ہوا اور تقریباً یہ زمانہ ہے ۲۷-۱۹۲۸ء کا، تو اب ان کو یہ خیال پیدا ہونا شروع ہوا تھا کہ اب عمر کی وہ منزل آرہی ہے جہاں یہ علوم قلب کے اطمینان کا باعث نہیں، چنانچہ مکتوبات سلیمانی (دو جلدوں میں ہے) جو مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کے نام ہے ان کو ذرا آپ پڑھیں اس میں ایک جگہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں اپنی عمر کی اس منزل میں ہوں جہاں علوم ظاہر میرے اطمینان کا باعث نہیں اور نگاہ کسی گوشۂ عافیت کی تلاش کرتی ہے، معیار اتنا اونچا ہے کہ نگاہ کہیں جمتی نہیں، نظر بار بار تھانہ بھون کی طرف اٹھتی ہے، لیکن جب جب وہاں سے قریب ہونا چاہا کوئی ایسا مختلف فیہ مسئلہ چھیڑ دیا گیا جس کا مجھے جواب دینا پڑا، اور اس میں سب سے بڑا مسئلہ اور نازک مسئلہ جو تھا وہ مولانا شبلیؒ اور مولانا فراہیؒ کی تکفیر کا تھا، ۱۹۳۶ء میں یہ سلسلہ شروع ہوا، اور ۱۹۲۸ء میں اسی سلسلے میں کہی گئی ان کی ایک غزل ہے جب وہ حیران ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ شروع کیا جائے کہ ؎

جی میں آتا ہے کہ اب ترک مے وساغر کروں
پر یہ بتلادے کوئی کیسے کروں کیونکر کروں
آنکھ میں توبہ کے آنسو، دل میں اس بت کی ہوس
ہائے گنگا جل کو کیسے شبنم وکوثر کروں

اس سے اندازہ کیجئے کہ کس منزل کی طرف وہ بڑھ رہے تھے، مولانا عبدالماجد دریابادیؒ اور مولانا عبدالباری صاحب ندویؒ دونوں تھانہ بھون پہنچ چکے تھے، ان کی کوشش والد ماجد کو قریب لانے کی تھی، لیکن مسئلہ مولانا شبلی اور مولانا فراہی کی تکفیر کا تھا، اس وقت مسئلہ یہ ہوا تھا کہ مولانا شبلی کی ''الکلام'' شائع ہوئی تھی اور اس میں فلاسفۂ قدیمہ کے جو اعتقادات تھے ان کو کسی نے نقل کر کے مولانا تھانوی کو بھیج دیے تھے کہ ایسا ایسا کہنے والے کے بارے میں کیا فتویٰ ہے، تو مولانا تھانوی نے اس کو مفتی کفایت اللہ صاحب کے پاس اور بھی دوسرے علماء کے پاس بھیج دیا، ان حضرات کا فیصلہ یہ تھا کہ ایسا کہنے والا یا ایسا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے، تو جب یہ مضمون اور یہ فتویٰ شائع ہوا تو ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں مولانا عبدالماجد دریابادیؒ اور مولانا عبدالباری صاحب کو بہت ہی تکلیف تھی، والد ماجد نے بہت ہی سخت مضمون لکھا ''غوغائے تکفیر'' کے نام سے اور اس میں مولانا شبلی کا ایک شعر لکھا کہ ؎

دن رات کیا کرتے ہیں مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

اور اس کے بعد اس کا جواب دیا۔ ''النور'' رسالہ تھانہ بھون سے نکلتا تھا، اس کے ایڈیٹر مولانا ظفر احمد عثمانی تھے ان کو مخاطب کر کے وہ مضمون لکھا

اور اس کا آخری جملہ یہ تھا کہ مولانا شبلی اب اس بارگاہ میں ہیں جہاں وہ ہماری اور آپ کی اس بحث سے مستغنی ہیں اور آپ کا اصرار جرم مولانا شبلی کو جنت سے جہنم میں نہیں پھینک سکتا اور میری اصرارِ براءت ان کو جہنم سے جنت میں نہیں لا سکتی، اور اس مضمون کو ختم کیا کہ ؂

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

تو مولانا تھانوی کو بھی لکھا، مولانا تھانویؒ نے تو اس فتوی سے رجوع کیا، ''ترجیح الراجح'' کے نام سے تھانہ بھون سے ایک رسالہ نکلتا تھا جس میں مولانا تھانویؒ کے فتاوی ہوتے تھے اور ان سے رجوع ہوتا تھا تو مولانا تھانوی نے وہ رجوع پھر اس کے اندر شائع کیا، کسی مسئلہ پر رجوع کرنا آسان کام نہیں ہے، یہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنے قلب کا محاسبہ کرتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا احساس ہوتا ہے، مولانا تھانویؒ نے جب اس سے رجوع کیا تو یہ بھی لکھا کہ ''میرا اصول ہمیشہ یہ رہا ہے کہ کوئی اگر مجھے کوئی اقتباس بھیجتا ہے تو میں اس کو اصل کتاب منگوا کے دیکھ لیتا ہوں، اس مرتبہ میں نے یہ نہیں کیا اور میں نے مفتی کفایت اللہ کی دستخط پر اعتماد کر کے دستخط کر دی لیکن جب میں نے اپنے اصول سے انحراف کیا ہے مجھے پچھتانا پڑا ہے''۔

اس طرح وہ مسئلہ ختم ہوا لیکن ظاہر ہے کہ ۱۹۳۶ء کا یہ مسئلہ خاصے دنوں تک رہا، یہاں تک کہ ۱۹۳۸ء میں مولانا تھانویؒ علاج کے لئے لکھنؤ آئے، ملاقات وہاں ہوئی، پھر اور بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں، پہلی ملاقات جو حضرت تھانویؒ سے ہمارے والد ماجد کی ہوئی وہ تھانہ بھون میں ہوئی، اور اس طرح سے ہوئی کہ یہ سن گن ندوہ والوں کو پہنچ چکی تھی کہ سید صاحب تھانہ بھون کی طرف دیکھ رہے ہیں، کچھ ہے، ندوہ والوں کو بڑا اس پر اعتراض تھا اور بہت ہی صدمہ کا عالم تھا کہ آخر سید صاحب میں ایسی کون سی کمی تھی جو اس کے لیے تھانہ بھون جانا پڑا اور کیا انہوں نے اپنے اندر کمی محسوس کی کہ جس کے لیے وہ وہاں جائیں، تو جب وہ تھانہ بھون پہنچے بغیر اطلاع کے پہنچے، مولانا تھانوی نے لکھا ہے اور ذکر بھی کیا ہے کہ ''خبر سنتے ہی حاضر ہوا'' میرے ذہن میں ان کا جثہ طویل وعریض تھا لیکن متوسط القامت اور متوسط الجثہ پا کر دل مسخر ہی ہو گیا، (پھر لکھا کہ کتنی دیر تک بیٹھے رہے، یہ ہوا وہ ہوا) اور جب چلنے لگے تو میرے والد ماجد نے ان سے آہستہ سے کچھ کہا، مولانا تھانویؒ نے اس کا کچھ جواب دیا تو اس سے والد ماجد پر ایک رقت طاری ہوئی، گریہ طاری ہوا، اور اس کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ ہوا اور روانہ ہو گئے، تو لوگوں کو یہ کھوج رہی کہ یہ ہوا کیا؟ اور واقعہ کیا پیش آیا؟ تو پوچھے کون؟ خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب ہی پوچھ سکتے تھے، چنانچہ ان کو لوگوں نے اکسایا کہ بھئی! آپ پوچھئے کہ ذرا واقعہ کیا پیش آیا؟ انہوں نے کسی دن طبیعت میں ذرا انشراح دیکھا تو انہوں نے مولانا تھانویؒ سے کچھ کہا کہ حضرت! سید صاحب کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ انہوں نے کہا: بھئی! مجھ سے جب انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اتنے بڑے عالم فاضل کو میں کیا نصیحت کروں، اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ القا کیا اور میں نے ان سے یہ کہا کہ حضرت! ''میں نے جو اپنے بزرگوں سے سنا ہے وہی سنائے دیتا ہوں کہ اپنے نفس کو مٹا دینا چاہئے، اس پر سید صاحب پر یہ گریہ طاری ہوا''۔

ظاہر ہے پہلا قدم جو تصوف میں ہے اس میں یہی ہوتا ہے کہ اپنی اَنا کو دبانا پڑتا ہے، اپنی انانیت ختم کرنی پڑتی ہے، اور سارا ذکر وفکر، سارے مراقبے سب اُسی کے لیے ہوتے ہیں، یہ اَنا جو ہے یہ بیچ میں جب آتی ہے تو یہی فساد پیدا کرتی ہے، یہی فتنہ پیدا کرتی ہے، بہر حال بہت لمبا مسئلہ تھا، خیر! اس کے بعد تقریباً دو تین سال کا عرصہ گزرا، مولانا تھانویؒ کے یہاں یہ شرط تھی کہ اتنے خطوط آئیں، چالیس پچاس خطوط آئیں تب اس کے بعد معاملہ ہوگا تا کہ طبیعت کی مناسبت کا علم ہو، مگر وہ واقف تھے پہلے سے، ابھی چند ہی خطوط گئے تھے کہ انہوں نے بیعت کر لیا اور بیعت کا زمانہ تقریباً ۱۹۴۲ء وغیرہ کا ہے، یعنی اتنی دیر کا ہے، واقعی اتنی دیر لگی وہاں پہنچتے پہنچتے، تو فارمل تعلق بیعت کا جو قائم ہوا تو یہ ہوا اور مولانا تھانویؒ کی خدمت میں یہ شعر گزارا ؂

دور سے آیا ہوں ساقی دیر سے آیا ہوں میں
ہو عطائے خاص مجھ کو جو عطائے عام ہے

اور اللہ تعالیٰ نے دیا، اسی زمانے کی ان کی یہ غزل تھی ؂

اُف ری دریائے معاصی کی تلاطم خیزی
وہ سفینہ جو کرے پار کہاں سے لاؤں
ٹوٹ ہی جاتی ہے ہر موسم گل میں توبہ
جو نہ ٹوٹے میرے غفار کہاں سے لاؤں

(باقی آئندہ)

حرم مکی - اعداد وشمار کی روشنی میں

از: .... نذر الحفیظ ندوی

سعودی عرب کی مملکت کا قیام ایسے زمانہ میں ہوا جب کہ ترکی مردِ بیمار (مغربی تعبیر) آخری سانسیں لے رہا تھا، عثمانی سلطنت یا خلافت عثمانیہ کا خاتمہ اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ اور امت مسلمہ کا دینی وملی سانحہ تھا جس کے اثرات اور نتائج نہ معلوم کب تک اسلامی دنیا کو بھگتنے پڑیں گے، لیکن امت مسلمہ کے سر سے گذرنے والا یہ طوفان اپنی نوعیت کا پہلا سانحہ یا نیا طوفان نہیں تھا، پوری اسلامی تاریخ ایسے حوادث سے بھری ہوئی ہے اور یہ امت ان سب سے کامیابی وکامرانی کے ساتھ نکلتی رہی ہے، خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد بھی یہی ہوا کہ اس کی جگہ بڑی حد تک مملکت سعودی عرب نے سنبھالی، بقول اقبال: جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں

راقم [illegible] کتاب مغربی میڈیا کے آخری باب میں [illegible] سلامی دنیا کے روشن مستقبل کی طرف اشارہ [illegible] ے ہوئے لکھا ہے کہ سعودی عرب کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے خلافت عثمانیہ کی حیثیت کو اس طرح بحال کیا کہ پہلے پہل اس نے حجاز مقدس کو سیاسی اور معاشی اعتبار سے مضبوط کیا، پھر پوری دنیا کے مسلمانوں کی دینی واخلاقی نگرانی وسرپرستی اپنے ذمہ لی، اللہ تعالیٰ نے اس کو جس دولت سے مالا مال کیا تھا اس سے اس نے خود بھی فائدہ اٹھایا، اپنی سرزمین پر مسلمانوں کو بلا کر ان کے مادی، اخلاقی حالات کو درست کرنے میں مدد دی، تو دوسری طرف غیر مسلموں کی بڑی تعداد نے عملی زندگی میں مسلمانوں کو براہ راست دیکھا، اور خاصی تعداد نے اسلام کو قبول بھی کیا۔

تیسری طرف پوری دنیا میں مسلمانوں کے دینی وملی ادارے، تعلیمی اور رفاہی مراکز جو کام کر رہے تھے ان کا جائزہ لے کر ان کے کاموں کو مزید بڑھایا، مساجد اور مدارس کی دل کھول کر مدد کی، عیسائی مشنریز ہزاروں ارب ڈالر اور بڑی بڑی فوجی حکومتوں کی سرپرستی میں تبلیغ کر کے عیسائیت پھیلانے میں مشغول تھیں، سعودی عرب نے کویت اور دیگر عرب ممالک کے تعاون سے اور تنہا بھی ان عیسائی مشنریز کے کارناموں پر پانی پھیر دیا، یورپ وامریکہ میں مقیم مسلمانوں کی دینی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے مساجد اور اسلامی مراکز کے قیام میں بڑی فیاضی سے مدد دی، درجنوں خیراتی اور رفاہی ادارے کام کر رہے تھے، بڑے پیمانے پر اسلامی لٹریچر انگریزی، فرنچ، جرمنی اور عالمی ومقامی زبانوں میں چھپوا کر تقسیم کئے، دو درجن سے زائد زبانوں میں خود رابطہ عالم اسلامی نے قرآن مجید کے ترجمے اہل زبان سے کروا کر چھاپے اور تقسیم کئے، ان تمام دعوتی کاموں کی تفصیلات کے لئے ہزاروں صفحات چاہئے یہاں ان کی تفصیل کا موقع نہیں، ہم یہاں صرف حرم مکی کی دوسری توسیع کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں جس کا مرحلہ ۱۹۸۸ء میں شروع ہوا اور ۱۹۹۸ء میں پایہ تکمیل کو پہونچا۔

حرمین شریفین کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں خلفاء، امراء، وزراء نے ان دونوں مقدس مقامات کی تعمیر اور دیکھ بھال میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش اور اس کام کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھا۔

سعودی عرب کی مملکت کے قیام کے بعد ملک عبدالعزیز نے سب سے پہلے پورے ملک کو امن وامان کا گہوارہ بنا دیا، پھر انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع وتعمیر اور حجاج کرام کی سہولت کی طرف توجہ مبذول کی، شاہ سعود کے دور میں حرمین شریفین کی سب سے بڑی توسیع ہوئی، لیکن اتنی غیر معمولی وسعت کے باوجود حرم مکی میں دوبارہ توسیع کی ضرورت کا شدت سے احساس ہونے لگا، بالآخر ملک فہد نے حرم مکی کی توسیع کے ایک منصوبے کو منظور کر لیا جو ماہرین نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا، ملک فہد نے ۲ر صفر ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۸ء کو اس نئی تعمیر کا افتتاح کیا، انہوں نے ایک صحافی کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اس وقت کہا تھا کہ حرمین شریفین کی توسیع وتعمیر کے لئے ہمارا بجٹ کھلا ہوا ہے، جتنی ضرورت ہوگی رقم فراہم کی جائے گی، انہوں نے مزید کہا کہ توسیع وتعمیر کے سلسلے میں فنی ماہرین، مالیات سے متعلق اور انتظامی امور میں کوئی بھی رکاوٹ انشاء اللہ نہیں آئے گی، اس وقت یہ سوال بھی تھا کہ عالمی سطح پر اقتصادی حالات جس تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں کیا سعودی عرب تنہا اتنا بڑا مالی بوجھ برداشت کر سکتا ہے، لیکن ملک فہد نے ان تمام امکانات اور اندیشوں کو پہلے ہی مرحلے میں یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ یہ کام ہر قیمت پر انجام دیا جائے گا۔

توسیع کے پہلے مرحلے میں باب ملک عبدالعزیز سے باب العمرہ تک بیسمنٹ، انڈرگراؤنڈ اور پہلی منزل کی تعمیر کا مسئلہ اس طرح حل کیا گیا کہ سینکڑوں دوکانوں اور مکانات کو گراں قیمت دیکر خریدا گیا، اس کے بعد کھدائی کرکے انڈرگراؤنڈ ٹریفک کا راستہ بنایا گیا، اس کے نیچے سیور کی لائن ڈالی گئی، نیز سیلابی پانی کی نکاسی کے لئے الگ سے پائپ ڈالے گئے، اسی طرح ایرکنڈیشن اور روشنی کا نظام، نیز آگ بجھانے کے لئے پانی کے لئے پانی کے پائپ بچھائے گئے، انڈرگراؤنڈ جو کمرے بنائے گئے ان میں ایک کمرہ مائک کے لئے، دوسرا برقی نظام کو کنٹرول کرنے کے لئے، تیسرا ایئرکنڈیشن اور چوتھائی وی کوریج کے لئے کنٹرول روم کے طور پر، پورے حرم میں جگہ جگہ کیمرے لگائے گئے ہیں جو چوبیس گھنٹے حرم کی صورت حال کی تصویر لے کر کنٹرول روم کے ذریعہ مرکزی دروازوں پر لگے سرخ اور سبز اور نارنگی رنگ کی شکل میں صورت حال کی رپورٹ دیتے ہیں، اس کی بنا پر گیٹ پر متعین محافظ فیصلہ کرتے ہیں کہ نمازیوں کو اندر جانے دیا جائے یا نہیں۔

ایئرکنڈیشن کے لئے ایک مستقل عمارت باب عبدالعزیز سے ساڑھے چار سو میٹر کے فاصلے پر اجیاد میں چھ منزلہ ہے، جس میں ٹھنڈا کرنے کی ۳۲ یونٹیں ہیں جو ایک وقت میں بارہ ہزار ٹن ٹھنڈی ہوا مہیا کرتے ہیں یہ ہوا ملک فہد سے متعلق حصے میں چوکور ستونوں میں موجود جالیوں سے نکلتی ہے۔

دوسرے مرحلے کی توسیع میں بیسمنٹ کی وسعت اٹھارہ ہزار میٹر مربع بلندی ۴،۳ میٹر، پہلی منزل کی وسعت بیس ہزار میٹر بلندی ۹،۸ میٹر ہے۔

اس طرح پورے حرم مکی کی وسعت تین لاکھ چھتیس ہزار تین مربع ہوئی، اس سے پہلے ایک لاکھ ترپن ہزار میٹر مربع اسکی وسعت تھی، نئی توسیع میں ایک لاکھ باون ہزار نمازوں کے لئے جگہ بنائی گئی، مجموعی طور پر پورے حرم مکی یں اندر اور چھت پر کل ملا کر سات لاکھ ستر ہزار نمازیوں کے لئے جگہ ہوگئی، ورنہ پہلے صرف تین لاکھ چالیس ہزار نمازی نماز ادا کرتے تھے۔

ایک منزل پر ۵۳۰ ستون مربع شکل میں ہیں دوسری توسیع میں مزید دو منارے، تین گنبد اور ایک بڑا دروازہ ملک فہد کے نام سے، اس کے علاوہ تین بڑے دروازے باب ملک عبدالعزیز، باب العمرہ اور باب السلام کے نام سے ہیں۔

باب الملک فہد مرکزی دروازہ ہے، اس کے علاوہ اس کے اٹھارہ دروازے اور بھی ہیں جو دوسرے توسیعی منصوبے میں بنائے گئے ہیں، پورے حرم مکی میں تمام دروازوں کی تعداد ایک سو بارہ ہے، یہ تمام دروازے اعلیٰ درجہ کے ساگوان اور پیتل سے بنائے گئے ہیں۔

حرم مکی میں شمالی اور جنوبی حصوں میں تو برقی زینے ہیں، ان کے علاوہ چاروں طرف مستقل زینے ہیں، پورے حرم مکی میں برقی پنکھوں کی تعداد بارہ سو بانوے ہے۔

حرم مکی - اعداد وشمار کی روشنی میں

مستقل زینے	:	۱۳
برقی زینے	:	۷
مناروں کی تعداد	:	۷
مناروں کی بلندی	:	۹۰ میٹر

حرم مکی کے انتظامی شعبے

حرم مکی کا برقی نظام

روشنی

مائک

ٹیلیفون

پیشگی وارننگ سسٹم

اندرونی ٹی وی کوریج

خودکار مشین نظام

گھڑی کا نظام

نمازیوں کے لئے قالینوں کے بچھانے کا نظم

برقی نظام کی نگرانی کا نظام

زمزم کو ٹھنڈا کرنے اور اس کی تقسیم کا نظام

برقی زینوں کی نگرانی

صفائی کا نظام

حرم کے محافظوں کا نظام

فائر بریگیڈ کا نظام

سیلابی پانی کی نکاسی کا نظام

حرم مکی کی دوسری توسیع پر کل ستر ارب ریال خرچ ہوئے، ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۸ء تک کے عرصہ میں حرم کے باہر دس لاکھ نمازیوں کے لئے گنجائش پیدا کی گئی، اس میں تقریباً اٹھائیس ہزار مربع میٹر جگہ نمازیوں کے لئے نکالی گئی اس پر ایسے سنگ مرمر بچھائے گئے ہیں جو آفتابی کرنوں کو جذب کرتے ہیں، اور ٹھنڈا رکھتے ہیں، ۱۹۹۴ء میں صفا پہاڑی کی طرف توسیع کی گئی اس طرح ۱۹۹۶ء میں مروہ میں توسیع کی گئی۔

۱۹۹۸ء میں مقام ابراہیم کے اوپری حصے کو تبدیل کرکے سونے، کرسٹل اور بلوری شیشے کا استعمال کیا گیا اس تجدید سے شیشہ اور سونا دونوں کے اندر حرارت اور دباؤ کو جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

برصغیر میں عربی صحافت کے امین - محمد الحسنی مرحوم

حیات وخدمات کے آئینے میں

از.............................محمد سلمان خاں ندوی

خاندانی پس منظر اور نشو ونما:

مولانا محمد الحسنی مرحوم ایسے خانوادۂ علم کے چشم وچراغ ہیں جس کی خدمات صدیوں پر محیط ہے، آپ کے علمی وتربیتی نشو ونما میں خود خاندانی وموروثی اقدار کا بڑا دخل ہے، آپ کے عم محترم مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ آپ کے اتالیق ومربی رہے، خود آپ کے والد ماجد بزرگوار ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنیؒ کا آپ کی تعمیری وتربیتی اصلاح میں نمایاں مقام رہا، چنانچہ آپ کی تربیت اور علمی ماحول نے ان کے اندر اسلامی افکار واقدار کا عشق ان کے دل میں پیدا کردیا، علم وادب سے گہرا لگاؤ پیدا کیا۔

آپ کے والد ماجد نے تعلیم وتربیت کے لئے بالکل نیا دینی نصاب اور کورس تیار کرایا چنانچہ اس وقت کی رائج مصری کتابوں کو پڑھایا جس میں حکایات الاطفال خاص طور پر قابل ذکر ہے، لیکن مصری مدارس کا نصاب بچوں کے ذہن ودماغ کے لئے کسی طرح مفید نہیں تھا، کیونکہ اس کی بیشتر حکایات اسلامی عقائد واحکامات سے متصادم تھیں، خود ڈاکٹر صاحب کو اس کا احساس تھا کہ ایسا عربی نصاب تیار ہو جو بچوں کے دل ودماغ میں انبیائے کرام کی عظمت، صحابہ اور سلف صالحین کی محبت جاگزیں کرسکے، چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کو ایسے نصاب کی تیاری کے لئے آمادہ کیا، آپ نے بالکل نئے انداز سے اس نصاب کی تیاری کا بیڑ اٹھایا اور القراءۃ الراشدہ وقصص النبیین کی صورت میں وہ نصاب تیار کیا جو اسلامی ادب کا نمائندہ اور اسلامی روح کا ترجمان تھا اور جو عالم اسلام کے لئے ایک تحفہ ثابت ہوا اور مدارس وکالجز میں ان کتابوں کو عزت واحترام کے ساتھ داخل کیا گیا۔

مولانا محمد الحسنیؒ کی تعلیم وتربیت کے تشکیلی عناصر

مولانا محمد الحسنیؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ اسلامی کے منتخب ابواب پڑھے، ساتھ ہی عربی ادب، نحو وصرف کی کتابوں سے ضروری قواعد پڑھے، انشاء کی مشقیں مولانا ثانی حسنیؒ، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی حفظہ اللہ سے کیں، اسی طرح اردو وانگریزی میں بھی نئے انداز سے تیاری کی، ترجمہ نگاری میں ایسی مہارت پیدا کی اور قلم کی روانی ایسی بڑھی کہ عم مکرم مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی تحریروں کے مثل آپ کی تحریریں ہوگئیں، اور آپ کو مفکر اسلام کا ثانی کہا جانے لگا۔

غرضیکہ مولانا محمد الحسنیؒ نے مدارس کے نظام سے آزاد رہ کر تمام علوم وفنون کی تیاری کی، اور زمانے کے ماہرین فن اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، اسی طرح آپ نے آزاد مطالعہ کرنا شروع کردیا، اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے کتب خانہ میں روزانہ گھنٹوں بیٹھ کر آپ سید قطب شہید، امام غزالی، ڈاکٹر احمد امین مصری، احمد حسن زیات، مصطفی لطفی منفلوطی، امیر شکیب ارسلان، طٰہٰ حسین جیسے بلند پایہ ادباء ومصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کرتے، اور ان کا انداز واسلوب نگارش اپنی عبارتوں میں نقل کرنے کی کوشش کرتے۔

آپ نے عالم اسلام کے مرد آہن سید حسن البناء الشہید، سید قطب الشہید کی تحریوں کو حرز جاں بنایا، اور اس وقت کے عالم عربی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامے جیسے کہ الهلال، الجمهورية، الشباب العربي، الأزهر، الدعوة، المنهل، الاسلامی، اور المجتمع کا پابندی سے مطالعہ کرتے۔

آپ کے ذاتی مطالعہ اور عالم اسلام کے احوال کا بغور مطالعہ نیز نئے حالات کا جائزہ لیتے رہنے سے آپ کے اندر بلندیٔ فکر اور نتائج اخذ کرنے کی ایسی صلاحیت پیدا ہوگئی کہ بڑے بڑے اہل فکر بھی ان کے افکار کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

میدان صحافت کی قیادت:

آپ میدان صحافت میں عہد جوانی ہی سے داخل ہوگئے، اور عصر حدیث کا کوئی ایسا موضوع نہیں تھا جس پر آپ کا قلم نہ اٹھا ہو، آپ نے ہر موضوع کو اسلامی نقطہ نظر سے پیش کیا اور اس کا اسلامی حل بھی ذکر کیا، اسی کے پیش نظر آپ نے مجلۃ البعث الاسلامی کا اجراء کیا۔

مصطفی کمال پاشا نے جب جدید قومیت "القومية العربية الجديده" کی بنا ڈالی تو آپ کی تحریروں پر مصر میں پابندی عائد کردی گئی، اور مصری سفارت خانہ سے بواسطہ حکومت ہند ایک تعزیری ہدایت نامہ بھی آپ کے پاس پہونچا، اور حکومت ہند نے بھی مصری حکومت سے تعلقات

بھانے کی خاطر مجلہ "البعث الاسلامی" پر پابندی لگانا چاہا، لیکن آپ اس سے قطعاً متاثر نہ ہوئے، چنانچہ آپ نے اسی صحافتی میدان کے ذریعہ عالمی شہرت حاصل کرلی، آپ صرف عالم اسلام کی تحریکات ہی سے نہیں بلکہ عالمی تہذیب وثقافت مختلف علمی، دینی، سیاسی وثقافتی تحریکات، مادی وغیر مادی تحریکات سے بھرپور واقف تھے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے براہ راست مشاہدہ کیا ہو، اور ان کے محاسن وعیوب ان کی نگاہوں میں ہوں، آپ نے عربی پر مکمل عبور حاصل کیا، انگریزی زبان سے بھی مکمل واقف تھے، اور انگریزی اخبارات وجرائد کا مسلسل مطالعہ کرتے رہے تھے۔

آپ مضامین وموضوعات پر تنقید وتبصرہ کے ساتھ ساتھ مسائل کا حل اور اس کا علاج بھی پیش کرتے، ایک ذمہ دار ادیب کا فرض بھی یہی ہے کہ وہ حالات کا جائزہ لے اور صحیح نتائج اخذ کرے، وہ اپنے قارئین کو دوراہے پر نہ چھوڑے، اور نہ ہی ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی صراحت کے بغیر ان کے جذبات واحساسات کو سرد ہونے دے، مولانا محمد الحسنیؒ کا قلم دوسرے ادباء اور انشاء پردازوں کی طرح محض بے باک نہ تھا، بلکہ باوقار اور سنجیدہ بھی تھا، آپ کے مضامین فکر واسلوب کی پاکیزگی، لطافت ونزاکت ورفعت کے ساتھ ساتھ اسلامیات پر لکھنے والوں کے لئے سرمایۂ ہدایت وبصیرت ہیں۔

مولانا محمد الحسنیؒ پختہ فکر، وسیع متوازن اور ذمہ دارانہ تحریر کے مالک تھے، آپ نے صحافت کی جانب طلباء علوم دینیہ کی توجہ مبذول کرائی، اسلامی صحافت کا مقام ومرتبہ اور موجودہ زمانہ میں اس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "طلبہ خاص طور پر اس امر کے محتاج ہیں کہ وہ عربی صحافت پر زور دیں، اسلامی اور عربی صحافت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اس کے اطراف وجوانب کا جائزہ لیں، اس کا اولین فرض ہے کہ ماضی کے اوراق گم گشتہ تاریخ کا اعادہ کریں، اور ماضی میں اسلاف کے کارناموں کو اجاگر کریں، ملک وملت کے رہبروں اور قائدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور ایک پلیٹ فارم پر متحدہ ہوکر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کوشش کریں"۔

دعوت اسلامی کا دائرہ عمل

آپ نے تعلیم وتربیت اور مستقبل کے باشعور اور ذمہ دار افراد ڈھالنے کا ایک وسیع خاکہ پیش کیا۔ آپ دعوت جہاد وتربیت کی کوششوں کے بارے میں بڑے پُر امید تھے، دوسری طرف اللہ سے غایت درجہ ڈرنے والے اور پرہیزگار تھے۔

آپ نے اسلامی دعوت کے کاز کو بڑھانے کے لئے صحافت اور نشر واشاعت کو اپنا میدان عمل بنایا اور اس پر ساری توجہ مرکوز کردی، آپ کے جوش وولولہ اور لگن کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیک وقت چار رسالوں میں آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں بہت ہی پراثر وپرجوش مضامین لکھے، آپ نے جلسے جلوس اور کانفرنسوں سے گریز کیا، بڑی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کے دعوت نامے ملے لیکن آپ نے اس سے گریز کیا اور معذرت کردی۔

مولانا محمد الحسنی اس صحافت کے قائد تھے جو نہایت سنجیدہ اور عیوب سے پاک ہو اور نہایت ٹھوس اور مضبوط دلائل اس ضمن میں آپ ذکر کرتے، آپ کے مقالات مختلف موضوعات پر مشتمل ہوتے جن میں علم وادب، دین وسیاست وثقافت سب ہی شامل ہوتے اور وہ "البعث الاسلامی" کی زینت بنتے۔

مولانا کی تحریروں کا صحافتی عکس:

آپ نہایت صاف پیرائے میں ہر موضوع کا ذکر کرتے، اور ہر مشکل کا اسلامی حل تلاش کرتے، اپنے مضامین میں عرب کا بالخصوص ذکر کرتے کیونکہ وہی مبدأ رسالت ہیں اور اسلام کے نشر وفروغ میں ان کا نمایاں کردار ہے، آپ کی نظر دوررس خیالات عمیق اور دل نباض تھا، وہ پاکیزہ معاشرے کے لئے صالح وپاکیزہ خاندان کی تشکیل اور اصلاح باطن ضروری سمجھتے تھے، اس ضمن میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

"خارجی دنیا کبھی نہیں بدلا کرتی ہے، پہلے خیالات بدلتے ہیں، عقیدہ بدلتا ہے پھر اس تبدیلی کے نتائج زندگی کے پردے پر ظاہر ہوتے ہیں ایک جگہ اور تحریر فرماتے ہیں "اسلام ایک آفاقی مذہب وہ دین فطرت ہے، مذہب خاص وعام ہے، مذہب عقل وفکر ہے، اسلام کلمہ حق ہے، اسلام کلمہ نصیحت ہے، اس وقت دونوں کے لئے ہاتھ مساوی اور میزان متوازن ہوجاتا ہے"

تعلیم وتربیت کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں "آج ہمیں پھر ایمان کی ضرورت ہے جس کا مسالہ اینٹ، پتھر اور فولاد نہیں تعلیم وتربیت ہے"

مولانا محمد الحسنیؒ کے زور قلم اور دعوت فکر وعمل کی بلندی کا ذکر کرتے ہوئے مفکر اسلام حضرت مولانا سید علی میاں ندوی تحریر فرماتے ہیں:

"خاندان علم اللہی کے اس گوہر شب چراغ نے زندگی کے صرف چوالیس بہاریں دیکھیں لیکن اپنے زور قلم سے دعوت وفکر اسلامی کے میدان میں وہ کام کیا جو بعض اسلامی داعیوں اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے لئے مشکل ہوتا ہے، سحر سامری کے طلسم کو پاش کرنے میں ان کا بڑا حصہ ہے، انہوں نے اپنے پرزور مضامین اور طاقت ورداریوں سے دلوں کی سرد انگیٹھیوں کو گرم کیا، آنکھوں کو نم کیا، اور میدان عمل میں حرکت پیدا کی"

ان کے ادبی شہ پارے آج بھی ادب عالی کا نمونہ سمجھے جاتے ہیں، آپ کو مستقل تصنیف وتالیف کے مواقع کم ملے ورنہ ان میں ایک کامیاب اور مثالی مصنف کی صلاحتیں موجود تھیں آپ کی فنکاری کا سب سے عمدہ نمونہ "الاسلام الممتحن" ہے اسی طرح آپ کی سیرت مولانا محمد علی مونگیری، تذکرہ شاہ علم اللہ، پیام ندوۃ العلماء اور روداد چمن عرصہ تک باقی رہنے والی کتابیں لکھیں۔

مولانا محمد الحسنیؒ کی تحریروں کے عربی صحافت پر اثرات:

مولانا محمد الحسنیؒ صرف ایک عربی صحافی کی حیثیت سے متعارف نہ ہوئے، بلکہ آپ نے عربی صحافت کو عوام کے ذہنوں سے قریب کرنے اور اسے رابطہ کی زبان بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا آپ نے "البعث الاسلامی" کے افتتاحیوں میں ہر موضوع پر قلم اٹھایا، آپ کی ادبی لطافت وبلاغت نیز زبان وبیان کی رعنائی نے پورا حق ادا کیا، اور اہل زبان سے اپنی عربی صحافت کا لوہا منوالیا، آپ کے بلیغ فکری مضامین عرب ادباء ومصنفین کے نزدیک کافی مقبول ہوئے، آپ نے علم ومعرفت، زبان وادب، دعوت اسلامی، غرض کہ ہر موضوع پر قلم اٹھایا، اور اس کا حق ادا کردیا، زمانہ کے چیلنجز کا صرف سامنا ہی نہ کیا بلکہ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، نامساعد حالات میں بھی آپ کا جوش ایمانی ماند نہ پڑا، آپ نے جو زمانہ پایا وہ جنگ آزادی کا آخری دور تھا، اس وقت ملک میں ایک انقلابی ادب پروان چڑھ چکا تھا، آپ نے تمام تر فنی قلمی ولسانی کوششیں اس لڑائی کو آخری درجہ تک اور سامراجی واشترا کی طاقتوں کو زیر کرنے اور ملک کو آزاد کرانے کی خاطر صرف کیں۔

☆☆☆☆☆

قارئین کرام سے

قارئین تعمیر حیات کو عید کی مبارک۔ تعمیر حیات کا یہ شمارہ ۲۵ اکتوبر اور ۱۰ نومبر پر مشتمل ہے، قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات اس کو نوٹ فرمالیں (ادارہ)

ندوی فرزندان سے ایک اہم گذارش

۱۰ اکتوبر کے شمارہ میں "ندوی فضلاء کی خدمت میں" کے عنوان سے ایک معلوماتی فارم شائع کیا گیا ہے، اس شمارہ میں بھی اس کو شائع کیا جارہا ہے، براہ کرم اس فارم میں مطلوب معلومات دفتر معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء کو ارسال کرنے کی زحمت فرمائیں، اس فارم کی فوٹو کاپی کرالیں۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ آپ کے ہم عصر، ہم درس اور دوستوں میں سے جو ندوی فضلاء وفات پا چکے ہیں ان سے متعلق اگر مستند معلومات آپ کے پاس ہوں تو وہ بھی اس فارم کے ذریعہ ارسال فرمانے کی زحمت فرمائیں، تاکہ یہ معلومات رکارڈ میں محفوظ ہوجائیں اور ندوۃ العلماء کی علمی جدوجہد کی تاریخ مرتب کرنے میں ان سے مدد ملے۔

ہول سیل ڈیلر

سیل، ٹارچ وپارٹس، ٹارچ بلب، گیس مینٹل، لالٹین، لیمپ وپارٹس، گیس لائٹر، تالے، چھری وغیرہ

سنسار لائٹ کمپنی، باغ گونگے نواب، امین آباد، لکھنؤ

Ph.:(O)2627645, 2617003
9335901987 شاہد الٰہی
9935236166 عابد الٰہی
9335025584 انس الٰہی

(بقیہ صفحہ ۹).....مگر بسا اوقات ذرا سی چوک سے بڑے بڑے ڈھیر ذخیروں بلکہ گاؤں وبستیوں کو جلا کر خاک کردیتی ہے۔

جو تاثیر ماچس کی تیلی میں ہوتی ہے بعینہ یہی تاثیر بلکہ اس سے بڑھ کر بعض اعمال میں ہوتی ہے۔ لہٰذا رمضان کے بعد کی زندگی اور خصوصاً آقا کے اعلان معافی کو سن کر اپنی زندگی زیادہ احتیاط اور تقویٰ کے ساتھ گذارنے کی ہمت وحوصلہ کرنا چاہئے، رمضان کے بعد والی زندگی میں صاف عیاں ہونا چاہئے کہ ہم نے رمضان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔

یہ یاد رہے کہ جس آقا نے رمضان المبارک میں اپنی رحمتوں اور بخششوں کی جھڑی لگا رکھی تھی اس کے خزانۂ قدرت میں کچھ کمی نہیں آگئی ہے، کہ رمضان کے بعد داد ودہش سے ہاتھ روک لے اور سنبھال سنبھال کر خرچ کرے اسکا دریائے رحمت بعد میں بھی کھلا رہتا ہے اور لینے والوں کے لئے کچھ کمی نہیں ہوتی، یہ بڑی غلطی ہوگی کہ آدمی اب اگلے رمضان تک اپنے کو آزاد سمجھے، یہ رمضان المبارک کی روح اور تقاضے کے سراسر خلاف ہے، یہ سمجھ لینا کہ رمضان میں بہت کچھ کمالیا، اب اگر نمازوں میں وہ اہتمام نہ ہو اور حرام وحلال میں فرق واحتیاط کا دھیان وخیال نہ ہو تو بندے کا طرز عمل آقا کو ناراض بھی کرسکتا ہے کہ اس کی ذات بڑی غیور ہے لہٰذا اس کی پوری فکر ہونی چاہئے کہ رمضان کے بعد کی زندگی آقا ہی کی مرضی کے مطابق گزرے، اگر ایسا کیا گیا تو خیر وبرکت کا سلسلہ اب بھی جاری رہے گا، اور آفات وبلیات سے حفاظت رہے گی، ایمان واسلام کی بچی روح اپنا کام کرتی رہے گی ورنہ ہماری مثال عرب کی اس عورت کی سی ہوگی جو سوت کاتتی پھر اس کو کھول دیتی، یعنی اپنے کئے کرائے کو ملیامیٹ کردیتی، اللہ تعالیٰ نے اس کو یاد دلا کر فرمایا کہ دیکھو تم نہ ایسے بنجانا، "ولاتکونوا کالتی نقضت غزلها بعد قوة انكاثا"۔

☆☆☆☆☆

اہل کلیسا کی بدعنوانیاں

از .... سلمان نسیم ندوی

اہل کلیسا کی بدعنوانیوں پر سے پردہ سب سے پہلے قرآن نے اٹھایا: ﴿إن كثيراً من الأحبار والرهبان ليأكلون أموال الناس بالباطل﴾ ترجمہ: اہل کتاب کے اکثر علماء و مشائخ، لوگوں کے مال باطل طریقوں پر کھاتے اڑاتے رہتے ہیں، پاپاؤں اور پادریوں نے معاشرہ میں جو اپنی حیثیت بنا رکھی تھی اس پر بلیغ، معنی خیز اور جامع تبصرہ کرتے ہوئے قرآن نے کہا: ﴿اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله﴾ ترجمہ: انہوں نے اللہ کے ہوتے ہوئے اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو بھی پروردگار بنا رکھا ہے۔

یہ آیتیں اہل کلیسا کی پوری تاریخ اور تصویر پیش کر دینے کے لئے کافی ہیں، بعد کے ادوار میں یورپین مورخین نے کلیسا کی بدعنوانیوں پر جو کچھ لکھا ہے وہ قرآن کے تاریخی حقائق کی توضیح و تشریح سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، یورپ مذہبی، اخلاقی، تمدنی، سیاسی، ہر حیثیت سے جن گندگیوں میں مبتلا تھا اس کی تفصیل اردو میں لیکی کی تاریخ "اخلاق یورپ" (مترجمہ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ) کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے، لیکی کے علاوہ ڈریپر بل مین اور دوسرے بیشمار مصنفین میں سے جس نے بھی مسیحی قوموں کی تاریخ، پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں لکھی ہے، سب ہی نے اسی داستان کو اپنے اپنے رنگ میں دہرایا ہے، ڈریپر کے الفاظ ملاحظہ ہوں "یہ وہ زمانہ تھا، کہ کلیسائے عیسوی کا شیرازہ پادریوں کے حب جاہ اور خباثت نفس کی وجہ سے پراگندہ ہو رہا تھا، اجتہادات کو شان اجتماع بخشنے کے بہانے سے اکثر کونسلوں کے اجلاس منعقد ہوتے تھے لیکن انعقاد کا اصل مقصد پوشیدہ رکھا جاتا تھا، بسا اوقات ان کونسلوں میں جبر، ارتشا، بددیانتی کا سماں نظر آتا تھا، مغرب میں بطریق کا عہدہ دولت و تمول، عیش و عشرت اور شکوہ و طمطراق کا ایسی نیت آزما ترغیبات پیش کرتا تھا کہ اس عہدہ پر کسی پادری کے نامزد ہوتے وقت خونریز ہنگاموں کا واقع ہونا مساوات ہو گیا تھا...... یہ تمام فرقے عقائد میں اگرچہ ایک دوسرے کے حریف تھے، لیکن ایک بات قدر مشترک کے طور پر ایسی تھی، جس پر ان سب کا اتفاق تھا، اور وہ بات تھی، آپس کی باہمی نفرت و عداوت، جس نے ہر فرقہ کو دوسرے فرقہ کی جان کا دشمن بنا رکھا تھا، (معرکہ مذہب و سائنس: مترجمہ مولانا ظفر علی خاں۔ ص: ۱۵۰)

لیکی کے بیانات کا نمونہ بھی قابل ملاحظہ ہے "کلیسا کی اشاعت بربریوں کے درمیان ہو رہی تھی، جنہیں علم و تمدن سے کوئی مس نہیں تھا، ظلم و جبر، مکر و فریب، آوارگی و اوباشی کی وہ گرم بازاری تھی کہ آدمی ان کی داستانیں پڑھتے پڑھتے اکتا جاتا تھا، ملکہ فریڈیگونڈ و ملکہ برنہاٹ کا نمبر اپنی خوں آشامیوں اور ہوسناکیوں کے لحاظ سے ایک سے بڑھا ہوا تھا، اور خیر یہ دونوں تو ملکہ تھیں، ہر طبقہ نے فسق و فجور و سیہ کاری کو اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا...... غرض اس زمانہ کی تاریخ کے جس صفحہ کو ہم کھولتے ہیں ہر جگہ ظلم و شقاوت، سفاکی و فحش، بدچلنی و شہوت پرستی کے مناظر سے دوچار ہونا پڑتا ہے" (تاریخ اخلاق یورپ، جلد ۲/ ۱۵۰)

چوتھی صدی عیسوی کی ابتدا تک عیسائیت ایک مغلوب و مقہور مذہب کی حیثیت رکھتی تھی، اس دور کو عیسائی مؤرخین دور ابتلاء (Aje of Perscation) کے نام سے یاد کرتے ہیں، اس عرصہ میں عیسائیوں پر سیاسی طور پر رومی مسلط تھے اور مذہبی طور پر یہودی، ۳۶۰ء عیسائیت کی تاریخ کا بڑا خوشگوار سال ہے، اس لئے کہ اس سال شاہ قسطنطین اول روم کا بادشاہ مقرر ہوا، اس نے عیسائی مذہب قبول کر کے عیسائیت کو استحکام بخشا، ۳۱۳ء سے لیکر ۵۳۹ء تک عیسائی مذہب سلطنت روما پر چھا گیا، اس عہد کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عیسائیت دو سلطنتوں مشرق و مغرب میں بٹ گئی، جس کی وجہ سے آپسی انتشار و افتراق اور جور و ستم کے ایک نئے عہد کا آغاز ہوا، ۸۰۰ء سے لیکر ۱۵۲۱ء تک کا زمانہ قرون وسطی کا زمانہ کہلاتا ہے، اس زمانہ کی بنیادی خصوصیت وہ خانہ جنگی ہے جو پاپاؤں اور شہنشاہ وقت کے درمیان عرصہ تک جاری رہی اور سیاست و مذہب کی کشمکش نے ہزاروں لوگوں کی قربانی لے لی۔

صلیبی جنگوں کے بعد پوپ کا اقتدار کافی حد تک کم ہونے لگا تھا، لیکن پوپ انوسینٹ چہارم کے زمانہ سے اس کا اثر رسوخ باقاعدہ گھٹنے لگا، اس کی وجہ یہ تھی کہ انوسینٹ چہارم نے اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس منصب کو سیاسی اور دنیوی مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا، اس کے زمانے میں مغفرت ناموں کی تجارت عام ہو گئی، اور مخالف فرقوں کے افراد کو زندہ جلا کر اذیت رسانی کی انتہا کر دی گئی، بعد کے پاپاؤں نے ان بدعنوانیوں کو انتہا تک پہونچا دیا، اسی دوران پوپ بونیفس ہشتم نے شاہ ایڈورڈ اول اور فرانس کے شاہ فلپ چہارم سے زبردستی دشمنی ٹھان لی، جس کے نتیجہ میں روما کی سلطنت سے ۷۱ رسال (۱۳۵۰ء تا ۱۳۷۶ء) تک پاپائیت کا بالکل خاتمہ ہو گیا، اس عرصہ میں پوپ فرانس میں رہتے رہے...... پھر ۱۳۷۸ء

سے ۱۴۱۳ء تک ایک نئی مصیبت یہ کھڑی ہو گئی کہ عیسائی دنیا میں ایک کے بجائے دو پوپ منتخب ہونے لگے جن میں سے ہر ایک اپنے اقتدار اعلیٰ کا دعویدار تھا، اور باقاعدہ کارڈینلوں کے ذریعہ منتخب ہوتا تھا، ایک پوپ فرانس، اسپین اور نیپلس کے علاقوں میں منتخب کیا جاتا تھا، جسے 'ایون پوپ' کہتے تھے اور دوسرا اٹلی، انگلینڈ اور جرمنی کا تاجدار ہوتا تھا جسے 'رومن پوپ' کہا جاتا تھا۔ (عیسائیت کیا ہے؟ مولانا تقی عثمانی۔ ص: ۷۵)

تاریخ میں یہ بھی مذکور ہے کہ دو پاپاؤں کے درمیان کشمکش اور ان کی بدعنوانیوں سے خود عیسائی دنیا اس قدر بیزار تھی کہ انہوں نے پاپاؤں کی اس کشمکش کے خاتمہ کے لئے ایک بحری ڈاکو جان بست سوم کو پوپ نامزد کیا لیکن وہ بھی اس کشمکش کو فرو نہ کر سکا بلکہ اس کے بجائے عیسائی دنیا میں اب دو کے بجائے تین پوپ کا انتخاب ہونے لگا اس طرح اہل کلیسا کی بدعنوانیوں اور ان کے افتراق و انتشار مزید اضافہ ہو گیا۔

پاپائیت کی بدعنوانیوں کے خلاف سب سے مؤثر آواز ۱۴۸۳ء میں پروٹسٹنٹ فرقہ کے بانی مارٹن لوتھر کی بلند ہوئی، سوئزرلینڈ میں زونگلی (Zwingli) نے لوتھر کے آواز میں آواز ملائی، اور ان کے بعد ۱۶ویں صدی میں کی ابتداء میں جان کالون نے اس تحریک کو ہوا دی اور آخر کار اس تحریک نے اتنا زور پکڑا کہ پروٹسٹنٹ کیتھولک چرچ کا مضبوط مدمقابل بن گیا۔

اگر کلیسا کی تاریخ، اس کے عروج و زوال، انتشار و افتراق، گروہی منافرت اور پاپائیت کی ظلم و تعدی اور بدعنوانیوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت کھلتی چلی جاتی ہے کہ عیسائیت آج جہاں تک پہونچ چکی ہے، اور اس مرحلہ تک پہونچنے میں اس نے جتنے مراحل طے کئے ہیں وہ سب "عمل" اور "رد عمل" کا نتیجہ ہیں، اور یہ رد عمل ہمیشہ اہل کلیسا کے اُس رویہ اور فکر کی نتیجہ میں پیش آیا جس رویہ اور فکر میں کھلی ہوئی انتہا پسندی، تشدد اور غلو پایا جاتا تھا، "رہبانیت" کلیسا کی تاریخ میں ایک اہم موڑ ہے لیکن یہ بھی در حقیقت رد عمل ہے مال و زر میں اہل کلیسا کی اس حرص و آز کی جس کو قرآن نے ایک تاریخی حقیقت کے طور پر بیان کیا ہے، یورپ کے جن مفکرین نے "عقلیت" (Rationalism) کا نعرہ لگایا، اور وہ عقلیت پرستی میں اتنا آگے نکلے کہ بائبل اور دین و مذہب تک ان کی عقلیت پرستی کا نشانہ بننے سے محفوظ نہ رہی، یہ "بے لگام عقلیت" بھی در اصل پاپاؤں کی علم دشمنی، فکر و نظر پر ہر قسم کی پابندی اور بدعنوانیوں کا رد عمل تھی، اس عقلیت پرستی کی انتہا اور انجام الحاد، شک و ارتیاب، بلکہ کھلا خدا کا انکار کی صورت میں ظاہر ہوا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔

اس "عقلیت" کا رد عمل دو طرح سے سامنے آیا، ایک تو مرعوبیت کا آئینہ دار تھا جس کو تجدد (Modrenism) کا نام دیا گیا اور دوسرے اس کے برخلاف تھا جس کو اس تجدد کا رد عمل بھی کہا جا سکتا ہے، یعنی "احیاء" کی تحریک (Catholic Revivel movement) رومن کیتھولک مذہب کو از سر نو زندہ کرنے کی دعوت دی گئی۔

اسلام اور دیگر مذاہب و نظریات اور نظامہائے زندگی میں یہ بنیادی فرق ہے کہ اسلام کے مسلمہ اور بنیادی اصول حالات کا رد عمل نہیں بلکہ ایک طے شدہ نظام کے مطابق منزل ہیں جبکہ دوسرے اصول وقتی تحریک اور رد عمل کا نتیجہ ہیں، اسی لئے اس کی کامیابی اور بقاء و سرگرمی بھی اسی تحریک اور رد عمل کی زندگی سے مربوط ہے، اس کے خاتمہ کے بعد وہ نظریہ اور وہ اصول بھی دم توڑ دیتے ہیں، وہ زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتے، اسلام اور دیگر نظریات میں یہ چیز مابہ الامتیاز ہے۔

یہ درست ہے کہ مسلمانوں میں بھی بہت سے نظریات، اختلاف آراء، اجتہادات پر ماحول کی تبدیلی اور وقت کے تقاضوں کی رعایت کا پرتو نظر آتا ہے لیکن ایک انصاف پسند شخص بجا طور پر یہ محسوس کر سکتا ہے کہ یہ تاثر فروعی مسائل میں ہے نہ کہ مسلمہ اصول اور قواعد میں۔ جبکہ دیگر مذاہب میں اس کا دائرہ عقائد، اصول اور مسلمات تک وسیع ہو گیا ہے۔

اسی عمل اور رد عمل میں اہل کلیسا نے ظلم و تعدی کی وہ داستان رقم کی جو بے نظیر ہے، یاد رہے کہ یہ ظلم و ستم کی داستان خود اہل کلیسا کے درمیان رقم ہوئی، ورنہ صلیبی جنگوں میں اہل کلیسا نے مسلمانوں پر، اور استعماری دور میں دیگر اقوام پر جو ظلم ڈھائے وہ ایک الگ اور طویل داستان ہے، لیکی نے اہل کلیسا کے ظلم و ستم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اس حقیقت کو ذہن نشین رکھنے کے بعد یہ سمجھنا چاہئے کہ مسیحی علماء نے جو تعدی برتی وہ بعض حیثیات سے تمام دیگر تعدیوں سے ممتاز ہے، جس استقلال، قوت و بانضباطگی کے ساتھ یہ جاری رہی اس کے لحاظ سے یہ اپنی نظیر آپ ہے اس کا دائرہ محض اعمال و کردار تک محدود نہیں رہا بلکہ معتقدات تک اس کی زد میں تھے اور یہ صرف جائز و مباح ہی نہیں بلکہ فرض بھی گئی، اس کے وجوب و قطعیت پر فقیہوں نے ایک پورا لیٹریچر تیار کر دیا ہے اور اس کی تائید پر وہ سب فرقے متحد ہو گئے جو خود باہم سخت مختلف الرائے رہا کرتے تھے" (تاریخ اخلاق یورپ، جلد ۱، ص: ۳۳۵)

لیکی کا یہ تبصرہ یقیناً اہل کلیسا کی ماضی کی بدعنوانیوں پر ہے، لیکی نے اس کے اسباب کا بھی جائزہ لیا ہے، لیکن عصر حاضر میں کلیسا کی بدعنوانیوں میں بدترین اضافے ہو رہے ہیں جن کو مستقبل میں لیکی جیسا کوئی مورخ ہرگز نظر انداز نہیں کرے گا، اور شاید لیکی کی طرح اس کو اسباب تلاش کرنے کا موقع نہ ملے گا جس سے وہ ان کے جرم کو کم کرنے کی کوشش کرے، یہاں پر عصر حاضر میں اہل کلیسا کی بدعنوانیوں کے چند نمونے پیش کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

☆ جنسی سوداگرت، جس کو عیسائی مشنری کی

دنیا میں شہنشاہ کے لقب سے پکارا جاتا تھا،وہ واقعۃً شہنشاہ تھے،تین عالیشان محل،پرائیوٹ جہاز،دینی اداروں کے کھربوں کے املاک واوقاف پر مکمل تصرف کا اختیار اور کیلیفورنیا میں ایک مخصوص ''آرام گاہ''، بس!ایسی کچھ چیزیں ان کی ملکیت تھیں،لوگوں کے قلب ودماغ کو مسخر کرنے کا فن بھی ان کو خوب آتا تھا،یہی سواگرٹ اپنی جس تقریر میں جب چاہتے حاضرین کو رلا سکتے تھے،ان کے پروگرام دنیا کے تقریباً ۵۰؍ملکوں میں نشر ہوتے تھے،ان کے چاہنے والے کروڑوں میں شمار ہوتے تھے،ان کے دینی پروگرام کے لئے ان کے پاس جمع ہونے والی سالانہ آمدنی تقریباً ۱۵۰؍ملین ڈالر تھی،ان کے تدین اور اصول پسندی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ ان کے جگری دوست جیم بیکر اور ان کی اہلیہ کا کوئی اسکینڈل سامنے آیا اس وقت انہوں نے دینی اصول واقتدار کے پاس ولحاظ میں اپنی دوستی قربان کردی،اور یہ بیان دیا کہ ''جیم بیکر عیسائی معاشرہ میں کینسر کی حیثیت رکھتا ہے'' جب تک کہ جیمی سواگرٹ نے بیکر کو اس کے عہدہ سے مستعفی نہیں کرادیا تب تک چین سے نہ بیٹھے،یہی وہ باتیں تھیں جس نے کروڑوں لوگوں کا ان کا گرویدہ اور عقیدمند بنا دیا تھا،لیکن اس عقیدت کا بُت اس وقت پاش پاش ہوگیا جب میڈیا نے پادری موصوف کی جنسی بے راہ روی اور بدعنوانی کا انکشاف کیا،۷؍مارچ ۱۹۸۸ء میں امریکی میگزین ''ٹائم'' نے اس واقعہ کی رپورٹنگ کرتے ہوئے لکھا ہے ''بلاشبہ یہ تاریخ کا سب سے دلچسپ ڈرامہ تھا،۵۲؍سالہ جیمی سواگرٹ جن کو مشنری پروگراموں کا شہنشاہ سمجھا جاتا تھا،ٹیلویزن پر پوری دنیا کے سامنے کھڑا اپنی بدعنوانی کی معافی مانگ رہا تھا''

ایک خاتون صحافی نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ''کیا اب جیمی سواجرٹ کبھی لوگوں کو زنا اور بدکاری کے خلاف نصیحت کر سکے گا حالانکہ وہ خود ایک عرصے سے اس بے راہ روی کا شکار ہے''۔

☆عیسائی مشنری کی دنیا میں جیم بیکر کا نام غیر معروف نہیں ہے،ابتداء میں یہ ایک واعظ تھا،۱۹۶۵ء میں وہ ایک نشریاتی ادارہ سے منسلک ہوا،۱۹۷۴ء میں اپنا ایک دینی ادارہ {Praise The Lord (PTL)} کے نام سے قائم کیا،پھر اس نے اپنی بیوی جو پہلے ایک رقاصہ تھی،کی مدد سے دینی پروگرام پیش کرنا شروع کیا،۱۳،۵؍ملین خاندان اس پروگرام سے مستفید ہوتے تھے،ان کی سالانہ آمدنی تقریباً ۱۲۹؍ملین ڈالر تھی،اگرچہ مالی تصرفات کے سلسلہ میں یہ دونوں شوہر بیوی شک کے دائرہ میں تھے،لیکن ان کا ستارہ اس وقت گردش میں آیا جب بیکر کے اپنی سیکریٹری کے ساتھ سات سالہ غیر قانونی جنسی تعلقات کا پردہ فاش ہوا،بیکر نے جب تاویلات کے ذریعہ بچنے کی کوشش کی تو انکشاف ہوا کہ اس سیکریٹری کے ساتھ صرف بیکر نہیں بلکہ اس کے کئی ملازمین بھی عرصے سے ملوث تھے،ایک خادمہ نے یہ بیان دیا کہ ایک مرتبہ پادری موصوف نے مادرزاد ننگے ہوکر انہیں جنسی عمل کی دعوت دی تھی،جب تفتیش کا دائرہ وسیع ہوا تو یہ بھی پتہ چلا کہ ۲۶۵؍ہزار ڈالر سکریٹری کو صرف منھ بند رکھنے کے لئے دیا گیا تھا،مزید تحقیق وتفتیش سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ پادری موصوف نے جس دینی نشریاتی ادراہ کو قائم کیا تھا،دراصل اس کی تاسیس کا مقصد ہی کچھ اور تھا اور (P T L) کا فل فارم (People That Lorve) یا نیوز ویک کے مطابق اس کا مطلب (Pass The Loot) تھا،پادری موصوف کی اہلیہ ڈرگس کی عادی پائی گئی،تحقیق نے یہ بھی انکشاف کیا کہ دراصل دونوں میاں بیوی اس ادراہ کے ذریعہ اپنے اس خواب کی تکمیل کرنا چاہ رہے تھے جس میں ۲؍بلین ڈالر کی ضرورت تھی۔

☆کیتھولک چرچ کے پادری ''ڈونالڈ بانکر یک'' جو کیلی فورنیا میں اعتماد اور عزت کا نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اس نے تقریباً ۳۰؍بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا اقرار کیا۔

☆کیتھولک چرچ کے پادری ''نیکولاس اجیسولار'' کو اس وقت لاس انجلس سے فرار ہونا پڑا جب ان کے خلاف ۲۶؍بچوں کے والدین نے بچوں پر جنسی زیادتی کا مقدمہ دائر کیا،لاس انجلس ٹائم نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ بچوں کے والدین کا دینی اداروں پر سے اعتماد اٹھتا جارہا ہے۔

☆جون انجبرز ریاست لویزانا کے پادری کے فرائض انجام دے رہے تھے کہ اچانک ان پر ۵؍عورتوں نے الزام لگایا کہ جب وہ چھوٹی تھیں اس وقت اس پادری نے ان کو اپنے جنسی ہوس کا شکار بنایا تھا،جب پادری کو خطرہ کا احساس ہوا تھا وہ اپنا عہدہ چھوڑ کر اپنے ملک فرار ہوگیا۔

ایک رپورٹ کے مطابق صرف پچھلے ۴؍سالوں میں مختلف پادریوں کے خلاف ۱۳۵؍ایسے مقدمے دائر کئے گئے جن میں پادریوں پر بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا الزام تھا۔

دور حاضر میں اہل کلیسا کی جنسی بدعنوانیوں کے یہ چند نمونے ہیں ورنہ اگر تلاش اور تحقیق کی جائے تو ایسے تکلیف دہ سیکڑوں واقعات ملیں گے،مالی بدعنوانی کا تو کیا پوچھنا!!! قرآن کا بیان گذر ہی چکا ہے،مالی بدعنوانیوں کی ایسی ایسی شکلیں اور اس کے لیے ایسے ایسے ہتھکنڈوں کا انکشاف ہو رہا ہے کہ جیسے یہ پاپائیت نہیں بلکہ ٹھگوں کا ٹولہ ہے،قرآن نے بھی تو کہا ہے کہ ﴿لیأکلون اموال الناس بالباطل﴾ لوگوں کا مال باطل طریقے پر کھاتے اڑاتے رہتے ہیں،''باطل'' کے دائرے کی وسعت کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

آدمی نامہ

از.......................نظیر اکبرآبادی

مالکم لاترجون لله وقاراً وقد خلقکم اطواراً (سورہ نوح،۱۳-۱۴) تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے۔

''آدمی نامہ'' نظیر اکبرآبادی کی ایک مشہور ترین نظم ہے،اس کو پڑھ کر اردو داں شاعر کی ذہانت اور موزوئی طبع کی داد دیتے ہیں،لیکن شاید ہی کسی کا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہو کہ عالم انسانیت کی کوئی حقیقت ایسی نہیں ہے جس کو خالق کائنات نے بتا نہ دیا ہو،اور انتہائی ایجاز کے ساتھ ایک آیت میں وہ سب کچھ کہہ دیا جو ہمارے بڑے سے بڑے ذہین اور فنکار ادا نہیں کر سکے،اوپر کی آیت دیکھئے اس میں فرمایا گیا ''خلقکم اطواراً'' تم کو طرح طرح سے بنایا،اس مختصر لفظ میں وہ سب باتیں آگئیں جو نظیر اکبرآبادی نے آدمی نامہ میں کہا ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ،کس کس طرح سے پیدا کیا،کن کن مراحل سے وجود انسانی کا ظہور ہوا،جہاں سب آنکھ والے ہوئے وہاں مادر زاد نابینا بھی ہوا،اور دوسرے عیوب کے ساتھ پیدا ہونے والے انسان دنیا میں موجود ہیں،اس ایک لفظ میں بنی نوع آدم کا ہر دور اور ہر طور سامنے آگیا،اس کی ایک چھوٹی سی مثال نظیر اکبرآبادی کی نظم میں پڑھئے،اگرچہ یہ نظم بہت پرانی ہے اور سیکڑوں بار لوگوں نے پڑھی اور سنی ہے مگر ''خلقکم اطواراً'' والی بات اس کی گہرائی اور وسعت،عمومیت اور شمولیت کو اس طرح کی پچاس نظمیں بھی ادا نہیں کر سکی ہیں، مگر افسوس کہ انسانی طبیعت عظمت خداوندی کی طرف کم مائل ہوتی ہے ''ومالکم لاترجون لله وقاراً'' تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو۔

نظیر اکبرآبادی کا آدمی نامہ پڑھئے اور دیکھئے کہ ایک لفظ ''اطـــــواراً'' کو انہوں نے کس کس طرح سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے،پھر بھی وہ تمام باتیں نہ آسکیں جو قرآن کے ایک لفظ میں ہیں؟

دنیا میں بادشاہ ہے سو ہے وہ بھی آدمی — اور مفلس وگدا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
زردار بینوا ہے سو ہے وہ بھی آدمی — نعمت جو کھا رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ابدال وقطب وغوث ولی آدمی ہوئے — منکر بھی آدمی ہوئے اور کفر کے بھرے
کیا کیا کرشمے کشف وکرامات کے کیے — حتی کہ اپنے زور وریاضت کے زور سے
خالق سے جا ملا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرعون نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا — شداد بھی بہشت بنا کر ہوا خدا
نمرود بھی خدا ہی کہتا تھا برملا — یہ بات ہے سمجھنے کی آگے کہوں میں کیا
یاں تو جو ہو چکا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی نار ہے اور آدمی ہی نور — یاں آدمی ہی پاس ہے اور آدمی ہی دور
کل آدمی کا حسن وقبح ہے یاں ظہور — شیطاں بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکروزور
اور ہادی رہنما ہے سو ہے وہ بھی آدمی

مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یاں میاں — بنتے ہیں آدمی ہی امام اور خطبہ خواں
پڑھتے ہیں آدمی ہی قرآن اور نمازیاں — اور آدمی ہی ان کے چراتے ہیں جوتیاں
جو ان کو تاڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی — اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اتارے ہے آدمی — چلّا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی
اور سن کے دوڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ناچے ہے آدمی ہی بجاتالیوں کو یار　　اورآدمی ہی ڈالے ہے اپنی ازار اُتار
ننگا کھڑا اچھلتا ہے ہو کر ذلیل وخوار　　سب آدمی ہی ہنستے ہیں دیکھ اس کو بار بار
اوروہ جو مسخرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

چلتا ہے آدمی ہی مسافرہولے کے مال　　اورآدمی ہی مارے ہے پھانسی گلے میں ڈال
یاں آدمی ہی صید ہے اور آدمی ہی جال　　سچا بھی آدمی ہی نکلتا ہے میرے لال
اورجھوٹ سے بھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی شادی ہے اور آدمی ہی بیاہ　　قاضی وکیل آدمی اور آدمی گواہ
تاشے بجاتے آدمی چلتے ہیں خوامخواہ　　دوڑے ہیں آدمی ہی مشعلیں جلا کے واہ
اوربیاہنے چڑھاہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی نقیب ہو بولے ہے باربار　　اورآدمی ہی پیادے ہیں اور آدمی سوار
حقہ صراحی جاتیاں دوڑیں بغلیں مار　　کاندھے پہ رکھ کے پالکی ہیں آدمی کہار
اوراس پہ جو چڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

بیٹھے ہیں آدمی ہی دکانیں لگا لگا　　کہتا ہے کوئی لو کوئی کہتا ہے لارے لا
اورآدمی ہی پھرتے ہیں لئے سرپہ خوانچا　　کس کس طرح سے بیچتے ہیں چیزیں بنابنا
اورمول لے رہا ہے سوہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی قہر سے لڑتے ہیں گھور گھور　　اورآدمی ہی دیکھ انہیں بھاگتے ہیں دور
چاکر غلام آدمی اور آدمی مزدور　　یاں تک کہ آدمی ہی اٹھاتے ہیں جاضرور
اورجس نے وہ پھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی لعل جواہر ہے بے بہا　　اورآدمی ہی خاک سے بدتر ہے ہوگیا
کالا بھی آدمی ہے اورالٹا ہے جوں توا　　گورا بھی آدمی ہے کہ ٹکڑا سا چاند کا
بدشکل وبدنماہے سو ہے وہ بھی آدمی

اک آدمی ہیں جن کی یہ کچھ زرق برق ہیں　　روپے کے ان کے پاؤں ہیں سونے کے فرق ہیں
جھمکے تمام غرب سے لے تابہ شرق ہیں　　کمخواب تال شال دوشالو ں میں غرق ہیں
اورچیتھڑوں لگا ہے سوہے وہ بھی آدمی

حیران ہوں یارودیکھو تو کیا یہ سوانگ ہے　　اورآدمی ہی چور ہے اور آپ ہی تھانگ ہے
ہے چھینا جھپٹی اورکہیں مانگ تانگ ہے　　دیکھا تو آدمی ہی یہاں مثل رانگ ہے
فولاد سے گڑھا ہے سوہے وہ بھی آدمی

مرنے میں آدمی ہی کفن کرتے ہیں تیار　　نہلا دھلا اٹھاتے ہیں کاندھے پہ کرسوار
کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہیں روتے ہیں زار زار　　سب آدمی ہی کرتے ہیں مردے کا کاروبار
اوروہ جو مرگیا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اورکمینے سے لے کرشاہ تاوزیر　　ہیں آدمی ہی صاحب عزت بھی اورحقیر
یاں آدمی مرید ہیں اورآدمی ہی پیر　　اچھا بھی آدمی ہی کہا تا ہے اے نظیر
اورسب میں جو برا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

سیروسیاحت

تیسری قسط

تین دن آرزؤں اورحسرتوں کی سرزمین میں

از.........مولانا عیسیٰ منصوری (لندن)

آیا صوفیہ دنیائے عیسائیت کا عظیم روحانی ومذہبی مرکز:

ترکی کے تاریخی آثارکودیکھنے کی ابتداء سب سے مشہور جامع "آیا صوفیہ" سے کی، آیا صوفیہ قسطنطنیہ (استنبول) کے سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں فتح ہونے تک عیسائیوں کا دوسرا بڑا مذہبی مرکز رہاہے، پانچویں صدی عیسوی میں عیسائی دنیا دو بڑی سلطنتوں مشرقی اور مغربی میں تقسیم ہوگئی تھی، آیا صوفیہ مشرقی عیسائیت یعنی ہولی آرتھوڈکس چرچ کا سب سے بڑا مذہبی مرکز تھا، جب کہ مغربی عیسائیت یعنی کیتھولک چرچ کا مرکز روم (اٹلی) رہا۔ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد صدیوں تک عیسائیت، عابدوں، زاہدوں اورتارک دنیا درویشوں کا مذہب تھا، جوترک دنیا کرکے گرجا گھروں عبادت گاہوں اورغاروں میں عبادت وریاضت کرتے تھے تاآنکہ تیسری صدی عیسوی میں رومن بت پرست شہنشاہ قسطنطیہ نے عیسائیت قبول کرکے اپنی عسکری طاقت کے بل بوتے پرآناًفاناً پورے یورپ کا بلکہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب بنادیا، تاریخی حقیقت یہی ہے کہ تلوار یاطاقت سے پھیلنے والا کوئی مذہب ہے تووہ عیسائیت ہے نہ کہ اسلام۔ اسی نے استنبول فتح کیاتھا جواس وقت بزنطیہ (Bazantia) کہلاتا تھااور اسے اپنا پایۂ تخت بنایا اوراس کا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکھا۔ اسی نے روم (اٹلی) کے چرچ کی بنیادرکھی جوبعد میں مغربی کیتھولک عیسائیت کا عالمی مرکز بنا اوراس کا مذہبی پیشوا پوپ آج بھی کیتھولک عیسائیت کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا ہے۔ مگر آیا صوفیہ کواس لحاظ سے روم (اٹلی) کے کلیسا سینٹ پیٹر پرفوقیت حاصل ہے کہ اس کی بنیاد روم کے کلیسا سے پہلے یعنی ۳۱۰ء عیسوی میں پڑی۔ اس کی تعمیر لکڑی سے ہوئی تھی جوآگ لگنے سے جل گیا تواس جگہ قیصر جسٹنین نے ۳۲۲ء عیسوی میں عظیم الشان پختہ عمارت تعمیر کی، جس وقت یہ چرچ (آیاصوفیہ) تعمیر ہوا، دنیا کی سب سے عظیم الشان عمارت تھی حتی کہ جب جسٹنین پہلی بار اس میں داخل ہوا تو اس کی زبان پر یہ مغرورانہ الفاظ آگئے کہ سلیمان میں تم پر سبقت لے گیا (تعمیر وتقدس میں بیت المقدس) پرایک ہزار سال تک آیاصوفیہ کلیسا کے طور پر ہی نہیں بلکہ پوری عیسائی دنیا کے مذہبی وروحانی مرکز کے طور پر مشہور رہی، حتی کہ سلطان محمد فاتح نے فتح قسطنطنیہ کے موقع پراس میں ظہر کی نماز پڑھی، اس وقت سے یہ جامع آیاصوفیہ کہلائی پھر صدیوں تک کی صیہونی صلیبی سازشوں کے نتیجے میں اتاترک نے ۱۹۳۴ء اسے بطور مسجد بند کرکے ایک میوزیم بنادیا اور جہاں نماز پڑھنا قانوناً ممنوع قرار دیا، اب یہاں غیرملکی سیاح نیم برہنہ خواتین گھومتی رہتی ہیں، حتی کہ محراب ومنبر میں اپنے اپنے کیمروں سے تصاویر کھینچتی پھرتی ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آیا صوفیہ ایک گہری صلیبی سازش کی زد میں:

اس سفر میں معلوم ہوا کہ یورپ نے ترکی کو یورپین یونین میں شامل کرنے کے لیے ایک اورتازہ شرط لگائی ہے کہ آیاصوفیا اسے واپس کیا جائے تاکہ اس میں دوبارہ عیسائیت کی دعوت واشاعت کا عالمی مرکز بناسکیں، اب یہ دعویٰ دنیا کے مختلف پلیٹ فارموں پر گونج رہا ہے اورانٹرنیٹ پر بھی تفصیلات موجود ہیں اوراس کے لیے دنیا بھر میں دستخطی مہم چل رہی ہے، اس تحریک کوپس پردہ امریکہ ویورپ کے حکمرانوں کی پشت پناہی حاصل ہے، صرف یہی نہیں بلکہ یورپ کے مطالبات تو آگے تک ہیں، مثلاً مغربی دنیا کا مطالبہ ہے کہ اگر یورپین یونین میں شامل ہونا ہے تو ہمیں مساجد کے میناروں والا استنبول قبول نہیں ہوسکتا ہے کہ ان میناروں کومنہدم کرنے کے لیے یورپ کوئی تخریبی کارروائی کا آغاز کرکے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی طرح اس کا الزام کسی اسامہ کے سرمنڈھ دے کیونکہ استنبول پہاڑوں پرآباد ہے، ہر بلندی پر مساجد کے اونچے اونچے مینار نظرآتے ہیں، ترکی میں مساجد کی ایک دونہیں پورے چار مینار ہوتے ہیں جو کفر کے کلیجے کو چھید کررکھ دیتے ہوں گے، مغرب کے اس مطالبے سے وہاں کے دینی ذہن رکھنے والے دوست کافی فکرمند وپریشان تھے، ہم نے کہا آپ حضرات بھی اسپین، مسجد قرطبہ، الحمراء اور دیگر بے شمار مسلم دور کی عمارات کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطالبہ عالمی طور پر بلند کریں۔

بقول اقبال:

ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہل عرب کا

جامع سلطان احمد:

جامع آیا صوفیہ دیکھنے کے بعد مولانا سلمان صاحب نے کہا: ظہر کا وقت قریب ہے، "توپ کاپی سرائے" جانے سے قبل نماز ظہر پڑھ لیتے ہیں، آیا صوفیہ سے نکلتے ہی سامنے مسجد سلطان احمد ہے، یہ مسجد سلطان احمد نے سترہویں صدی عیسوی ۱۶۱۶ء میں عین آیا صوفیہ کے سامنے تعمیر کروائی تھی، چونکہ ترکی کی سب سے نمایاں عمارت عیسائیوں کے کلیسا کے طور پر تعمیر ہوئی تھی، سلطان محمد نے حکم دیا کہ ایک ایسی مسجد تعمیر کی جائے جو آیا صوفیہ سے زیادہ بلند اور پر شکوہ ہو، چنانچہ اس مسجد کی تعمیر نے واقعی آیا صوفیہ کو گرد کر دیا، یہ مسجد کیا ہے، ترکی فن تعمیر کا ایک عجوبہ ہے، اس میں داخل ہوتے ہی انسان اس کے شکوہ، جاہ وجلال اور حسن وجمال میں کھو جاتا ہے، اس طرح قدرت نے سلطان احمد کے ذریعہ آج کی اہم ترین ضرورت کا انتظام کر دیا ہے، کیونکہ یہ جگہ ترکی کی اہم ترین تاریخی آثار اور تفریح کی جگہ ہے یہیں آیا صوفیہ توپ کاپی سرائے اور بحر فاسفورس وغیرہ وغیرہ ہیں یہاں پر ہر وقت ہزارہا سیاح ہوتے ہیں، آیا صوفیہ کے میوزیم بن جانے کے بعد مسلمان سیاحوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ درپیش ہوتا ہے کہ نماز کہاں پڑھیں؟ مسجد سلطان احمد میں ظہر کی نماز ادا کر کے مسجد کے امام سے ملاقات کی جو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور تبلیغی جماعت سے نسبت کی بنا پر اسلام کے داعی ہیں، آیا صوفیہ اور مسجد سلطان احمد کے درمیان وسیع پُر فضا میدان کے ایک قہوہ خانے میں کافی پی کر تازہ دم ہوئے اور ساتھ میں واقع ترکی کے مشہور میوزیم کا توپ کاپی دیکھنے روانہ ہوئے۔

ترکی زبان میں سرائے محل کو اور کاپی دروازے کو کہتے ہیں، یعنی توپ دروازہ محل بازنطینی دور میں سینٹ رومانوس دروازہ تھا اور فتح کے بعد سلطان احمد فاتح اسی دروازے سے داخل ہوئے تھے بعد میں محل تعمیر ہوا تو سلطان فاتح کے دور سے آخری خلیفہ سلطان عبدالحمید تک عثمانی سلاطین کی رہائش گاہ رہا اور آج کل ترکی کا سب سے بڑا میوزیم ہے۔ یہ میوزیم اسلامی دنیا کا سب سے اہم میوزیم ہے اس میں داخل ہوتے ہی قصر محمد فاتح کی عمارت نظر آتی ہے اس کے صحن کے بیچوں بیچ فرش پر بڑا سا سوراخ ہے جو عرصے سے خالی پڑا ہے اس میں کبھی خلافت عثمانیہ کا سرخ ہلالی پرچم لہراتا تھا جو دنیا میں مسلمانوں کے غلبے اور عظمت وشوکت کی علامت تھا اس سے یورپ لرزہ براندام رہتا تھا، اس کے بعد سلطان عبدالحمید کے افسر مہمانداری کا دفتر ہے پھر نسبتاً کچھ بڑا، سلطان کی ملاقات کا کمرہ اور اس سے متصل سلطان کی خواب گاہ جہاں پرانے طرز کی مسہری بچھی ہوئی ہے۔ بڑی حیرت ہوئی، دنیا کے سب سے بڑے حکمراں کی خواب گاہ اس قدر چھوٹی اور سادہ، اس کے انداز تعمیر میں ٹھاٹھ باٹھ کا شائبہ تک نہیں اس کے مقابلے میں دنیا کے چھوٹے چھوٹے بادشاہوں ،مغرب کے لارڈوں (جاگیرداروں) کے محل اس سے کہیں زیادہ شان وشوکت والے ہیں۔ مگر کیا کریں انگریز نے ہم لوگوں کو اپنے سلاطین کو گالی دینا سکھا دیا ہے، توپ کاپی دنیا کا عظیم ترین نوادرات کا میوزیم ہے یہاں سینکڑوں سال کے نوادرات محفوظ ہیں، دنیا بھر کے خصوصاً یورپ کے حکمران عثمانی خلفاء کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نہایت بیش قیمت تحفے بھیجا کرتے تھے۔ ہم لوگ جلدی جلدی میوزیم کے کمروں سے گزرے جہاں سلاطین عثمانیہ کے لباس، اسلحہ، زرہیں، برتن، بیش قیمت ہیرے جواہرات، ایران کے شیعی بادشاہ اسمٰعیل صفوی کا ہیرے جواہرات سے مرصع تخت وغیرہ دیکھتے ہوئے تبرکات کے کمرے میں پہنچے جہاں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک آپ کی دو تلواریں، آپ کا علم (جھنڈا) جو بدر میں استعمال ہوا تھا، موئے مبارک، دندان مبارک، مقوقس شاہ مصر کے نام آپ کا مکتوب گرامی، مہر مبارک، خلفاء راشدین، حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ کی تلواریں، بیت اللہ کا لکڑی کا دروازہ، حجر اسود کا سونے کا خول، کعبہ شریف کا قفل اور چابیاں، میزابِ رحمت کے ٹکڑے وغیرہ وغیرہ ہیں۔ زیارات سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی ودل شاد کیا، یہاں ہمہ وقت ایک قاری نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن میں مصروف رہتا ہے۔

عثمانی سلطنت کی سادگی وجفاکشی:

توپ کاپی سرائے دیکھ کر دو باتیں خاص طور پر محسوس کی پہلی یہ کہ خلافت عثمانیہ واحد سلطنت تھی جس کی مساجد شاہی محلات سے بیسیوں گنا زیادہ پر شکوہ، عالیشان اور مستحکم ہیں، عثمانی سلاطین کا یہ محل (قصر) اپنی شان وشوکت، بلندی اور تعمیر کے اعتبار سے مساجد سے بدرجہا کم بلکہ مساجد کے مقابلے میں بے حیثیت محسوس ہوتا ہے، توپ کاپی سرائے کا ایک حصہ

سلاطین کے اہل خانہ کی رہائش گاہ رہا ہے، جو حرم کہلاتا ہے حسب عادت حرم کے نام پر یورپین اقوام اسلام کو بدنام کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہیں، جب کہ یورپ کے معمولی سے بادشاہ ہی نہیں جاگیرداروں (لارڈز) کے محلوں کے سامنے یہ دنیا کی سب سے بڑی امپائر کے محلات بے حیثیت نظر آتے ہیں، توپ کاپی سرائے کی دوسری بات یہ محسوس ہوئی کہ عثمانی سلاطین کی زندگیاں عام طور پر پروقار مگر سادگی کی حامل تھیں، ان میں زیادہ نمود ونمائش طمطراق اور کروفر نہیں تھا، توپ کاپی سرائے کی حیثیت پرانے زمانے کے وسیع مکان یا حویلی کی ہے، اس کی تعمیر میں کہیں محلاتی بلندیاں یا شان وشوکت نظر نہیں آتی، توپ کاپی کے آخری حصے میں چھوٹا صحن بحیرۂ باسفورس کے کنارے کھلی جگہ پر ہے، یہاں سے عمر فاروق صاحب نے گولڈن ہارن (شاخ زریں) کا وہ کنارہ دکھایا جن پر سلطان محمد فاتح نے اپنے جنگی جہاز چلا کر دوسری جانب سمندر میں اتارے تھے، یہ واقعہ کتابوں میں بارہا پڑھا تھا مگر اب آنکھوں سے دیکھا کہ بحیرۂ باسفورس اور شاخ زریں کے درمیان تقریباً دس میل طویل بلند وبالا پہاڑوں کا سلسلہ ہے، ان پہاڑوں پر سے راتوں رات جہازوں کو چڑھا کر دوسری جانب سمندر میں پہنچا دینا، اس قدر محیر العقول ہے جس کے تصور سے پسینہ آجاتا ہے، توپ کاپی دیکھنے کے بعد آیا صوفیہ مسجد سلطان احمد اور بحر باسفورس کے درمیان پرانی شہر پناہ (فصیل) پر سیاحوں کے لیے ایک خوبصورت ریسٹورنٹ ہے، وہاں خالص ترکی کھانے کھائے اور ترکی چائے پی کر عمر فاروق کے ساتھ ان کے دار الحکمت میں تھوڑی دیر قیلولہ کر کے عصر کی نماز پڑھ کر حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے، جو ترکی میں ایک مسلمان کے لیے اہم جگہ ہے۔

میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر:

عصر کی نماز پڑھ کر حضرت ابوایوب انصاریؓ کی زیارت کے لیے پہنچے، یہ استنبول کی واحد جامع ہے جس میں وسیع صحن ہے، مزار مبارک پر ہر وقت ترکوں کا تانتا بندھا رہتا ہے، مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے سب باچشم تر فاتحہ پڑھنے چلے آرہے ہیں، یہاں آکر محسوس ہوا کہ ترکی کے حقیقی حکمراں حضرت ابوایوب انصاریؓ ہیں، جن کی دلوں پر حکومت ہے، حضرت معاویہؓ کے دور میں جب قسطنطنیہ پر پہلا حملہ یزید بن معاویہؓ کی سرکردگی میں ہوا، اس لشکر میں آپ شریک تھے، نوے سال سے زیادہ عمر تھی، شدید بیمار ہوگئے، وصیت فرمائی میری نعش کو دشمن کی سرزمین میں جتنی دور لے جانا ممکن ہو لے جاکر دفن کرنا، یہاں سب کے دلوں پر عجیب رقت طاری تھی، مولانا سلمان صاحب کہنے لگے: سوچئے نوے (۹۰) سال کی عمر ہے، اولاد پوتے پڑپوتے سب راہ دیکھ رہے ہیں، دیارِ رسول (ﷺ) اور قبر رسول (ﷺ) کی کشش اپنی جگہ پر مگر حضرت ابوایوب انصاریؓ وصیت فرما رہے ہیں کہ دشمن کی سرزمین میں دور سے دور دفن کیا جائے، پتا نہیں قبرستان کا نشان رہے گا نہیں رہے گا؟ یہ قبر ہر مسلمان کو ایک پیغام دے رہی ہے۔

جامع سلطان بن محمد فاتح میں:

حسب پروگرام عشاء کی نماز کے لیے جامع فاتح پہنچ کر پہلے سلطان محمد فاتح کی قبر پر فاتحہ پڑھی، قبر کی لوح پر نہایت سفید چمکدار سلطان فاتح کا عمامہ رکھا ہوا ہے، معلوم ہوا کہ ترکی سلاطین کا دستور تھا کہ ان کی قبر کی لوح پر ان کا عمامہ رکھ دیا جاتا، عمامہ اس قدر جاذب نظر تھا کہ چشم تصور میں سلطان کی عظمت وشوکت گھوم گئی، اس کے بعد ہم لوگ جامع میں داخل ہوئے جہاں سب سے پہلے جامع فاتح کے امام شیخ عثمان نے جو مولانا سلمان صاحب کے واقف تھے، نہایت پرتپاک استقبال کیا، ان کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی، نماز کے بعد ان کی تلاوت سے محظوظ ہوئے، ان کے استاد اور ترکی کی معروف علمی ودینی شخصیت شیخ امین سراج سے ملاقات ہوئی، شیخ امین سراج ترکی کے ممتاز عالم دین اور اسکالر ہیں، وہ اسی جامع سلطان فاتح میں بخاری شریف کا درس دیتے ہیں، جامع کے موجودہ امام صاحب سمیت ان کے بے شمار شاگرد ترکی میں دینی وملی خدمات انجام دے رہے ہیں، آپ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے عقیدت مندوں میں ہیں، فرمایا کمالی دور کے جبر والحاد کے بعد ترکی طلباء کی پہلی کھیپ جامعہ ازہر میں پڑھنے کے لیے گئی، اس میں، میں بھی تھا، وہاں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ۱۹۵۱ء میں تشریف لائے، اس وقت آپ کی عمر ۳۸ سال تھی، آپ نے ترکی طلباء سے ملاقات کرنے اور ترکی احوال جاننے کی خواہش ظاہر کی تو ہم لوگ خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت سے اب تک حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ویقین اور عقیدت کا رشتہ قائم ہے، حضرت مولاناؒ کی بہت سی باتیں سناتے رہے۔

(باقی آئندہ)

تعارف وتبصرہ

رسید کتب

از..........م.ح.ح

نام کتاب: اضواء علی الفقه الاسلامی ومکانة الاجتهادمنه
مؤلف : مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
ناشر: دارالقلم دمشق
(دارالبشیر جدہ: ص.ب.۲۸۹۵)

یہ کتاب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے پانچ فقہی مقالات کا مجموعہ ہے، جس میں اختلاف فقہی، اجتہاد، عصری مسائل کے فقہی حل اور سودی نظام کے نقصانات اوراس کے مقابل اسلام کے اقتصادی نظام سے بحث کی گئی ہے، اورانسانی طبیعتوں کی شریعت میں جو رعایت رکھی گئی ہے، اورانسانی حقوق کا جس باریکی سے خیال رکھا گیا ہے، اس سے اسلامی فقہ انسانوں کے لئے ایک رحمت بن کر سامنے آتی ہے اس کو عقلی ونقلی دلائل سے واضح کیا گیا ہے، فقہ اسلامی میں عالمی فیصل ایوارڈ یافتہ عالم دین مولانا علی احمد ندوی کے مقدمہ کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی ہے، قیمت درج نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: مصادرالادب العربی
مؤلف : مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی
ناشر : سید احمد شہید اکیڈمی دارعرفات، رائے بریلی

زیر نظر کتاب عربی ادب سے دلچسپی رکھنے والوں اور طلبۂ ادب عربی کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، مصنف نے اس میں البیان والتبیین للجاحظ، ادب الکاتب لابن قتیبه، الکامل للمبرد، کتاب الامالی لأبی علی القالی، الأغانی للأصفهانی، العقد الفرید لابن عبدربه اور وفیات الأعیان لابن خلکان کو موضوع بنا کر ان کے ادبی مقام سے بحث کی ہے، قیمت درج نہیں ہے، صفحات ۱۸۲ ہیں، سائز درمیانی ہے۔

☆☆☆☆☆

ماہنامہ : "نقوش اسلام"
مدیر : مولانا مسعود عزیزی ندوی
شائع کردہ: مرکز احیاء فکر اسلامی، مظفرآباد، سہارن پور

ماہنامہ "نقوش اسلام" فکر اسلامی کے نقیب کے طور پر ادارۂ احیاء فکر اسلامی نے نکالا ہے، مولانا مسعود عزیزی ندوی اس کے مدیر ہیں، ان کا ادارہ خانقاہ رائے پور سے قریب مظفرآباد میں واقع ہے جہاں کے یہ رہنے والے ہیں، ندوۃ العلماء سے فارغ التحصیل ہوئے اور فقہ میں اختصاص کیا، ان کے پیش کردہ اس شمارے میں سیرت وکردار سازی، تصحیح عقیدہ واصلاح فکر اور عصری مسائل وحقائق پر مبنی مفید اور تحقیقی مضامین ہیں، وصایا مفکر اسلام کے عنوان سے ایک قسط وار مضمون بھی شروع کیا گیا، امید ہے یہ رسالہ مقبول ہوگا، اس کا سالانہ چندہ سو روپے ہے۔

نام کتاب: تیسیرالصرف
مؤلف : مولانا ریاض الدین فاروقی
ناشر : جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اورنگ آباد مہاراشٹر

علم صرف پر ابتدائی سطح کی یہ ایک مفید کتاب ہے، آسان اسلوب میں لکھی گئی ہے، صیغوں اور تعلیلات کے مشکل مباحث کو آسان کر کے طلبہ کے عمومی ذہن کے مطابق پیش کردیا ہے، ۸۲ صفحات کی یہ کتاب ۲۰ روپے کی ہے۔ مصنف ایک بڑے تعلیمی ادارہ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم کے سربراہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: العقيدة الذكية ترجمه العقيدة السنية
مؤلف : مولانا محمد اویس نگرامی مترجم مولوی قمر عالم ندوی
ملنے کا پتہ: مکتبہ علی میاں، اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

حکیم الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب العقیدۃ الحسنۃ کو شرح واضافہ کے ساتھ مولانا محمد اویس نگرامی ندوی نے مرتب کیا تھا جو ندوۃ العلماء کے نصاب درس میں ہے اسے اردو قالب میں ڈھال کر مولوی قمر عالم ندوی استاد عالیہ عرفانیہ لکھنؤ نے پیش کیا ہے استاذ گرامی مولانا نذرالحفیظ ندوی کی تقریظ اس ترجمے کو استناد بخشتی ہے۔ ۸۸ صفحات کی یہ کتاب ۲۰ روپے کی ہے۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: تذکرہ حضرت مولانا سید اسعد مدنی
مرتب : مولانا عبدالقیوم حقانی
ناشر : القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرۃ خالق آباد، نوشہرہ پاکستان

۵۱۲ صفحات کی یہ کتاب حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی دینی وسیاسی جدوجہد، ملی، قومی وملکی خدمات کا ایک بھرپور تعارف کراتی ہے، یہ مجموعۂ مضامین ہے جس میں تاثرات ومشاہدات اور تفصیلی تجزیے ہیں، ممتاز مضمون نگاروں میں مولانا نورعالم امینی، احمد سعید ملیح آبادی، مولانا ضیاء الدین اصلاحی، مولانا ابوبکر غازی پوری، مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی، مولانا اخلاق حسین قاسمی، مولانا اسرار الحق قاسمی، ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہاں پوری، قابل ذکر ہیں، افراد خاندان میں مولانا سید ارشد مدنی، مولانا قاری عثمان منصور پوری، اور زعماء وقائدین میں قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن کے نام خصوصیت سے نمایاں ہیں۔ خاندانی حالات، تدریسی زندگی، خصوصیات وکمالات، قائدانہ صلاحیت، سیاسی کارنامے، فتنوں کا تعاقب جیسے عنوانات اور سلوک وارشاد میں ان کے کام ومقام پر گرانقدر مضامین اس کتاب کے مشمولات ہیں۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: قرآن میری معراج ہے
تالیف : مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی
ناشر : فرید بکڈپو، نئی دہلی

صدر جمہوریۂ ہند اے. پی. جے. عبدالکلام کے پیغام اور چند بڑے علماء کی تقریظات کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی ہے، قرآن کے علوم، حفاظ قرآن کے مقام اور قرآن مجید کے بعض اہم مضامین پر مثلاً اصحاب کہف وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی ہے، ۱۳۶ صفحات ہیں، قیمت ۳۵ روپے ہے۔

☆☆☆☆☆

نئے پرانے دردوں، زخموں، گلٹی، فالج، دردسر اور دانتوں وغیرہ کی بیماریوں کے لئے 80 سالہ پرانی مفید ترین یونانی دوا
رجسٹرڈ نمبر 17476
دل آرام تیل
اسٹاکسٹ: ھارون جنرل اسٹور، چکمنڈی، لکھنؤ
تیار کردہ: آرام فارمیسی، لکھنؤ
فون: 2248567، موبائل: 9415500247

شوگر کے مرض سے دائمی نجات کے لئے ایک مؤثر یونانی دوا
رجسٹرڈ نمبر 17476
شوگر آف
چار ماہ مسلسل استعمال سے شوگر کے مرض سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔
اسٹاکسٹ: اودھ اسٹور، امین آباد لکھنؤ
تیار کردہ: آرام فارمیسی، لکھنؤ
فون: 2248567، موبائل: 9415500247

Manufacturing Opticals &
Contact Lens Clinic
Mob.: 9415757573
A.J. OPTICALS
(1) EYE TESTING BY OPTOMETRIST (ABDUL MAJID SB.)
(2) FANCY FRAMES GOGGLES.
(3) CONTACT LENS (COLOUR & POWER)
(4) HEARING AIDS (کان سے سننے کی مشین)
(5) SPECIALIZED IN PROGRESSIVE LENS
(6) RESI LENS & ANTIGLARE COATING LENCES
ایک بار خدمت کا موقع دیں۔
R.K. TANDON ROAD, OPP. KOTWALI QAISERBAGH, LUCKNOW

خبرونظر

عالم اسلام کی خبریں

از............ نثار احمد ندوی

فلسطین ولبنان میں بلیئر کی سیاست پر برطانوی رائٹر کی تنقید

ایک برطانوی رائٹر نے ٹونی بلیئر اوران لوگوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جولبنان اور فلسطین پرظلم وبربریت کو جائز قرار دیتے ہیں، اور خودکوان فلسطینیوں کی جگہ پر رکھ کرنہیں دیکھتے ہیں جن کو قابض فوج کی بدعنوانیوں سے دشواریاں لاحق ہیں، ایک صحافی ''جون مکارثی'' نے اپنی ایک رپورٹ میں جس کا عنوان ہے اسرائیل وفن المغالطة (اسرائیل اورفن مغالطہ) جس کو اخبار The Indipendend نے اتوار کوشائع کیا، کہا کہ اگر بلیئر دوسروں کواس بات پر ابھارتے ہیں کہ اپنے آپ کواسرائیل کا حامی وہمدرد بنا کر ہی اُس کے موقف کو سمجھا جاسکتا ہے تو یہ بات صاف واضح کردیتی ہے کہ مشرق وسطی کے سلسلہ میں برطانوی سیاست کتنی حدتک غلط ہے۔

مکارثی نے مزید کہا کہ مشرق وسطی میں جوخوں ریزی کا دوردورہ ہے اس مغالطہ کے عام ہونے کی وجہ سے ہے، بلکہ پوری دنیا اس موقف پر متفق نظر آتی ہے جس کو بدی کا محور کہا گیا ہے، جس میں ان کے مطابق ایران شام، حزب اللہ اور حماس شامل ہے، مضحکہ خیز اورحیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں اسرائیل کوشامل نہیں کیا گیا ہے،...... حالیہ غزہ پٹی پراسرائیل کا قبضہ کو بھی فلسطینیوں کے اسرائیلی فوجی کو قید میں رکھنے کا جواب بتایا جارہا ہے، حالانکہ اسرائیل بھول جاتا ہے کہ دودن پہلے اسرائیل نے دو فلسطینی ممبر پارلیامنٹ کا اغوا یہ کہہ کر کیا کہ ان کا تعلق انتہاپسند گروپ حماس سے ہے، مکارثی نے باضابطہ برطانوی وزیراعظم سے کہا کہ تھوری دیر کے لئے اپنے آپ کو فلسطینی بنا کر دیکھئے، تا کہ خود آپ محسوس کرسکیں کہ اپنے ہم وطنوں کے اغوا کا درد بھی کس طرح ہوتا ہے۔ بغیر اسکومحسوس کئے آپ کیسے بتاسکتے ہیں؟

۲۷/ فلپائنی کامدینہ منورہ میں قبول اسلام

مدینہ منورہ میں ایک فلپائینی داعی استاد عبدالکریم الفارو جو کہ الندوۃ العالمیہ للشباب الاسلامی کے تحت چلنے والا ادارہ مرکز توعیۃ الجالیات کی نگرانی میں دعوتی کام کررہے ہیں، کے ہاتھوں ۲۷ رفلپائنی مشرف بہ اسلام ہوئے، مرکز کے ذریعہ اب تک ۱۳ رسو انسان مختلف رنگ ونسل کے لوگ مشرف بہ اسلام ہوچکے ہیں، ایک بیان میں ڈاکٹر عبدالکریم بن صلاح المطبقانی جو کہ اس کمیٹی کے ناظم ہیں اور مدینہ یونیورسٹی کے رکن رکین ہیں انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل ذکر ہیکہ مرکز داعین اسلام کو دین رحمت اور محبت بنا کر لوگوں کے درمیان پیش کررہا ہے، داعی حضرات غلط نظریہ کی تصحیح کرتے ہیں اور شبہات کا ازالہ جامع دلیلوں کے ذریعہ کرتے ہیں۔

اس کی کہانی اُسی کی زبانی

(اٹلی کے ایک فنکارہ کا قبول اسلام کاواقعہ)

یہ اٹلی کے ایک نومسلم عورت کی کہانی ہے جو کہ ایک مشہور گلوکارہ تھی، یہ خاتون حسن وجمال کا پیکر تھی، اور چھوٹی عمر ہی میں محفلوں کی زینت اوراسٹیج کی رونق بننے لگی تھی، لیکن ہدایت من جانب اللہ ہوتی، یہ نعمت کب؟ اور کس وقت مل جاتی ہے اس کا علم اللہ تبارک وتعالی ہی کو ہے، ایسا ہی مارشیلا انجلو کے ساتھ ہوا جوایک گلوکارہ سے نیک اور پاک باز فاطمہ بن گئی.

مارشیلا کہتی ہیں کہ میرے والدین متشدد عیسائی تھے میری ابتدائی تعلیم جنوا کے اسکولوں میں ہوئی پھر میں اپنے خاندان کے ساتھ اٹلی دارالحکومت روما منتقل ہوگئی اور وہیں گلوکاری اکیڈمی میں تعلیم کی غرض سے داخل ہوئی۔

مارشیلا مزید وضاحت کرتی ہے کہ میں اتنی خوبصورت تھی کہ اسکول میں مرکز توجہ بن گئی، میں ابھی اکیڈمی کی طالبہ ہی تھی کہ فنی مظاہرے میں ماڈل کی حیثیت سے شریک ہوتی تھی، میں اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس میں اس میدان میں کام کرتی رہی، اسی کے نتیجہ میں، میں نے بڑی شہرت پائی اورنام کمایا۔

مارشیلا مزید اپنی حکایت بیان کرتی ہوئی کہتی ہے کہ میرا ایک بڑا مقصد تھا جس کی خاطر میں فلم ڈائریکٹر (پٹیروجرالیس) سے ملاقات کی انہوں نے کسی ایک فلم میں کام کرنے کا شرف بخشا، اس میں میری خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور یہ میری بڑی کامیابی تھی جس کے نتیجہ میں فلموں کا سلسلہ شروع ہوگیا اور میں کامیابی سے ہم کنار ہوتی گئی۔

مارشیلا اپنے بیان کوجاری رکھتے ہوئے کہتی ہے کہ میری شادی اٹلی کے ایک اسٹار سے ہوئی، میری زندگی فلم، ایکٹنگ، لہو ولعب اور دنیا کے دوسرے خرافات سے وابستہ ہوگئی تھی۔

مارشیلا اس دوران اپنی ایکٹنگ اورفنی مظاہرے میں ہی مگن تھی وہ کہتی ہیں کہ ایک دن میں مصر کے ایک بندرگاہ تک ایک ساتھی اداکار اور اداکارہ کے ساتھ دوسری جنگ پرفلم بنانے کی غرض سے گئی، وہاں میری نظر لوگوں کی ایک جماعت پر پڑی جوایک چھوٹی سی عمارت کا رخ کررہے تھے اور دروازہ پرچپل اتار کر خالی پاؤں داخل ہورہے تھے، جب میں نے اس عمارت کی طرف بڑھ کر لوگوں کا مشاہدہ کیا تو ایک عجیب احساس ہوا، وہ لوگ اس عمارت کے صحن میں بالکل پرسکون اور ایک خاص انداز میں متعین شعائر کی تکمیل کررہے تھے، پوچھنے پرمعلوم ہوا کہ یہ مسجد ہے، پہلی بار میں نے مسجد دیکھی اور مسلمانوں کو نماز بغیر کسی تفریق کے ادا کرتے ہوئے دیکھی۔

مارشیلا بالتفصیل بیان کرتی ہوئی کہتی ہے کہ اگلے دن بھی میں نے مسجد کا رخ کیا، میں مسجد کے سامنے کھڑی ہوگئی اور مسلمانوں کا شدت سے انتظار کرنے لگی، پھر میں نے مخلص اورتقوی شعار لوگوں سے بات کی، فلم کی ایکٹنگ کی مدت ختم ہوچکی تھی اس لئے میں رفقاء کے ساتھ اٹلی لوٹ گئی، اس دوران میرے اور میرے شوہر کے درمیان کچھ اختلافات ہوگئے اور باوجود کوشش کے اس میں شدت پیدا ہوتی ہوگئی اور نتیجۃً ہم دونوں میں علیحدگی ہوگئی، اس کے بعد فلم ایکٹنگ میں میری دلچسپی کم ہوگئی، جب میں طویل وقفہ تک خالی بیٹھی رہتی تو مسلمانوں کے اخلاق کریمانہ، خلوص نیتی اور نمازوں میں انکی ہیئت پرغور وفکر کرتی رہتی تھی۔

وہ بیان کرتی ہیکہ ایک دن میں کسی اہم کام کے لئے گاڑی لیکر گھر سے نکلی تھی کہ روما کے اسلامی مرکز کے سامنے گاڑی روک کر جلدی سے اتر کر چند مسلمانوں سے میں نے ملاقات کی، میں نے ان لوگوں سے قرآن کریم کا اٹلی زبان میں ترجمہ کے بارے میں پوچھا، وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس گراں مایاں خزینہ کولیا اور فی الفور گھر لوٹ گئی، چند دنوں ہی کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے اسلامی مرکز گئی اور اسلام سے سرفرازی کا اعلان کیا، اس دن میں ایسی سعادت مندی اورخوش بختی سے سرفراز ہوئی جسے الفاظ میں نہیں بیان کیا جاسکتا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں ان مدتوں اور وقفوں پرکف افسوس مل رہی ہوں جس میں کہ میں نے فحش اداکاری کی، اگر اسلام ماقبل گناہوں کومنہدم نہ کرتا تو میں غموں سے نڈھال ہوجاتی، میں اسلام قبول کرچکی ہوں اور اللہ کی طرف متوجہ ہوگئی ہوں.

اسرائیل۔ لبنانی جنگ کے بعد سے ۲۵/ فیصد اسرائیلیوں کی زندگی خط افلاس سے نیچے

اسرائیلی وزیر نے ایک سرکاری رپورٹ کا انکشاف کیا ہے کہ تقریبا چوتھائی آبادی اسرائیل کی خط افلاس سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں، نصف سالہ رپورٹ کے مطابق جس کو کہ اسرائیلی وزیر خارجہ نے شائع کیا ہے کہ تقریبا ۱۰۶ رملین اسرائیلی خط افلاس سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں، رپورٹ میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ان فقیروں میں سے زیادہ تعداد بچوں کی ہے اور ۲۴ فیصد بوڑھوں اور کمزوروں کی ہے حالانکہ اس کہ بالمقابل سال گذشتہ صرف ۴۳ ہزار خاندان ہی خط افلاس سے نیچے کی زندگی گزار رہے تھے، رپورٹ میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ۱۹۹۸ سے خط افلاس سے نیچے کی زندگی گزار رہے بچوں کی تعداد میں (۵۰ فیصدی) اضافہ ہوا ہے یہ رپورٹ کا تاریک ترین پہلو ہے، اسرائیلی حکومت نے ذمہ داروں کو متوجہ کیا ہے کہ ۲۰۰۷ تک ملک کا توازن ٹھیک کرے اوراس کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کرے۔

عمرہ کی ادائیگی کرنے والوں کوطویل مدتی قیام سے باز رکھنے کا منصوبہ

(ریاض) عمرہ کی ادائیگی کرنے والوں کو طویل مدت تک قیام سے باز رکھنے کے لئے ان کے ریٹرن ٹکٹ کوایک ضامن کی نگرانی میں دے کر قانونی کارروائی کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے

یہ منصوبہ مشترکہ حج کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں تیار کیا گیا یہ میٹنگ اعلی حج کمیٹی کے چیرمین اور وزیر داخلہ شہزادہ نائف بن عبدالعزیز کے ایماء پر مکہ مکرمہ میں وزارت حج کے دفتر میں منعقد کی گئی

خارجہ، داخلہ اور لیبرمنسٹری کے وزراء پر مشتمل کمیٹی نے طویل مدتی قیام کے ساتھ دیگر مسائل مثلا عوامی مقامات پر ٹھہرنا ادائیگی عمرہ کی خدمات کے طریق کار اسی طرح شعبان اور رمضان کے مہینوں میں عمرہ کرنے والوں کے ازدہام سے متعلق بھی تبادلہ خیال کیا۔

میٹنگ میں مختلف مسائل کے حل سے متعلق ضروری ضوابط کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کیا گیا مثلا یہ کہ ایسے عمرہ کرنے والوں کو ویزا نہ دیا جائے جنہوں نے اپنے سابقہ سفر میں متعینہ مدت سے زیادہ قیام کیا ہو۔

بہت سے غیرملکی سیاحتی کمپنیوں کے نمائندوں کی مملکت سعودی عربیہ میں تاخیر سے آمد، ویزا کی اجازت اسی طرح یورپی ممالک کے بہت سے زائرین کو رہائش اورسفر کی اجازت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

یہ کمیٹی ہرسال منعقد ہوگی تا کہ گذشتہ سالوں میں انتظامی کارکردگیوں میں تیزی لائی جائے۔

☆☆☆☆☆

اعلان

بخدمت محترم ومکرم فرزندان ندوۃ العلماء لکھنؤ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ندوۃ العلماء ایک تحریک ہے، یہ وقت کی آواز تھی جب وجود میں آئی، اور اِس وقت اس کی ضرورت بعض حیثیتوں سے اور بڑھ گئی ہے، ندوۃ العلماء نے ملت اسلامیہ ہندیہ کی تعمیر نو میں کیا کردار ادا کیا، اور اس کے فضلاء نے ہندوستان ہی میں نہیں، بلکہ عالم اسلام کے علمی، ادبی، دعوتی اور فکری جمود کو کس قوت کے ساتھ توڑا، اس کے بحر الکاہل میں کیسا تلاطم پیدا کیا، اور ملت کی کشتی کی ناخدائی میں وقت کے تقاضوں کا کس طرح خیال رکھا؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب تلاش کرنا نئی نسل کو علمی اور دعوتی میدان میں خط مستقیم پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے، چنانچہ ایک منصوبہ بنایا گیا ہے کہ تاریخ ندوہ کی گمشدہ کڑیوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالا جائے، اور ان سے ایک نئی خوبصورت زنجیر تیار کی جائے، اور فضلائے ندوہ کے کارناموں سے دنیا کو واقف کرایا جائے، اور ندوۃ العلماء کے علمی اور دعوتی نظام کو بہتر بنانے میں ان کے تجربات اور خیالات سے فائدہ اٹھایا جائے، اسی کے پیش نظر ایک سوال نامہ علماء وفضلاء ندوہ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے، براہ کرم اس کو سامنے رکھ کر ہمارے منصوبہ کی تکمیل میں تعاون فرمائیں۔

ان سوالات کے علاوہ کوئی بات ذہن میں ہو اور قابل ذکر ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔

سوالات:

۱۔نام:

۲۔ولدیت:

۳۔تاریخ ومقام پیدائش:

۴۔خاندان اور پس منظر:

۵۔ندوہ میں تعلیم حاصل کرنے کا محرک:

۶۔ابتدائی تعلیم:

۷۔دار العلوم میں داخلہ:

۸۔مدت تعلیم:

۹۔دار العلوم کے علاوہ دوسرے تعلیمی اداروں سے استفادہ کی نوعیت:

۱۰۔اہم اساتذہ اور ان کی تدریسی خصوصیات:

۱۱۔آپ کے محبوب اور آئیڈیل اساتذہ:

۱۲۔اگر دار الاقامہ میں قیام تھا تو نگران دار الاقامہ، ان کا طریقۂ کار اور انداز تربیت:

۱۳۔شہر میں قیام کی صورت میں وہاں کا ماحول اور سرپرست یا مربی کے بارے میں آپ کا تصور:

۱۴۔طالب علمی کے زمانہ کے آپ کے پسندیدہ موضوعات:

۱۵۔آپ کے عہد میں وہ کتابیں جو طلبہ میں زیادہ رائج تھیں، اور جن سے طلبہ زیادہ متاثر تھے:

۱۶۔نمایاں ہم سبق/معاصر طلبہ:

۱۷۔طالب علمی کے عہد کی تعلیمی سرگرمیاں: الاصلاح، النادی العربی، یا کسی دینی تعلیمی تحریک سے تعلق:

۱۸۔دلچسپ یادیں:

۱۹۔کوئی یادگار دن:

۲۰۔ندوہ کے کتب خانہ اور دار الکتب کے ساتھ آپ کا تعلق اور معاملہ، زمانۂ طالب علمی اور آج:

۲۱۔آپ کے عہد طالب علمی میں ندوہ کی سرگرمیاں تحریک ندوہ کے آئینہ میں:

۲۲۔ملکی سیاست کا دار العلوم پر اثر:

۲۳۔دار العلوم سے فراغت کے بعد کے علمی کام اور منصوبے:

۲۴۔تدریسی خدمات، اور دعوتی خدمات:

۲۵۔تصنیفات، علمی اور ادبی سیمیناروں اور مناقشوں میں شرکت:

۲۶۔موجودہ مشاغل اور سرگرمیاں، عہدے اور مناصب، علمی اداروں کی رکنیت:

۲۷۔ندوہ اور دار العلوم سے تعلق کی نوعیت:

۲۸۔دار العلوم کے نصاب کے بارے میں اظہار خیال، آپ کے نزدیک تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں:

۲۹۔دار العلوم ندوۃ العلماء اور ندوی فضلاء اس دور میں مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں:

۳۰۔ندوہ کی تحریک کو مؤثر بنانے کے سلسلے میں آپ کے افکار وخیالات:

۳۱۔جدید اور قدیم کے امتزاج کی نوعیت اور عملی شکل کے بارے میں آپ کی رائے:

۳۲۔قدیم ندوی اساتذہ یا ذمہ داروں میں سے کسی سے آپ کی فکری مناسبت اور اس کو ندوہ کی مثالی شخصیت قرار دینے کے بارے میں آپ کی رائے:

۳۳۔ندوی فضلاء کی تصنیفات میں سے آپ کس تصنیف کو مثالی تصنیف سمجھتے ہیں اور آپ کے نزدیک کس موضوع پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے:

نوٹ: اس فارم کو آپ ویب سائٹ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں، اور ای میل سے ارسال کر سکتے ہیں۔ اور خطوط دفتر تعلیم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے پتے پر ارسال کریں۔

معتمد تعلیم
ندوۃ العلماء۔لکھنؤ

Kamaluddin & Sons Perfumers

Specialist In

Indian Attar Like Shamama, Rhuhkhus, Hina etc.

عطر کی مشہور قدیم دوکان

روغنیات، عرقیات، کولر پرفیوم، روح گلاب، روح کیوڑہ، عرق گلاب، اگربتی

ایک مرتبہ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

کمال الدین اینڈ سنس پرفیومرس

Akbari Gate, Lucknow-226003

Phone : 0522-2267501

مینا بیکری

MEENA QUALITY CAKE

MEENA BAKERY

Specialist In:

Bread, Bunds, Cakes, Biscuits, Pasteries, Rusk, Birthday Cakes, Paties, Rolls etc.

337 Phool Bagh, Luucknow-226001

Ph.: 2629448

ناولٹی کلاتھ سینٹر

(ملاحظہ کے لئے)

☆ بنارسی ساڑیاں ☆ بنارسی سوٹ

☆ کامدار ساڑیاں ☆ کامدار سوٹ

☆ چنری ☆ لہنگا

☆ اور شلوار ☆ چناپٹو غرارہ

مخصوص سوٹنگ شرٹنگ کا سلسلہ

ریمنڈ وملِ او.سی.ایم

نظیر آباد، لکھنؤ - ۲۲۶۰۱۸، فون: 0522-2615298

ناولٹی کریشن

بہترین کاٹیچوبی، آری زردوزی، ڈیکا، گوٹا کام، چکن وغیرہ

ولایت مینشن، دوسری منزل، نظیر آباد، لکھنؤ

فون: 3299041، 0522-2625801 (دوکان)

نتیجہ (باعتبار پوزیشن) امتحان سالانہ معہد دارالعلوم ندوۃ العلماء (سکروری) لکھنؤ، بابت شعبان ۱۴۲۷ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۶ء

درجہ ثانویہ اولیٰ

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	توحید احمد	کامیاب اول
۲	محمد معین	//
۳	احسان احمد	//
۴	محمد شکیب	//
۵	فرخ لودی	//
۶	رومان احمد	//
۷	محفوظ الحسن	//
۸	محمد سعود	//
۹	خسرو عدنان بیگ	//
۱۰	محمد فراز	کامیاب دوم
۱۱	سرفراز احمد	//
۱۲	سلمان بیگ	کامیاب مترقی
۱۳	وسیم احمد	//
۱۴	محمد شاداب	//
۱۵	ابوطلحہ	ناکام
۱۶	معراج عالم	//
۱۷	محمد شفیق	//
۱۸	محمد عمار	//

درجہ : ثانویہ ثانیہ

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	حافظ ضیاء الرحمٰن	کامیاب اول
۲	محمد فردوس غنی	//
۳	محمد یعقوب	//
۴	محمد سعید خاں	//
۵	محمد عدنان	//
۶	شہباز عدیل	//
۷	محمد الیاس	//
۸	بدر الحسن	//
۹	محمد نواز عالم	//
۱۰	شیخ زید احمد انصاری	کامیاب دوم
۱۱	محبوب عالم	//
۱۲	محمد عادل	//
۱۳	محمد انس	//
۱۴	محمد صادق حسین	مترقی
۱۵	محمد جیاد خاں	//
۱۶	عمر مالین	//
۱۷	محمد عمر	//
۱۸	محمد اسماعیل ملک	//
۱۹	محمد ارشد	//
۲۰	محمد فراز خاں	ناکام
۲۱	راشد جمال	//
۲۲	عظیم محمود	//
۲۳	محمد حسان	//
۲۴	عبداللہ فہد	//
۲۵	محمد امان	//
۲۶	محمد مستقیم	//
۲۷	سیف الاسلام	//
۲۸	محمد الاول	//

درجہ : خصوصی
سیکشن: الف

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد فیصل	کامیاب اول
۲	عاطف عمران	//
۳	محمد شارب	//
۴	محمد عاطف علی	//
۵	محمد مدثر رضا	//
۶	عبدالماجد	//
۷	محمد عدیل	//
۸	شیخ اظہر الدین	//
۹	محمد فیض	//
۱۰	سید محمد مدثر حسین	//
۱۱	محمد جمال	//
۱۲	محمد عامر علی	//
۱۳	منظور احمد بٹ	//
۱۴	عابد اختر	//
۱۵	محمد طیب	//
۱۶	محمد صفوان	//
۱۷	محمد رفیق اللہ	//
۱۸	طفیل محمد بٹ	//
۱۹	عبدالحق	//
۲۰	طلحہ فخر	//
۲۱	محمد رضوان	//
۲۲	جاوید اختر	//
۲۳	فیضان احمد	//
۲۴	محمد سراج	//
۲۵	محمد اقبال حیات	//
۲۶	محفوظ الرحمٰن	کامیاب دوم
۲۷	محمد خالد خاں	کامیاب سوم
۲۸	عبدالودود	کامیاب مترقی
۲۹	محمد عمران	مترقی
۳۰	سید مزمل علی	مترقی
۳۱	شفیع الزماں	ناکام
۳۲	محمد بن عمر پٹیل	//
۳۳	محمد عارف	//
۳۴	محمد عمران	مترقی

درجہ: خصوصی سیکشن : ب

شمار	اسمائے طلبہ	نتیجہ
۱	مقبول احمد	کامیاب اول
۲	قمر الزماں	//
۳	عزیز الرحمٰن اعظمی	//
۴	محمد حسان	//
۵	محمد جمال الکبریاء	//
۶	محمد عبداللہ	//
۷	منور اقبال	//
۸	محمد سلمان	//
۹	محمد اقبال	//
۱۰	محمد عثمان	//
۱۱	محمد انس	//
۱۲	محمد خالد مسعود	//
۱۳	محمد عامر	//
۱۴	محمد شاداب حسین	//
۱۵	محمد ایوب	//
۱۶	محمد ابوطلحہ	//
۱۷	رفیع الدین	//
۱۸	محمد مسعود	//
۱۹	محمد دانش	//
۲۰	محمد صادق	//
۲۱	محمد مشاہد الاسلام	//
۲۲	جنید عالم	//
۲۳	اشتیاق احمد	//
۲۴	محمد صلاح الدین	//
۲۵	محمد زبیر	//
۲۶	دلشاد حسن	//
۲۷	محمد حمزہ	//
۲۸	محمد عثمان انصاری	//
۲۹	شاہد وقار	//

۳۰	محمد ذیشان	دوم
۳۱	عمادالدین	〃
۳۲	یاسر احمد خاں	مترقی
۳۳	سید معاذ	〃
۳۴	محمد معظم	〃
۳۵	محمد صادق رضوی	〃
۳۶	محمد نعیم خاں	〃
۳۷	حفیظ الدین	ناکام
۳۸	ہمایوں عالم	〃

درجہ : ثانویہ ثالثہ -

سیکشن : الف

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	فیاض احمد	کامیاب اول
۲	محمد سلمان خاں	〃
۳	محمد مہتاب احمد	〃
۴	تنویر احمد بٹ	〃
۵	سعیدالرحمٰن	〃
۶	مبین احمد اعظمی	〃
۷	محمد شعیب احمد(۱)	〃
۸	غلام مصطفیٰ	〃
۹	محمد شریف الرحمٰن	〃
۱۰	محمد راغب	〃
۱۱	محمد اختر حسین	〃
۱۲	توحید احمد	〃
۱۳	عبدالسلام	〃
۱۴	محمد شاہد	〃
۱۵	مسعود احمد شاہ	〃
۱۶	انیس احمد	دوم
۱۷	محمد یونس	〃
۱۸	محمد نسیم	〃
۱۹	عبیدالرحمٰن	〃

۲۰	محمد اشرف	〃
۲۱	محمد رفیق مبین	مترقی
۲۲	محمد مصعب	〃
۲۳	محمد شعیب (۲)	〃
۲۴	وصی اللہ اعظمی	〃
۲۵	محمد افسر	〃
۲۶	محمد مرتضیٰ	〃
۲۷	محمد عابد	ناکام
۲۸	مجاز احمد شبلی	〃
۲۹	سید محمد فہد انور	〃
۳۰	محمد یٰسین	〃
۳۱	محمد افضل خاں	〃
۳۲	محمد حامد	〃

درجہ : ثانویہ ثالثہ -

سیکشن : ب

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد خبیب	کامیاب اول
۲	عظیم انور	〃
۳	محمد جسیم الدین	〃
۴	محمد عبداللہ	〃
۵	حفیظ اللہ صدیقی	〃
۶	علیم الدین	〃
۷	فوزان اختر	〃
۸	محمد اکبر علی	〃
۹	محمد دانش اقبال	〃
۱۰	محمد سہیل نوید	〃
۱۱	محمد عامر بن عبدالقادر	〃
۱۲	محمد طارق انور	〃
۱۳	حیدر علی	〃
۱۴	محمد اختر	〃
۱۵	عبیداللہ	〃

۱۶	عبداللہ خاں	〃
۱۷	محمد ثاقب اقبال	〃
۱۸	محمد سعداللہ	〃
۱۹	شارق عزیز	〃
۲۰	شیخ عبداللہ	〃
۲۱	محمد شعیب بن نصیر	〃
۲۲	نیاز احمد	کامیاب دوم
۲۳	محمد اطہر	〃
۲۴	محمد عامر بن ظفر	〃
۲۵	فیصل انور	مترقی
۲۶	محمد شعیب بن ذاکر	مترقی
۲۷	محمد تسلیم	ناکام

درجہ : ثانویہ ثالثہ -

سیکشن : ج

شمار	اسمائے طلبہ	نتیجہ
۱	محمد احسان	کامیاب اول
۲	محمد فضل صدیقی	〃
۳	محمد اکرم خاں	〃
۴	محمد نجم الدین	〃
۵	محمد فرقان عالم	〃
۶	مناظر احسن	〃
۷	عبدالسمیع	〃
۸	مکارم احسن	〃
۹	محمد ادریس	〃
۱۰	محمد شاہد انصاری	〃
۱۱	عبیداللہ رحمانی	〃
۱۲	مثنیٰ بیگ	دوم
۱۳	جہانگیر عالم	سوم
۱۴	محمد احمد	مترقی
۱۵	محمد عبداللہ	〃
۱۶	محمد سلمان	〃

۱۷	محمد اسعد علی	〃
۱۸	محمد نہال	〃
۱۹	ملک عبدالحفیظ	〃
۲۰	محمد رمیز	〃
۲۱	محمد طارق انور	ناکام
۲۲	عمر فاروق	〃
۲۳	انعام اللہ فیصل	〃
۲۴	اقبال احمد	〃
۲۵	صبغت اللہ	〃
۲۶	محمد سراج	〃
۲۷	عبدالرؤف	〃

درجہ : اعدادیہ

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمود حسن	کامیاب اول
۲	ابوحذیفہ	〃
۳	محمد نسیم	〃
۴	محمد ارشاد	〃
۵	محمد اویس	〃
۶	قاضی عبدالقوی	〃
۷	مصباح النبی	〃
۸	ظفر صادق	〃
۹	محمد اشفاق	〃
۱۰	محمد زاہد حسن	〃
۱۱	انس ناظری	〃
۱۲	محمد آصف	〃
۱۳	محمد طٰہٰ	〃
۱۴	محمد خالد	〃
۱۵	محمد ارشد اقبال	کامیاب دوم
۱۶	معراج منظر	〃
۱۷	محمد خبیب	〃

۱۸	شاہنواز	〃
۱۹	محمد فرقان	مترقی
۲۰	غیاث الدین	〃

درجہ : ثانویہ رابعہ -

سیکشن: الف

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد اظہر	کامیاب اول
۲	محمد خورشید	〃
۳	سید محمد عمیر	〃
۴	امن حسین	〃
۵	محمد کاشف	〃
۶	محمد فیصل انصاری	〃
۷	محمد رضوان	〃
۸	محمد اشفاق عالم	〃
۹	مرشد اعظم	〃
۱۰	محمد آصف	〃
۱۱	محمد ندیم اختر	〃
۱۲	سہیل احمد	〃
۱۳	محمد ابراہیم	〃
۱۴	عنایت اللہ	〃
۱۵	پرویز احمد	کامیاب دوم
۱۶	محمد عبدالرحمٰن	〃
۱۷	محمد معظم	〃
۱۸	محمد فیصل عالم	〃
۱۹	مخیر حسین	〃
۲۰	فیصل (۲)	〃
۲۱	محمد عادل	〃
۲۲	محمد خالد اعظمی	〃
۲۳	عبدالحکیم	〃
۲۴	سید محمد اشتیاق الحق	مترقی
۲۵	ولی الدین	〃

۲۶	محمد انور	〃
۲۷	حلیم اللہ	〃
۲۸	محمد طارق جمال	〃
۲۹	سید سرفراز	〃
۳۰	محمد علیم	〃
۳۱	نورالحسن	〃
۳۲	اشتیاق احمد	〃
۳۳	محمد عرفان	〃
۳۴	محمد یحییٰ	〃
۳۵	محمد سہیل	ناکام
۳۶	محمد فرحان صدیقی	〃
۳۷	نثار احمد	〃
۳۸	عبدالرؤف	〃
۳۹	شاہ عالم	〃

درجہ : ثانویہ رابعہ -

سیکشن: ب

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	انس امین	اول
۲	محمد احتشام	〃
۳	انیس احمد	〃
۴	محمد زکریا	〃
۵	محفوظ الرحمٰن	〃
۶	محمد خورشید عالم	〃
۷	منور حسین	〃
۸	محمد ذیشان	〃
۹	یاسر غفران	〃
۱۰	ارشد ایوب	〃
۱۱	گلزار اویس	〃
۱۲	محمد مدثر انور	〃
۱۳	سید اشرف علی	〃
۱۴	مدثر احمد	〃

۱۵	مہتاب عالم	〃
۱۶	عبدالرحمٰن بن محمد	〃
۱۷	محمد ابودرداء	〃
۱۸	محمد قاسم انور	〃
۱۹	محمد صائم علی خاں	〃
۲۰	عبدالرحمٰن بن فضل الرحمٰن	〃
۲۱	خالد ارشاد	دوم
۲۲	اشرف علی بٹ	〃
۲۳	امیر خسرو	〃
۲۴	محمد یعقوب	〃
۲۵	عکاشہ حمود	〃
۲۶	محمد عاکف	〃
۲۷	محمد معاویہ	مترقی
۲۸	توصیف احمد فیضی	〃
۲۹	ظفر امام	〃
۳۰	احمد مجتبیٰ	〃
۳۱	محمد مزمل	〃
۳۲	محمد ساجد	〃
۳۳	شمس الدین	ناکام
۳۴	محمد ریحان	〃
۳۵	محمد نصرالدین	〃
۳۶	زین العابدین	〃
۳۷	ہارون رشید	〃
۳۸	محمد فیضیاب	〃
۳۹	محمد عمران	〃
۴۰	محمد یحییٰ	〃

درجہ : ثانویہ رابعہ -

سیکشن : ج

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد کاشف اقبال	کامیاب اول
۲	محمد عثمان (۲)	〃

۳	ہارون رشید	〃
۴	سیف الرحمٰن	〃
۵	محمد افضل خاں	〃
۶	محمد فاروق اعظم	〃
۷	دانش اعظم	〃
۸	محمد آصف	〃
۹	تحسین زاہد	〃
۱۰	محمد وسیم اکرم	〃
۱۱	شکیل احمد	〃
۱۲	داؤد رشید	〃
۱۳	محمد عثمان	〃
۱۴	محمد عادل	〃
۱۵	محمد راشد	〃
۱۶	محمد احمد(۱)	〃
۱۷	ابوبکر	〃
۱۸	مسعود حسن رشید	〃
۱۹	ہشام الرحمٰن	〃
۲۰	محمد نور عالم	〃
۲۱	محمد مطیع اللہ	〃
۲۲	تنویر احمد	〃
۲۳	ابوقمر	〃
۲۴	انیس گجراتی	〃
۲۵	محمد عابد	〃
۲۶	عاکف ملک	کامیاب دوم
۲۷	رفیع اللہ اعظمی	〃
۲۸	ریاض احمد	〃
۲۹	محمد فیصل	〃
۳۰	عبدالشکور	〃
۳۱	محمد احمد (۲)	〃
۳۲	محمد تنویر خاں	〃

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۳۳	مصباح الدین	〃
۳۴	محمد کلیم اللہ	کامیاب سوم
۳۵	عبدالاحد	کامیاب مترقی
۳۶	محمد توقیر	〃
۳۷	محمد حذیفہ	〃
۳۸	فریدالدین	〃

درجہ : ثانویہ خامسہ - سیکشن :الف

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	عبیداللہ طاہر	کامیاب اول
۲	نقیب اشرف	〃
۳	محمد کاشف حسین	〃
۴	محمد صابر	〃
۵	محمد سالم	〃
۶	مختارالامین	〃
۷	محمد فیصل	〃
۸	اعجاز اختر	〃
۹	عبدالرحمن	〃
۱۰	محمد شمیم	〃
۱۱	بلال احمد لکھنوی	〃
۱۲	محمد ساجد	〃
۱۳	سید مطیع الحق	〃
۱۴	نثار احمد	〃
۱۵	محمد ساجد بیگ	〃
۱۶	محمد عامر مجیبی	〃
۱۷	محسن بیگ	〃
۱۸	محمد شمس الدین	〃
۱۹	جہانگیر عالم	〃
۲۰	محمد حبیب	〃
۲۱	محمد طفیل	〃
۲۲	محمد شبیر احمد	〃
۲۳	علی افسر	〃
۲۴	عبدالرشید	〃
۲۵	محمد معراج الدین	〃
۲۶	عبداللطیف	کامیاب دوم
۲۷	ریاض احمد	〃
۲۸	محمد ہاشم خاں	〃
۲۹	مزمل نذر	〃
۳۰	محمد نعمان	〃
۳۱	جہانگیر عالم (۲)	〃
۳۲	عبدالرشید بن رضاءالدین	〃
۳۳	محمد طارق	مترقی
۳۴	محمد فیاض نعمانی	〃
۳۵	محمد اصغر علی بن اکبر علی	〃
۳۶	محمد صبیح احمد	〃
۳۷	محمد عظیم	〃
۳۸	اصغر علی بن کعبت اللہ	〃
۳۹	محمد اشتیاق	ناکام
۴۰	محمد آصف	〃

درجہ: ثانویہ خامسہ - سیکشن : ب

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد عمران	کامیاب اول
۲	برّو عبداللہ	〃
۳	مہتاب عالم	〃
۴	ابوبکر مالیین	〃
۵	محمد ہاشم	〃
۶	علیم الدین	〃
۷	فضیل احمد	〃
۸	محمد سراج	〃
۹	عزیز الحسن	〃
۱۰	عبدالکریم	〃
۱۱	محمد ظفر عالم	〃
۱۲	نعمان احمد (۱)	〃
۱۳	شکیل احمد	〃
۱۴	محمد قمر عالم	〃
۱۵	محمد سفیان قادر	〃
۱۶	محمد آفتاب عالم	〃
۱۷	بلال احمد کشمیری	〃
۱۸	ابوسالم	〃
۱۹	محمد اکرام	〃
۲۰	محمد نعمان	〃
۲۱	محمد طلحہ	〃
۲۲	عبدالحق	〃
۲۳	عبدالقوی	〃
۲۴	ارشد جمال	〃
۲۵	سید علی مظفر	〃
۲۶	محمد ظفر ریاض	〃
۲۷	محمد احترام	〃
۲۸	محمد آصف نصیر	کامیاب دوم
۲۹	عبدالحنان	[illegible]
۳۰	محمد وسیم اکرم	〃
۳۱	محمد عمر فاروق	〃
۳۲	ولی اللہ	〃
۳۳	محمد وقار احمد	〃
۳۴	زبیر احمد انصاری	〃
۳۵	عبدالوہاب	کامیاب سوم
۳۶	محمد مبارک خاں	مترقی
۳۷	عبدالباری	〃
۳۸	سہیل احمد	〃
۳۹	جنید احمد	〃
۴۰	محمد احسان	〃

درجہ : ثانویہ خامسہ - سکیشن: ج

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد طلحہ نعمت	کامیاب اول
۲	محمد غفران	〃
۳	ندیم اختر	〃
۴	اعجاز الدین	〃
۵	انیس الحسن	〃
۶	محمد احمد	〃
۷	محمد ایوب	〃
۸	عبداللہ اشفاق	〃
۹	عاکف رضوان	〃
۱۰	معزالدین طاہر	〃
۱۱	فیروز عالم	〃
۱۲	احتشام حسن	〃
۱۳	محمد ارشاد	〃
۱۴	محمد انس	〃
۱۵	محمد نازش حسن	〃
۱۶	محمد عرفان	〃
۱۷	حسین احمد	〃
۱۸	محمد عامر	〃
۱۹	محمد محمود عالم	〃
۲۰	محمد جاوید خاں	〃
۲۱	مختار احمد	〃
۲۲	محمد ہارون	〃
۲۳	مقصود احمد خاں	〃
۲۴	شمشیر احمد	〃
۲۵	محمد ثاقب فریدی	〃
۲۶	بختیار حیدر	کامیاب دوم
۲۷	محمد کاشف	〃
۲۸	فضل الرحمن	〃

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۲۹	عبد[illegible]	[illegible]
۳۰	محمد عارف	[illegible]
۳۱	محمد فیضان نعمانی	〃
۳۲	محمد اقبال خاں	〃
۳۳	ہارون رشید	〃
۳۴	آصف حیدر شمس	مترقی
۳۵	طفیل احمد	〃
۳۶	محمد شاہنواز	〃
۳۷	عبدالرحمن	〃
۳۸	محمد نوراللہ	〃
۳۹	محمد جنید خاں	ناکام
۴۰	طفیل احمد	〃

درجہ : حفظ (جناب حافظ ظفرالحسن صاحب)

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	معراج الدین	کامیاب
۲	امان اللہ	〃
۳	محمد ذہین	〃
۴	ابوقتادہ	〃
۵	ذیشان اختر	〃
۶	محمد دلشاد بیگ	〃
۷	محمد غافر	〃
۸	محمد ریحان قریشی	〃
۹	محمد قاص	〃
۱۰	عبدالباری	〃
۱۱	محمد نوشاد شیخ	〃
۱۲	محمد سلطان	〃
۱۳	فواد عبدالملک	〃
۱۴	محمد عامر	〃
۱۵	ثمر اقبال	〃
۱۶	فضل رحیم	〃

درجہ : حفظ (جناب حافظ محمدھاشم صاحب)

شمار	اسمائے طلباء	نتیجہ
۱	محمد معاذ خاں	کامیاب
۲	محمد ممنون وحید	〃
۳	محمد طلحہ اشرف	〃
۴	محبوب عالم	〃
۵	محمد عیسی	〃
۶	انظر رحمانی	〃
۷	نصرت اللہ بن احمد اللہ	〃
۸	نصرت اللہ بن برکت اللہ	〃
۹	محمد راشد	〃
۱۰	ضیاءالرحمن	〃
۱۱	محمد علقمہ قریشی	〃
۱۲	محمد ابوالعاص قریشی	〃

وداع رمضان

سید احمد شہید اکیڈمی کی مطبوعات ایک نظر میں

اصلاح	6/-
سیرت رسول اکرم ﷺ	90/-
اسلام کے تین بنیادی عقائد	50/-
مطالعہ حدیث کے اصول ومبادی	15/-
مالیات کا اسلامی نظام	20/-
موجودہ حالات میں مسلمان کیا کریں	6/-
حیات عبدالحی	100/-
تذکرہ مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی	50/-
مکتوبات مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (اول)	80/-
مکتوبات مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (دوم)	150/-
تاریخ تدوین حدیث	60/-
خانوادۂ علم اللہی	120/-
صادقین صادق پور	زیرطبع
مشہد بالاکوٹ	زیرطبع
قرآن آپ سے مخاطب ہے	32/-
جادۂ فکروعمل	35/-
تذکرہ مولانا کرامت علی جونپوری	26/-
حدیث کی روشنی	22/-
سوانح مفکر اسلام	130/-
حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دعوت وفکر کے اہم پہلو	زیرطبع
تجہیز وتکفین کتاب وسنت کی روشنی میں	36/-

عربی کتب

تنویر الآفاق فی شرح تهذیب الاخلاق	زیرطبع
الهند فی العهد الاسلامی	150/-
الغناء فی الاسلام	65/-
اذا هبت ریح الایمان	50/-
مع الحقیقة	50/-
أضواء علی الطریق	50/-
الشیخ ابوالحسن الندوی قائداً حکیماً	85/-
مصادر الادب العربی	50/-

رابطہ : ابراھیم بک ڈپو

(مدرسہ ضیاء العلوم، میدانپور، تکیہ کلاں، رائے بریلی)، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلماء لکھنؤ

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۴۲۷ھ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

عالیہ اولیٰ، سیکشن "الف"

۱	صابر علی	پاس
۲	مصطفیٰ	//
۳	عظمت علی	//
۴	محمد اعجاز عالم	فیل
۵	نوشاد احمد	مترقی
۶	کونین عاشق	//
۷	یاسین حبیب	پاس
۸	محمد دانش	//
۹	علم الہدیٰ	//
۱۰	محمد فیاض	مترقی
۱۱	محمد رحمت اللہ	پاس
۱۲	فیاض احمد	//
۱۳	محمد عبداللہ	//
۱۴	محمد عمار	//
۱۵	نعیب اللہ	//
۱۶	محمد فیضان نعمانی	//
۱۷	محمد عظیم اللہ	//
۱۸	عبدالغفار	//
۱۹	محمد علی	فیل
۲۰	مبشر احمد	پاس
۲۱	محمد وحید خاں	//
۲۲	عبداللہ خاں	مترقی
۲۳	محمد شاداب جمیل	محفوظ
۲۴	جنید الرحمٰن	پاس
۲۵	محمد مسلم	//
۲۶	اسید الرحمٰن	//
۲۷	محمد عبدالرحمٰن	//
۲۸	محمد اویس	غیرحاضر
۲۹	محمد عبداللہ خاں	مترقی
۳۰	محبوب عالم	فیل
۳۱	محمد خاں	فیل
۳۲	محمد عامر	خارج
۳۳	مشرف علی	فیل

عالیہ اولیٰ، سیکشن "ب"

۱	محمد رضوان	پاس
۲	محمد ابوذر	//
۳	نعمت اللہ	//
۴	محمد طاہر	//
۵	محب اللہ	//
۶	محمد ہشام الدین	//
۷	محمد احمد	//
۸	سید اصحاب احمد	//
۹	محمد عارف	مترقی
۱۰	محمد ایوب اقبال	پاس
۱۱	محمد اعظم	//
۱۲	رونق امام	غیرحاضر
۱۳	حافظ محمد ارشد	مترقی
۱۴	انشاد احمد	//
۱۵	محمد شاہد	پاس
۱۶	محمد ارمان	//
۱۷	ندیم احمد	غیرحاضر
۱۸	محمد طالب جلال	پاس
۱۹	نور محمد	//
۲۰	محمد نظام	مطالبہ
۲۱	عبدالوہاب	پاس
۲۲	عبداللہ فیضی	مترقی
۲۳	عاطف محمود	//
۲۴	عبدالحسیب	پاس
۲۵	محمد فرمان	//
۲۶	ظفر الحق	//
۲۷	محمد اعظم اعظمی	مترقی
۲۸	محمد نعیم	پاس
۲۹	سہیل احمد	پاس
۳۰	جنید محمد ازہر	فیل
۳۱	محمد مسیح اللہ	مترقی
۳۲	محمد شمیم	فیل

عالیہ اولیٰ، سیکشن "ج"

۱	محمد آصف	پاس
۲	محمد عنایت اللہ	//
۳	نہال اشرف	//
۴	عبداللہ دانش	//
۵	عبدالواسع	//
۶	علیم الدین	مترقی
۷	عمیر احمد	پاس
۸	اسعد اقبال	مترقی
۹	رضی احمد	//
۱۰	ذوالنون حبیب	پاس
۱۱	محمد اسامہ	فیل
۱۲	محمد نوید فیض	پاس
۱۳	عبدالحفیظ	فیل
۱۴	محمد عادل	پاس
۱۵	محمد افروز عالم	//
۱۶	سید محمد ذاکر	مترقی
۱۷	ابوالمحاسن	//
۱۸	محمد اسلام	پاس
۱۹	شمشیر عالم	//
۲۰	محمد عاصم	//
۲۱	غلام محمد مجتبیٰ	مترقی
۲۲	محمد اخلاق	پاس
۲۳	محمد مدثر	//
۲۴	محمد عارف	//
۲۵	طارق انور	//
۲۶	محمد ارشد	پاس
۲۷	محمد انصار	فیل
۲۸	محمد نسیم اقبال	پاس
۲۹	محمد اکرم خاں	//
۳۰	محمد جاوید اقبال	مترقی
۳۱	محمد عزیز الحق	غیرحاضر
۳۲	محمد پرویز عالم	پاس
۳۳	عبدالعظیم	//

دارالعلوم عثمانیہ درگاگنج، کاکوری، لکھنؤ

۱	محمد اشفاق عادل	مترقی
۲	محمد نظام الدین	غیرحاضر
۳	نثار احمد	مترقی
۴	محمد کوثر اعظم	پاس
۵	محمد شفاعت	//
۶	محمد امام الدین	//
۷	لیاقت علی	//
۸	محمد عباس	مترقی

مدرسہ نورالعلوم، مدھولیا، نیپال

۱	عبدالباسط	مترقی
۲	شمس تبریز	فیل
۳	ظفیر احمد	پاس
۴	شبیر عالم	//
۵	عزیر عالم	فیل

جامعہ عمر فاروق، کسیا، کشی نگر

۱	اشفاق احمد	پاس
۲	صابر حسین	مترقی
۳	ظفیر احمد	فیل

جامعہ خلفاء راشدین، پورنیہ، بہار

۱	احتشام الحق	پاس
۲	محمد ابرار عالم	//

۳	محمد تحقیق عالم	پاس
۴	محمد حبیب اللہ	//
۵	محمد مشکور عالم	//
۶	محمد مظفر انصاری	//
۷	نجیب اللہ	//
۸	نیر اعظم	مترقی
۹	شہنواز وصی	//
۱۰	اشتیاق عظیم	//
۱۱	شوکت علی	//

مدرسہ سیدنا بلال، میٹھی کھجری، لکھنؤ

۱	عبدالرؤف	پاس
۲	جاوید رئیس	//
۳	محمد قاسم	//
۴	حسن الرحمٰن	//
۵	محمد شہباز عالم	//
۶	ابونصر	//
۷	مرزا علاء الدین بیگ	//
۸	محمد فوزان نسیم	//
۹	فیض الاسلام	//

مدرسہ روح المسلمین، ڈیری آن سون، بہار

۱	نجیب الرحمٰن	پاس
۲	کلیم اللہ	//
۳	نعمت اللہ	//
۴	احتشام الحق	//
۵	احسان الحق	//

مدرسہ سید احمد شہید و دار ارم، لکھنؤ

۱	حفظ الرحمٰن	فیل
۲	عبید اللہ	پاس
۳	محمد امتیاز عالم	مترقی
۴	محمد انوار عالم	پاس
۵	محمد شمیر الدین	//
۶	محمد نسیم	فیل
۷	عمران احمد	//

۸	محمد اسرار	فیل
۹	اقبال احمد	پاس
۱۰	عاشق الٰہی	//
۱۱	مظہر حسین	فیل
۱۲	محمد اجمل خاں	//
۱۳	عزیز اللہ	//
۱۴	محمد کوثر علی	//
۱۵	خالد سیف اللہ	//

جامعہ اسلامیہ عربیہ قاضی پور، بھدوہی

۱	مجاہد الاسلام	غیرحاضر
۲	محمد عباد کریم	پاس
۳	محمد شہادت حسین	//
۴	محمد جاوید رشیدی	//
۵	اکرام احمد	//
۶	بلال احمد	//
۷	مظہر آصف	مترقی
۸	عبدالرحمٰن	//
۹	ارشاد احمد	پاس
۱۰	رضی احمد	//
۱۱	انظار احمد	//
۱۲	محمد بلال انور	غیرحاضر
۱۳	عبداللہ	پاس
۱۴	محمد خالد	//
۱۵	ابصار احمد	مترقی

جامعہ اسلامیہ خیرالعلوم، بالوماتھ، جھارکھنڈ

۱	محمد مرشد	پاس
۲	نسیم اختر	فیل
۳	محمد مسیح الزماں	//

دارالعلوم عربیہ جلیلیہ فرقانیہ، جرول

۱	ابوشحمہ	مترقی
۲	محمد فیض	فیل
۳	یار محمد	//
۴	محمد اشرف العالم	مترقی

۵	عبداللہ	فیل

جامعہ حسن سنجری، کوٹ

۱	ابوبکر صدیقی	پاس
۲	ابوالفیض	فیل
۳	فیض اللہ کشمیری	//
۴	محمد شاکر حسین	پاس
۵	محمد اظہار عالم	فیل
۶	محمد نذیر	پاس
۷	محمد عبدالباقی خاں	//
۸	محمد انذار عالم	فیل

مدرسہ عربیہ نورالعلوم، دھوبہرہ، ابراہیم پور

۱	محمد محمود عالم	مترقی
۲	ضیاء الدین	فیل
۳	محمد سلیم	//
۴	محمد نسیم	//
۵	محمد مشرف	//
۶	کفیل احمد	پاس
۷	محمد عبید الرحمٰن	//
۸	محمد مدثر	فیل

دارالعلوم اسلام نگر، رانچی

۱	ابصار الحق	پاس
۲	محمد شعیب اختر	فیل
۳	محبوب عالم	//
۴	آفتاب عالم	//
۵	نثار احمد	مترقی
۶	اعجاز عالم	پاس
۷	ارشاد عالم	فیل

مدرسہ عربیہ فیض العلوم، جالنہ، مہاراشٹر

۱	عبدالکریم	مترقی
۲	ریاض خاں	فیل
۳	محمد سکندر	//
۴	شیخ الطاف	//
۵	شیخ ابوذر	//
۶	ابوالقاسم	//

دارالعلوم ضیاء العلوم، بیجا گاؤں

۱	محمد مناظر حسن	پاس
۲	محمد غالب	//
۳	معین الباری	//
۴	محمد شاہنواز قمر	//
۵	شاہنواز عینی	//
۶	محمد مطیع الرحمٰن	مترقی
۷	محمد گل حسن	پاس
۸	ابوسعید	فیل

مدرسہ اصلاح المسلمین، قصبہ گوپامئو

۱	محمد عزیز الدین	فیل
۲	محمد نصیر الدین	//
۳	محمد ذوالفقار	//
۴	فاروق احمد	غیرحاضر
۵	انوار الحق	فیل

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن، سنت کبیر نگر

۱	محمد عرفان	پاس
۲	احتشام امام	فیل
۳	اطہر حسین	//
۴	ممتاز احمد	//

مدرسہ انوار الاسلام، مادھوپور، سیوان

۱	شاہنواز علی	پاس
۲	محمد اسرار الحق	//
۳	عبدالرحیم	//
۴	محمد منظر امام	//
۵	محمد ذکی احمد	غیرحاضر
۶	وقار عالم	پاس
۷	محمد عبدالباری	//
۸	عبدالستار	//
۹	محمد علی امام	مترقی

جامعۃ التعلیم الدینی، مالدہ، بنگال

۱	منیر الحق	پاس
۲	صادق الاسلام	فیل

۳	محمد اشرف عالم	فیل
۴	صغیر احمد	پاس
۵	مطیع الرحمٰن	فیل
۶	نظیر حسین	مترقی
۷	قاسم	پاس
۸	معین الحق	مترقی
۹	مبارک حسین	پاس
۱۰	محمد بدر الدین	غیر حاضر
۱۱	مخلص الرحمٰن	مترقی

دار العلوم سیدنا ابی عبیدہ بن جراح، سپول

۱	اختر عالم	پاس
۲	طارق انور	//
۳	عبداللہ	مترقی
۴	ضیاء الحق	فیل
۵	عبد القدوس	فیل
۶	شاہ جمال	مترقی
۷	عمر فاروق	مترقی

مدرسہ چشمہ فیض، ململ، مدھوبنی، بہار

۱	محمد مناظر الاسلام	پاس
۲	محمد مجاہد الاسلام	فیل
۳	محمد صفی الرحمٰن	پاس
۴	اخلاق الرحمٰن	مترقی
۵	رضوان اللہ	پاس
۶	حماد اللہ	//
۷	محمد وصی اللہ	//
۸	سیماب اختر	فیل
۹	محمد حاذق انور	پاس
۱۰	محمد شمشاد عالم	فیل
۱۱	محمد رافع عارفی	پاس
۱۲	محمد آفتاب	//
۱۳	نوشاد احمد	//

مدرسہ دعوۃ الحق، بھلسر، بارہ بنکی

۱	ملک محمد عاصم	پاس
۲	محمد شمشاد خاں	فیل
۳	مجاہد الاسلام	مترقی
۴	عطاء الرحمٰن ناصر	//
۵	عمران فرحت	//
۶	محمد طارق انور	فیل
۷	سجاد عالم	پاس

مدرسہ معین الاسلام، بلہرہ، بارہ بنکی

۱	شان محمد	پاس
۲	عبید الرحمٰن	//
۳	محمد نجی اللہ	فیل

مدرسہ عربیہ تجوید القرآن، سونی کا نجرہ، باندہ

۱	مجاہد الاسلام	پاس
۲	محمد رستم	//
۳	محمد امتیاز	//
۴	توحید عالم	مترقی

مدرسہ فیض القرآن، حیدرگڑھ، بارہ بنکی

۱	محمد اصغر	پاس
۲	عبد الماجد	فیل
۳	محمد سلیم الدین	پاس
۴	محمد ریاض الدین	فیل
۵	محمد معراج الدین	پاس
۶	محمد توقیر	//
۷	محمد ریاض	مترقی
۸	محمد تحمید عالم	فیل
۹	محمد حنیف	پاس
۱۰	جمیل اختر	//

معہد الفردوس الرحمانی، دوبگا، لکھنؤ

۱	محمد شفیق الرحمٰن	پاس
۲	محمد عمار جعفری	//
۳	فیصل احمد صدیقی	//
۴	محمد افروز عالم	مترقی
۵	سید عبد العزیز اشرف	//
۶	محمد اجمل شفیع	//
۷	انظر کمال	فیل
۸	وصی الحسن	//
۹	محمد یامین	پاس
۱۰	محمد خالد اعظمی	فیل
۱۱	ضمیر احمد	//
۱۲	نوشاد علی	//
۱۳	محمد عامر احسن	پاس
۱۴	محمد احسن ہاشمی	مترقی

مدرسہ اسلامیہ احسانیہ، سمرا، گوپال گنج، بہار

۱	علی حیدر	پاس
۲	رضی احمد	مترقی
۳	حشمت اللہ	فیل
۴	محمد علی	پاس
۵	محمد یاسین	//
۶	محمد کلیم الدین	مترقی
۷	معین الدین	پاس
۸	محمد فیصل	//
۹	کلیم اللہ	//
۱۰	اشفاق احمد	//
۱۱	فیروز عالم	فیل

مدرسہ امیر علی شہید، حلیم نگر، بارہ بنکی

۱	عبد الرحمٰن	پاس
۲	محمد رضوان اللہ	//
۳	نظام الدین	فیل
۴	مسعود عالم	پاس
۵	محمد اختر عالم	//
۶	سید مصدق	مترقی
۷	محمد فیروز عالم	پاس
۸	عبد الباری	//
۹	انوار الحق	پاس
۱۰	اکرام الحق	مترقی
۱۱	محمد ثناء اللہ	پاس
۱۲	محمد اسلم	//
۱۳	انصار الاسلام	//
۱۴	شمشیر عالم	//
۱۵	محمد شاہ جہاں	فیل
۱۶	واعظ اللہ	//
۱۷	محمد یسیر	غیر حاضر
۱۸	عبد الکریم	پاس
۱۹	وحید اللہ	مترقی
۲۰	حسیب الدین	پاس
۲۱	عبد المجید	مترقی

مدرسہ نور الاسلام، کنڈہ، پرتاپ گڑھ

۱	محمد نسیم	پاس
۲	فخر عالم	//
۳	سید سفیان فیصل	فیل
۴	محمد سعد عالم	پاس
۵	حضرت علی	//
۶	سید وصی الدین	//
۷	منصار الحق	مترقی
۸	محمد ایوب	پاس
۹	محمد وسیم	//

معہد الایمان، ہدایت نگر، لکھیم پور

۱	محمد کاظم	پاس
۲	محمد صدر الدین	فیل
۳	محمد محفوظ خاں	پاس
۴	محمد رحیم اللہ	//
۵	محمد فیضان	//
۶	محمد بقاء اللہ	//

دار العلوم فیض محمدی، مہاراج گنج

۱	فضل کریم	مترقی

۲	عبد الباری	مترقی
۳	آفتاب عالم	فیل
۴	عبد القادر	//
۵	عمران نذیر	پاس

معہد ابی بکر صدیق، مہپت مئو، لکھنؤ

۱	محمد صادق	مترقی
۲	محمد شاہد	//
۳	کلام الدین انصاری	فیل
۴	فیض الحق	پاس
۵	محمد ظفر	فیل
۶	نجیب الرحمٰن باندوی	//
۷	سعود احمد	//
۸	اعجاز احمد آزاد	پاس
۹	فضل الرحمٰن	فیل
۱۰	محمد پرویز ظفر	مترقی
۱۱	تابش انور	پاس
۱۲	جنید مومن	//
۱۳	عبد الماجد	//
۱۴	عبد الراشد	//
۱۵	شفیع احمد	فیل
۱۶	محمد عزرائیل	پاس
۱۷	شمس عالم	//
۱۸	محمد اعظم	فیل
۱۹	عبید الرحمٰن	پاس
۲۰	سہیل	مترقی
۲۱	محمد ثاقب	//
۲۲	وکیل احمد	//
۲۳	نیاز اختر	پاس
۲۴	افتخار الحق	//
۲۵	ضیاء الحق	مترقی
۲۶	محمد طفیل	فیل
۲۷	شاہ فیصل	//
۲۸	محمد عامر	پاس
۲۹	محمد سمیع اللہ	فیل
۳۰	محمد علی	//
۳۱	محمد سمیع اللہ	//
۳۲	زبیر احمد	مترقی
۳۳	محمد تسلیم	پاس
۳۴	شکیل احمد	//
۳۵	محمد ہاشم	//
۳۶	خلیل اللہ	//
۳۷	عبد الوحید	//
۳۸	غفران احمد	فیل

المعہد الاسلامی، مانک مئو، سہارن پور

۱	محمد عثمان	پاس
۲	محمد عارف	//
۳	محمد شاہنواز	فیل
۴	محمد مرتضیٰ	پاس
۵	محمد تصور حسین	مترقی
۶	محمد اکبر	//
۷	محمد نوشاد	پاس
۸	مہتاب عالم	مترقی
۹	زبیر احمد	//
۱۰	محمد شرافت	//
۱۱	محمد فرید	فیل
۱۲	محمد ممتاز عالم	پاس
۱۳	محمد رفیق	مترقی

باغ میراں، سلطان پور

۱	معراج احمد خاں	فیل
۲	یعقوب علی	پاس
۳	انصار علی	مترقی
۴	شکیل احمد خاں	فیل
۵	عرفان احمد ملک	مترقی
۶	محمد معز الرحمٰن	پاس

مدرسہ معین الاسلام، قصبہ دریاباد، بارہ بنکی

۱	محمد ثوبان اختر	مترقی
۲	افروز عالم	پاس
۳	محمد گلزار عالم	فیل
۴	محمد منیر الاسلام	مترقی
۵	پرویز احمد	//
۶	سید سعد اشرف	فیل
۷	محمد صابر	//

جامعہ فرقانیہ، بسواں، سیتاپور

۱	محمد ارشاد	پاس
۲	عبد العلیم	فیل
۳	محمد ارشد	پاس
۴	محمد کلیم	مترقی

جامعہ اسلامیہ نور الاسلام بیگی گاؤں

۱	محمد یوسف	پاس
۲	محمد یونس	//
۳	سید ناشط حسین	//
۴	محمد شاکر	//
۵	محمد ندیم	//
۶	محمد ریاض	مترقی
۷	ناصر حسین	پاس
۸	محمد شعیب	//
۹	سید وسیم	مترقی

مدرسہ مظہر الاسلام، بلوچپورہ، لکھنؤ

۱	محمد سلمان	پاس
۲	محمد مظہر عالم	//
۳	محمد انتخاب اجمل	//
۴	محمد ارشاد	//
۵	اکرام الحق	مترقی
۶	محمود الحسن	فیل
۷	عبد الوہاب	مترقی
۸	اسعد اللہ	//
۹	عبد الحلیم	پاس
۱۰	محمد ہاشم میاں	//
۱۱	محمد اسعد عالم	//
۱۲	محمد اسامہ	//
۱۳	رفیق احمد	//
۱۴	مظاہر انوار	//
۱۵	منعم اختر	مترقی
۱۶	شفیع الرحمٰن	فیل
۱۷	محمد جمیل اختر	//
۱۸	محمد فیروز عالم	//
۱۹	محمد شکیل احمد	مترقی
۲۰	عبد الحسیب	//
۲۱	اسلم عزیز	پاس
۲۲	محمد سلیم	فیل
۲۳	محمد ندیم	پاس
۲۴	محمد علی	فیل
۲۵	محمد امیر الدین	//

عالیہ ثانیہ (الف)

۱	محمد عمران	پاس
۲	نعمان احمد شیخ	//
۳	عمر فاروق	مترقی
۴	ضیاء اللہ	پاس
۵	محمد فہیم	//
۶	معراج الحق	مترقی
۷	شرف عالم عمر	پاس
۸	سرفراز احمد	مترقی
۹	امیر الدین	پاس
۱۰	قطب محمد پرویز	فیل
۱۱	اسامہ عتیق	پاس
۱۲	محمد محسن	//
۱۳	محمد انیس	//
۱۴	عبد الباری	//

۱۵	محمد یوسف	پاس
۱۶	عبدالرحیم	مترقی
۱۷	شمشیر عالم	پاس
۱۸	محمد نوازش لطیف	//
۱۹	محمد عبیداللہ	//
۲۰	نور احمد	//
۲۱	آزاد اکرم	//
۲۲	محمد عارف	//
۲۳	ضیاء الحق	اعمال السنہ
۲۴	محمد ہارون	خارج
۲۵	عقیل احمد	پاس
۲۶	محمد ضیاء الحسن	//
۲۷	معین الدین	//
۲۸	محمد عبید الرحمٰن	خارج
۲۹	محمد منصور عالم	پاس
۳۰	محمد ذکراللہ	مترقی
۳۱	سرور امام	پاس
۳۲	محمد عمران	مطالبہ
۳۳	سعود عالم	پاس
۳۴	ہدایت اللہ	پاس
۳۵	رضوان احمد انصاری	//
۳۶	محمد انوار الحق	//
۳۷	محمد شیر افگن	//
۳۸	محمد تجمل حق	//
۳۹	انصار احمد	//
۴۰	محمد نوشاد عالم	//
۴۱	اشتیاق احمد	//
۴۲	محمد انظر عالم	//
۴۳	محمد عنایت اللہ	//
۴۴	محمد عرفان	//
۴۵	محمد رضوان عالم	//
۴۶	معین الدین خاں	اعمال السنہ

۴۷	عبدالمتین	خارج
۴۸	محمد ارشد	اعمال السنہ
۴۹	تفضل حسین	//
۵۰	محمد شعیب اختر	//
۵۱	بدرالدین	//
۵۲	عبدالرحمٰن	پاس
۵۳	سعیدالرحمٰن خاں	//
۵۴	محمد محسن	//
۵۵	عابد حسین	//
۵۶	احمد فراز	//
۵۷	محمد ساجد اقبال	//
۵۸	محمد نبیل اختر	//
۵۹	حسیب الرحمٰن	//
۶۰	وثیق احمد	//
۶۱	جاں نثار اختر	//
۶۲	سراج احمد خاں	//
۶۳	محمد راشد	مترقی
۶۴	روح الامین	پاس
۶۵	منظم انور	مترقی
۶۶	محمد نسیم الدین	پاس
۶۷	محمد راغب	//
۶۸	محمد سرفراز حلیمی	//
۶۹	محمد افتخار	//
۷۰	محمد منیر الاسلام	//
۷۱	محمد عمران	//
۷۲	محمد جابر	//
۷۳	عامر حسین	اعمال السنہ

عالیہ ثانیہ (ب)

۱	امام الدین	پاس
۲	محمد طارق	//
۳	اشفاق احمد	//
۴	محمد اختر خاں	//
۵	محمد ظفر	پاس
۶	محمد سلمان (اول)	//
۷	محمد طالب انور	//
۸	محمد سلمان (دوم)	//
۹	ذکی عبدت	//
۱۰	عبدالواحد خاں	//
۱۱	مجیب احمد فاروقی	//
۱۲	وحیدالزماں	//
۱۳	محمد عمران بیگ	خارج
۱۴	محمد ناصر	پاس
۱۵	محمد آصف	مطالبہ
۱۶	محمد وارث	پاس
۱۷	عمران احمد اعظمی	//
۱۸	محمد مکرم	مترقی
۱۹	نیاز طارق	//
۲۰	وصی احمد	پاس
۲۱	ابوسالک	//
۲۲	ضمیر احمد	//
۲۳	محمد مہتاب عالم	//
۲۴	محمد رئیس	//
۲۵	محمد یعقوب	پاس
۲۶	محمد ساجد حسین	مترقی
۲۷	انظر منصور	پاس
۲۸	محمد مطلوب	//
۲۹	محمد صفت اللہ عارفی	//
۳۰	مظفر کمال	//
۳۱	ارضاء الحق	//
۳۲	بابر علی	//
۳۳	منور حسین	//
۳۴	آفتاب عالم	//
۳۵	شکیل احمد	//
۳۶	ابوصالح	//
۳۷	مستفیض الرحمٰن	فیل
۳۸	محمد رضوان عالم	پاس
۳۹	صالح آزاد	//
۴۰	محمد شہباز منظور	//
۴۱	محمد شمیم	//
۴۲	تصور الرحمٰن	//
۴۳	محمد ندیم	مطالبہ
۴۴	سعیدالرحمٰن	پاس
۴۵	محمد پرویز عالم	مترقی
۴۶	محمد ساجد	پاس
۴۷	ابوسعد	//
۴۸	محمد بشیر	//
۴۹	محمد حفیظ اللہ	//
۵۰	محمد یحیٰی	//
۵۱	عبدالنور	//
۵۲	محمد ریاض عالم	//
۵۳	محمد مکرم	//
۵۴	آصف روح اللہ	//
۵۵	محمد دانش اقبال	//
۵۶	روح اللہ	//
۵۷	محمد معظم	پاس
۵۸	ابوہریرہ	//
۵۹	محمد بدرالزماں	//
۶۰	محمد جہانگیر عالم	//
۶۱	محمد عزیز الدین	فیل
۶۲	نوراللہ	مترقی
۶۳	وقار احمد	پاس
۶۴	عبدالرحمٰن	//
۶۵	محتشم احمد	//
۶۶	محبوب عالم	//
۶۷	محمد مطیع اللہ	//
۶۸	عبدالجبار	//

۶۹	ریاض احمد خاں	پاس
۷۰	محمد سعید خاں	فیل
۷۱	محمد مجاہد حسین	مترقی
۷۲	ابوسفیان	پاس
۷۳	محمد عمران	خارج
۷۴	محمد نعیم الحق	پاس
۷۵	توصیف احمد	//
۷۶	عبدالعلیم خاں	//
۷۷	حسین احمد	//
۷۸	محمد احمد	فیل
۷۹	محمد بلال	//
۸۰	نفیس اختر	پاس

عالیہ ثانیہ (ج)

۱	سعیدالرحمٰن خاں	پاس
۲	محمد افضل علی	//
۳	محمد یوسف	//
۴	محمد سرفراز	//
۵	محمد ساجد عالم ہاشمی	مترقی
۶	محمد افتخار الحق	پاس
۷	محمد سکندر علی انصاری	//
۸	محمد سلیم	//
۹	محمد راشد اقبال	//
۱۰	محمد آصف خاں	//
۱۱	محمد سمیع الزماں	//
۱۲	عطاء الرحمٰن	//
۱۳	محمد ارمان	//
۱۴	محمد نورالدین	//
۱۵	نور عین	//
۱۶	شیخ انصاف احمد	//
۱۷	محمد خالد ضیاء	//
۱۸	احمد حسین	//
۱۹	نظر الاسلام	مطالبہ
۲۰	حسنین قمر	مترقی
۲۱	عبدالواحد	پاس
۲۲	محمد عثمان	مترقی
۲۳	محمد عرفان خاں	پاس
۲۴	آصف الدین صدیقی	//
۲۵	محمد ملت عالم	مترقی
۲۶	رضوان عارف	پاس
۲۷	محمد اقبال	//
۲۸	محمد عرفان عالم	//
۲۹	محمد محشر عالم	//
۳۰	محمد کامل	//
۳۱	محمد ساجد	//
۳۲	محمد شعیب	مترقی
۳۳	محمد الیاس انصاری	//
۳۴	عبدالعلیم	پاس
۳۵	نصراللہ صدیقی	//
۳۶	محمد مہربان	//
۳۷	محی الدین	//
۳۸	ناصر الدین نذیری	مترقی
۳۹	نثار احمد	پاس
۴۰	محمد عصمت علی	//
۴۱	سجاد حسین	فیل
۴۲	محمد عثمان سیوانی	پاس
۴۳	عرفان اختر	//
۴۴	محمد عاشق الٰہی	//
۴۵	ضیاء الرحمٰن	//
۴۶	ثوبان احمد	//
۴۷	عبدالباری	//
۴۸	آصف اقبال	فیل
۴۹	محمد سمیع الدین	پاس
۵۰	حماد عبدالحفیظ	//
۵۱	شاہد خاں	مطالبہ
۵۲	محمد شمریاب	پاس
۵۳	ابوبکر صدیقی	//
۵۴	عبدالقادر	//
۵۵	محمد ذیشان	//
۵۶	اعجاز احمد	//
۵۷	محمد اسمٰعیل	//
۵۸	محمد معین	//
۵۹	منور حسین	غیر حاضر
۶۰	احمد سعود	مترقی
۶۱	محمد اسمٰعیل	پاس
۶۲	احسان الحق	اعمال السنہ
۶۳	مبشر حسین	فیل
۶۴	عبدالوارث	پاس
۶۵	اشہاد احمد	//
۶۶	خالد کلیم	اعمال السنہ
۶۷	محمد اقبال	//
۶۸	محمد ضیاء الحق	مترقی
۶۹	محمد تسلیم	پاس
۷۰	رمیز الحق	مترقی
۷۱	محمد مرغوب الرحمٰن	اعمال السنہ
۷۲	سلیم الدین	فیل
۷۳	سلمان احمد	مترقی
۷۴	محمد عابد	پاس
۷۵	محمد شاہ عالم	//
۷۶	مدثر قمر خاں	مترقی
۷۷	شاہ عالم بستوی	پاس
۷۸	محمد آفتاب	مترقی
۷۹	محمد کاشف	//
۸۰	مدثر شیروانی	//

عالیہ ثانیہ (د)

۱	محمد عمران	پاس
۲	امتیاز عالم	//
۳	شمس عالم	پاس
۴	عبدالصبور	فیل
۵	محمد سعد	پاس
۶	منیر	//
۷	شہاب الدین	فیل
۸	محمد راشد	پاس
۹	انصار الحق	//
۱۰	محمد زین الحق	//
۱۱	سیف الاسلام	//
۱۲	معراج احمد	//
۱۳	محمد قاسم	//
۱۴	محمد اخلاق	//
۱۵	شیخ نعیم	//
۱۶	ابوعامر	//
۱۷	نہال احمد	//
۱۸	محمد حامد علی	//
۱۹	صفی احمد	//
۲۰	ضیاء الرحمٰن	//
۲۱	حفظ الرحمٰن	//
۲۲	زبیر منصور	//
۲۳	شیخ محمد انیس	//
۲۴	محمد شفیع الزماں	پاس
۲۵	محمد کلیم	//
۲۶	محمد علاء الدین	//
۲۷	عبدالرحمٰن	//
۲۸	محمد انوار الحق	//
۲۹	عبدالرشید	مترقی
۳۰	محمد معراج عالم	//
۳۱	سید یونس	//
۳۲	ابوطالب	پاس
۳۳	محمد قمر عالم	//
۳۴	عبدالکریم	مترقی

۳۵	عبدالرب	پاس
۳۶	محمد انیس	//
۳۷	محمد عثمان	فیل
۳۸	محبوب عالم	پاس
۳۹	محمد خورشید	//
۴۰	محمد شاداب انور	//
۴۱	محمد فیصل انور	//
۴۲	ضیاء الرحمٰن	مترقی
۴۳	آصف محمود	پاس
۴۴	محمد آصف عالم	//
۴۵	محمد امیر الدین	مترقی
۴۶	محمد بدر الدین	پاس
۴۷	محمد منہاج	//
۴۸	مقصود احمد	//
۴۹	محمد ابراہیم	//
۵۰	محمد شمیم اختر	//
۵۱	اعجاز عالم	//
۵۲	محمد سفیان خاں	مترقی
۵۳	محمد خالد	//
۵۴	محمد علاء الدین	اعمال السنہ
۵۵	محمد عنایت اللہ	خارج
۵۶	مبارک حسین	پاس
۵۷	ابوہریرہ	//
۵۸	محمد ابوذر غفاری	//
۵۹	عبداللہ	مطالبہ
۶۰	مشیر عالم	مترقی
۶۱	تبریز احمد	پاس
۶۲	محمد خالد خاں	//
۶۳	ہدایت اللہ خاں	فیل
۶۴	محمد لئیق الرحمٰن	مترقی
۶۵	محمد ظہر الدین	پاس
۶۶	محمد ممتاز عالم	اعمال السنہ

۶۷	ریاض احمد	پاس
۶۸	محمد ثناء اللہ	مترقی
۶۹	فہیم احمد	پاس
۷۰	جاوید اختر	//
۷۱	علیم الدین	غیر حاضر
۷۲	عبدالحی	فیل
۷۳	محمد شاکر	خارج
۷۴	شبیر احمد	پاس
۷۵	محمد ارکان صدیقی	غیر حاضر
۷۶	محمد امان اللہ	اعمال السنہ
۷۷	محمد اسرار	فیل
۷۸	عبدالقدوس	//

عالیہ ثانیہ (۵)

۱	حبیب اللہ	پاس
۲	سید اشرف علی	//
۳	ظفر عابدین	//
۴	انوار عالم	//
۵	فرحان احمد	//
۶	بشیر احمد	//
۷	عدیل احمد	//
۸	محمد شاہد	//
۹	محمد اشفاق	خارج
۱۰	محمد احمد	پاس
۱۱	نعمت اللہ خاں	//
۱۲	طارق سلیم	//
۱۳	محمد یوسف اعظمی	//
۱۴	اسرافیل	//
۱۵	سید احمد سلمان	//
۱۶	محمد توصیف	//
۱۷	عقیل احمد	//
۱۸	قطب الدین	//
۱۹	رضی احمد	اعمال السنہ

۲۰	سید قمر	اعمال السنہ
۲۱	فیروز اختر	پاس
۲۲	عبدالکریم صدیقی	//
۲۳	محمد عمر فاروق	//
۲۴	محمد مصعب انصاری	//
۲۵	منیب عالم	//
۲۶	ظلال الرحمٰن	//
۲۷	محمد معراج الدین	//
۲۸	ابوالکلام	//
۲۹	عبداللہ	خارج
۳۰	محمد کلیم الدین	پاس
۳۱	غلام سرور	//
۳۲	محمد زعفران	//
۳۳	محمد اشرف	//
۳۴	شعیب اختر	//
۳۵	محمد عبدالرحیم	//
۳۶	محمد شوکت علی	//
۳۷	محمد عظمت اللہ	اعمال السنہ
۳۸	محمد امجد	پاس
۳۹	شیخ کلیم اختر	//
۴۰	محمد اسرائیل	//
۴۱	سعید الرحمٰن	//
۴۲	عبدالصمد	پاس
۴۳	سرتاج احمد	//
۴۴	پرویز اختر	//
۴۵	محمد عظمت اللہ	//
۴۶	محمد ممنون عالم	//
۴۷	محمد اخلاق	مترقی
۴۸	سالم ظفر	پاس
۴۹	محمد تبارک حسین	//
۵۰	وصی الرحمٰن	//
۵۱	محمود احمد	//

۵۲	محمد عمر خاں	پاس
۵۳	محمد توصیف الٰہی	مترقی
۵۴	محمد فردوس عالم	پاس
۵۵	محمد راشد	//
۵۶	محمد نسیم اختر	//
۵۷	محمد دانش اقبال	//
۵۸	محمد شاکر	مترقی
۵۹	محمد کوثر آفاق	پاس
۶۰	محمد ریاض الحق	//
۶۱	محمد سعید عالم	مترقی
۶۲	محمد فرمان	پاس
۶۳	غلام ربانی	//
۶۴	محمد سیف اللہ	//
۶۵	محمد صابر حسین	فیل
۶۶	محمد عاصم	پاس
۶۷	معراج الاسلام	//
۶۸	احسن جاوید	//
۶۹	پیرزادہ بلال احمد شاہ	//
۷۰	محمد ابراہیم	//
۷۱	شکیل احمد	//
۷۲	شیخ شفیع اللہ	اعمال السنہ
۷۳	محمد رفیع الدین	پاس
۷۴	عبدالکبیر	پاس
۷۵	محمد ضیاء اللہ	مترقی
۷۶	محمد نظر الحق	پاس
۷۷	ابوطلحہ انصاری	مطالبہ
۷۸	محمد اکرام الحق	پاس
۷۹	محمد مقصود عالم	فیل

جامعۃ الامام ولی اللہ، پھلت، مظفر نگر

۱	محمد منصور	پاس
۲	محمد عارف	//
۳	لیاقت علی	//

۴	سرفراز احمد	پاس
۵	مبین احمد	//
۶	سجاد احمد	//
۷	محمد عارف ذکی	//
۸	ولی الدین	//
۹	محمد الیاس	//
۱۰	محمد جاوید	//
۱۱	سید محمد سعد	مترقی
۱۲	محمد ارشد	//
۱۳	محمد ارشد	//
۱۴	کلیم احمد	//
۱۵	ظفر الدین	پاس
۱۶	محمد احمد	//
۱۷	عبدالقدیر	//
۱۸	محمد طاہر عبداللہ	//
۱۹	محمد اطہر	مترقی
۲۰	محمد طارق	فیل
۲۱	محمد مزمل	//
۲۲	محمد طاہر جابر	پاس
۲۳	محمد اخلاق	//
۲۴	محمد ارشد الیاس	//
۲۵	عبداللہ	فیل
۲۶	محمد محسن	فیل
۲۷	محمد علیم	//

مدرسہ دینیہ، غازی پور

۱	محمد شمس الحق	پاس
۲	عبدالرحیم	فیل

جامعہ اسلامیہ انوار العلوم، اورنگ آباد

۱	شیخ نثار	فیل
۲	شیخ فیروز	مترقی
۳	شیخ عرفان	پاس
۴	شیخ محمد کریم الرحمٰن	//

۵	رحیم الدین	مترقی
۶	شیخ عارف	فیل
۷	شیخ عظیم	پاس
۸	شیخ محمد انور	//
۹	محمد عبدالرحیم خاں	//
۱۰	سید اعجاز	فیل
۱۱	عبدالمتین	//
۱۲	محمد غفران خاں	مترقی
۱۳	خان طارق نعمان	غیر حاضر

دارالتعلیم والصنعت، جاج مئو، کانپور

۱	محمد منہاج علی	پاس
۲	محمد عمران	مترقی
۳	محمد عادل رشید	//
۴	اقبال احمد	پاس
۵	فرحان اللہ	فیل

دارالعلوم العربیۃ الاسلامیہ، جودھپور

۱	سعید اللہ	پاس
۲	محمد احتشام الحق	//
۳	عبدالقدوس	//
۴	نور محمد	فیل
۵	محمد سہیل اختر	پاس

مدرسۃ العلوم الاسلامیہ علی گڑھ

۱	محمد عزیر انور	مترقی
۲	حافظ انس بلال	//
۳	محمود سرور	غیر حاضر
۴	عبدالرحمٰن	مترقی
۵	محمد اسماعیل مصباح	پاس
۶	محمد عمران انصاری	مترقی

جامعہ ریاض العلوم، جھرانہ، اندور

۱	سیف اللہ	پاس
۲	عبدالحکیم	//
۳	محمد فاروق	مترقی

۴	محمد سرور	فیل
۵	محمد شفیق	//
۶	عبدالواجد	مترقی
۷	عبدالحکیم	پاس
۸	محمد عمر حیات	فیل

مدرسہ فلاح المسلمین، تیندوہ، رائے بریلی

۱	محمد اظہر	مترقی
۲	محمد انیس	پاس
۳	محمد عاصم الدین	فیل
۴	محمد سراج	//
۵	وکیل احمد	پاس
۶	محمد سیف	مترقی
۷	سرفراز عالم	پاس
۸	محمد زکریا	مترقی
۹	محمد فیض الرحمٰن	//
۱۰	محمد نور العین	پاس
۱۱	محمد دانش	//
۱۲	محمد ارشاد	مترقی
۱۳	محمد امجد	//
۱۴	عبدالرحیم خاں	//
۱۵	نعمت اللہ	پاس
۱۶	محمد شعیب	پاس
۱۷	محمد عثمان	//
۱۸	جان محمد	//
۱۹	محمد زاہد	مترقی
۲۰	محمد اکرام	پاس
۲۱	دوست محمد	فیل
۲۲	مبارک کریم	مترقی
۲۳	محمد اسرائیل	//
۲۴	فتح محمد	مطالبہ
۲۵	محمد مقیم	پاس
۲۶	محبوب الرحمٰن	فیل

دارالعلوم فاروقیہ، کاکوری، لکھنؤ

۱	محمد وسیم	پاس
۲	محمد ضیاء الدین	مترقی
۳	محمد سلمان رنگریز	پاس
۴	محمد توقیر	پاس
۵	رضوان فردوس	//
۶	محمد علاء الدین	فیل
۷	ارشد نور	پاس
۸	محمد شاہنواز عالم	مترقی
۹	حماد عابدی	پاس
۱۰	احمد علی ہاشمی	مترقی
۱۱	عبدالرحمٰن اعظمی	//

مدرسہ عالیہ عرفانیہ، چوک، لکھنؤ

۱	محمد یسین	پاس
۲	مہتاب عالم	مترقی
۳	محمد اشرف علی	پاس
۴	محمد وصی اللہ	//
۵	محمد مسعود عالم	فیل
۶	محمد علی حسین	//
۷	محفوظ بیگ	پاس
۸	محب اللہ	مترقی
۹	ارشد صدیقی	پاس
۱۰	محمد اسلم	مترقی
۱۱	ظفر احمد	پاس
۱۲	محمد ارشد	//
۱۳	معین الاسلام	//
۱۴	شفیع الرحمٰن	//
۱۵	اشتیاق احمد	//
۱۶	ضیاء الرحمٰن	//
۱۷	محمد آصف	//
۱۸	محمد جاوید اقبال	مترقی
۱۹	محمد پرویز عالم	پاس

۲۰	محمد امان اللہ	پاس
۲۱	محمد ضیاء الرحمٰن خاں	مترقی
۲۲	محمد شمشیر عالم	//
۲۳	شفقت ندیم	پاس
۲۴	محمد سفیان	فیل
۲۵	رشید عالم	پاس
۲۶	محمد ایاز	فیل
۲۷	محمد افروز عالم	مترقی
۲۸	اشتیاق احمد مشتاق	پاس
۲۹	اشتیاق احمد اسحٰق	//
۳۰	ضیاء الحق	//
۳۱	مختار احمد	فیل
۳۲	رونق علی	پاس
۳۳	خلیق احمد	فیل
۳۴	عبد الملک	//
۳۵	ہارون رشید	پاس
۳۶	ذاکر روح اللہ	مترقی
۳۷	عبد الباسط	پاس
۳۸	محمد ثناء اللہ	مترقی
۳۹	امتیاز احمد	فیل
۴۰	محمد نور الحق نیپالی	مترقی
۴۱	محمد مرغوب احمد	غیر حاضر
۴۲	محمد نور العین	فیل
۴۳	محمد ذبیح اللہ	پاس
۴۴	محمد اعجاز احمد	مترقی
۴۵	محمد ابصار عالم	فیل
۴۶	تنویر احمد	پاس
۴۷	محمد جلال الدین	فیل
۴۸	انتخاب عالم	پاس
۴۹	عبد الجبار	پاس
۵۰	محمد حبیب اللہ	فیل
۵۱	محمد توحید	پاس
۵۲	منصور احمد	فیل
۵۳	محمد منظر	پاس
۵۴	عبد الودود	//
۵۵	مظفر امام	فیل
۵۶	عبد الرحیم	پاس
۵۷	محمد شمیم اختر	//
۵۸	محمد سعید الرحمٰن	مترقی
۵۹	رضا حسن	//
۶۰	پرویز عالم	پاس
۶۱	مخلص الرحمٰن	//
۶۲	محمد تنویر عالم	فیل
۶۳	محمد وحید الزماں خان	پاس
۶۴	محمد مسرور عالم	فیل
۶۵	محمد ارشد	پاس
۶۶	اسرار حفیظ اللہ	مترقی
۶۷	محمد حماد رانا	فیل
۶۸	علی اصغر	//
۶۹	ابو سعید بدر	مترقی

مدرسہ ضیاء العلوم، شیر اپور، محمود آباد

۱	محمد یسین	فیل
۲	عزیز الدین	//
۳	عبد الرقیب	فیل
۴	محمد ابراہیم	پاس
۵	محمد جنید	فیل
۶	انور علی	//
۷	محمد طفیل	پاس
۸	ناظر علی	//
۹	عبد الباسط	فیل
۱۰	محمد افروز عالم	مترقی
۱۱	غیاث الدین	//
۱۲	محمد علیم	//
۱۳	یامین اختر	پاس

مدرسہ مدینۃ العلوم، سنبھل

۱	عبد الواسع	پاس
۲	محمد سفیان	//
۳	عبد الاحد	//
۴	محمد نعیم	//
۵	عطاء الرحمٰن	//
۶	ذکی انور	//
۷	محمد انس	//

عالیہ ثالثہ (الف)

۱	محمد نسیم	مترقی
۲	وقار احمد	پاس
۳	محمد تسلیم	//
۴	محمد حسین	//
۵	محمد محفوظ عالم	//
۶	پرویز ظفر	//
۷	طفیل احمد عاصی	//
۸	محمد توحید	//
۹	ریاض الحق	//
۱۰	عابد ندیم نعمانی	//
۱۱	محمد مفیض الدین	مترقی
۱۲	محمد سعد اللہ صدیقی	پاس
۱۳	محمد رفیق	مترقی
۱۴	فصیح الاسلام	//
۱۵	محمد ظفر اقبال	پاس
۱۶	عبد الجلیل	مترقی
۱۷	محمد عرفان	پاس
۱۸	عبد السلام عادل	پاس
۱۹	محمد طاہر حسین	//
۲۰	محمد عمر	مترقی
۲۱	محمد شاہد صدیقی	//
۲۲	محمد سلیم	پاس
۲۳	انظار احمد	//
۲۴	سید محمد طہٰ حسنی	مترقی
۲۵	محمد نسیم اختر	//
۲۶	حفظ الرحمٰن	پاس
۲۷	نعیم اللہ	//
۲۸	ابوذر کمال	محفوظ
۲۹	محمد اسمٰعیل	مترقی
۳۰	محمد رفیع اللہ	//
۳۱	انصار الحق	پاس
۳۲	محمد اطہر	//
۳۳	عبد الجبار	//
۳۴	شان محمد	//
۳۵	عبد الغفار	مترقی
۳۶	نصیر احمد	پاس
۳۷	شہنواز منظور	//
۳۸	نور اللہ	مترقی
۳۹	محمد سرفراز	پاس
۴۰	شاہد جمیل	مترقی
۴۱	عبد الرحمٰن	پاس
۴۲	رفیع احمد	//
۴۳	شیخ الیاس	//
۴۴	سراج حقیق	//
۴۵	عظمت علی	مطالبہ
۴۶	امداد اللہ	مترقی
۴۷	شاداب اکرم	پاس
۴۸	عزیر احمد	//
۴۹	رضا نور	//
۵۰	محمد اشتیاق	فیل
۵۱	محمد عارف	مترقی
۵۲	محمد شریف	//
۵۳	محمد نسیم	//
۵۴	محمد زعیم	پاس
۵۵	اشتیاق احمد	//

۵۶	محمد کہف الوری	پاس
۵۷	انتخاب عالم	//
۵۸	رضوان احمد	//
۵۹	محمد وکیل	فیل
۶۰	عبد الکریم کرامت	پاس
۶۱	محمد عرفان	//
۶۲	شاہد انور	//
۶۳	مرتضیٰ حسین	خارج
۶۴	عطاء اللہ	فیل
۶۵	مجاہد الاسلام بھٹکلی	//
۶۶	محمد انور	پاس
۶۷	آفتاب عالم	//
۶۸	عبد السلام	مطالبہ
۶۹	محمد صادق سلام	پاس
۷۰	انیس الرحمٰن	مترقی
۷۱	محمد عثمان عارف	فیل
۷۲	محمد عدیل	پاس
۷۳	عبد الخالق	مترقی
۷۴	سید خلیل احمد حسنی	پاس
۷۵	سید رشید احمد حسنی	//
۷۶	حکیم الدین	مترقی
۷۷	محمد نوشاد	پاس
۷۸	شمس الہدیٰ	//
۷۹	محمد قطب الدین	//
۸۰	محمد ریحان	//
۸۱	عبد الحفیظ	//
۸۲	محمد آفتاب	//
۸۳	محمد عامر وصاف	//
۸۴	ابصار احمد	مترقی
۸۵	محمد عثمان مختار	پاس
۸۶	جعفر صادق بھٹکلی	فیل
۸۷	محمد مزمل حیات	مترقی
۸۸	ذاکر حسین	پاس
۸۹	محمد اسعد اللہ	//
۹۰	محمد اشرف علی	//
۹۱	محمد سلیمان خلیفہ	//
۹۲	وجیہ الدین	//
۹۳	عبد الرحیم	فیل
۹۴	عشرت سہیل تیاگی	//
۹۵	جہانگیر احمد بٹ	پاس
۹۶	محمد شفیق الرحمٰن	فیل
۹۷	محمد فیاض آبھار	مترقی
۹۸	حفظ الرحمٰن منیری	پاس
۹۹	عبد اللطیف	فیل
۱۰۰	عبید اللہ طاہر	خارج
۱۰۱	حبیب الرحمٰن	فیل

عالیہ ثالثہ (ب)

۱	محمد رضوان	پاس
۲	محمد فرید	مطالبہ
۳	انجم الحسن	پاس
۴	محمد غفران احمد	//
۵	محمد عامر	مترقی
۶	محمد سراج احمد	پاس
۷	محمد صادق حسین	//
۸	محمد عثمان	مطالبہ
۹	محمد امان اللہ	پاس
۱۰	محمد الطاف	//
۱۱	محمد نعیم الدین	//
۱۲	عبد القادر	//
۱۳	سراج انور	//
۱۴	شیر علی	//
۱۵	محمد نسیم	//
۱۶	ضیاء الرحمٰن	//
۱۷	معراج احمد	مترقی
۱۸	مجیب الرحمٰن	پاس
۱۹	ابو امامہ	//
۲۰	ثاقب الرحمٰن	//
۲۱	محمد عالم طیبی	//
۲۲	امتیاز احمد	//
۲۳	محمد جمشید عالم	//
۲۴	نفیس احمد	//
۲۵	صلاح الدین	//
۲۶	محمد فیضان	//
۲۷	محمد اسعد اللہ	//
۲۸	منظور عالم	//
۲۹	محمد جاوید	//
۳۰	ارشد رفیع خاں	//
۳۱	محمد شہباز	//
۳۲	محمد اکرم	خارج
۳۳	محبوب الرحمٰن	پاس
۳۴	ذکی احمد	//
۳۵	عبد الرحمٰن	//
۳۶	انظر امام	//
۳۷	عبد الرحمٰن	//
۳۸	محمد ہلال اختر	//
۳۹	محمد مجاہد	خارج
۴۰	بدیع الزماں	پاس
۴۱	عبد الرقیب	//
۴۲	تابش ہارون	//
۴۳	حفظ الرحمٰن	//
۴۴	محمد جاوید شریف	مترقی
۴۵	محمد ثاقب خاں	پاس
۴۶	عظیم احمد	//
۴۷	احسن فرید	مترقی
۴۸	عبد الملک	پاس
۴۹	زبیر احمد	مطالبہ
۵۰	محمد آصف	مطالبہ
۵۱	محمد صابر علی	پاس
۵۲	محمد مدثر	//
۵۳	محمد خالد	//
۵۴	صفی الرحمٰن	//
۵۵	احتشام اختر	//
۵۶	محمد جاوید	//
۵۷	شمیم اختر	//
۵۸	محمود احمد	//
۵۹	محمد سہراب عالم	//
۶۰	عطاء الصمد	//
۶۱	سعید الرحمٰن	//
۶۲	خطیب الرحمٰن	//
۶۳	محمد حسان	//
۶۴	شیخ سمیر	//
۶۵	راغب محبوب	//
۶۶	محمد ارشد خاں	خارج
۶۷	سعود احمد	پاس
۶۸	محمد محبوب عالم	//
۶۹	صلاح الدین	مترقی
۷۰	محمد سلمان	پاس
۷۱	محمد منصور عالم	محفوظ
۷۲	محمد الیاس	پاس
۷۳	شجر الاسلام	//
۷۴	احسن کمال	//
۷۵	محمد سرور عالم	مطالبہ
۷۶	محمد طفیل	پاس
۷۷	محمد آصف صدیقی	//
۷۸	شاکر نجیب اللہ	//
۷۹	مصطفیٰ حسین	//
۸۰	محمد مصعب انصاری	//
۸۱	محمد عمران	//

۸۲	محمد تنویر حسین	پاس
۸۳	محمد ثناء اللہ	//
۸۴	محمد اسعد	//
۸۵	عطاء الرحمٰن	//
۸۶	محمد نجم الحسن	//
۸۷	محمد نعیم	//
۸۸	سید اعجاز الحسن	//
۸۹	محمد عتیق	//
۹۰	محمد شبلی	مترقی
۹۱	صفی الرحمٰن	پاس
۹۲	فتح محمد	//
۹۳	محمد عبید الرحمٰن	//
۹۴	محمد غضنفر عالم	//
۹۵	محمد یوسف	//
۹۶	فضیل احمد	//
۹۷	فیروز احمد	مطالبہ

عالیہ ثالثہ (ج)

۱	محمد افروز	پاس
۲	محی الدین	//
۳	محمد صلاح الدین	//
۴	محمد سعد	//
۵	محمد انعام الحق	//
۶	محمد ارشاد	پاس
۷	مظہر الحق	//
۸	محمد عابد	//
۹	فاروق عبداللہ	//
۱۰	محمد نظام الدین	//
۱۱	محمد ممتاز شیخ	//
۱۲	عبدالقوی	//
۱۳	محمد عطا کریم	//
۱۴	محمد مظہر الحق	//
۱۵	اعجاز احمد	//
۱۶	محمد منیر الاسلام	پاس
۱۷	اصحاب الدین	//
۱۸	محمد ابرار الحق	//
۱۹	محمد محسن محفوظ	//
۲۰	عمران احمد	//
۲۱	محمد قاسم غنی	//
۲۲	محمد اخلاق	//
۲۳	مرفوع الحق	//
۲۴	بلال سجاد نعمانی	//
۲۵	ضیاء الحسن خاں	//
۲۶	مشتاق احمد	//
۲۷	انوار عالم	//
۲۸	محمد سیف الاسلام	//
۲۹	سید اویس علی	//
۳۰	محمد راشد حسین	//
۳۱	سید عامر الحسن	//
۳۲	عبدالحنان	مترقی
۳۳	محمد راشد	//
۳۴	منور حسین	پاس
۳۵	عطی اللہ	//
۳۶	عبداللطیف	//
۳۷	محمد اکرام الحق	فیل
۳۸	عمران احمد	پاس
۳۹	محمد امین الدین	مترقی
۴۰	محمد لقمان	پاس
۴۱	محمد نیاز انور	//
۴۲	محمد رئیس	//
۴۳	محمد احتشام	//
۴۴	معز الدین	//
۴۵	جنید اختر	//
۴۶	محمد عرفان	//
۴۷	ابو اللیث	خارج
۴۸	محمد وسیم اکرم	پاس
۴۹	محمد متین الاسلام	//
۵۰	سہیل خاں	//
۵۱	محمد راشد	//
۵۲	محمد ریاض الدین	//
۵۳	محمد رضوان	//
۵۴	معید الرحمٰن	//
۵۵	عبداللہ خاں	//
۵۶	محمد مبارک	//
۵۷	محمد انتخاب عالم	//
۵۸	محمد زبیر	فیل
۵۹	محمد شاہد حسین	پاس
۶۰	عاطف عمر	//
۶۱	محمد نعیم	//
۶۲	محمد مصور غازی	//
۶۳	عبدالشکور	//
۶۴	محمد نسیم	//
۶۵	ابو طاہر	//
۶۶	ارشاد احمد وانی	//
۶۷	ظفر یونس	//
۶۸	توقیر عمر انصاری	//
۶۹	انتساب احمد	//
۷۰	محمد نصیر الحق	//
۷۱	محمد وسیم بٹ	//
۷۲	عبداللہ ضمیر لکھنوی	//
۷۳	کلیم اللہ	//
۷۴	عبدالغفار	//
۷۵	محمد شہزاد عالم	//
۷۶	آزاد حسین	//
۷۷	محمد فضل الرحمٰن	//
۷۸	محمد ارشاد	//
۷۹	ضیاء النبی	//
۸۰	شمس تبریز	پاس
۸۱	محمد راحت	فیل
۸۲	محمد عطاء الرحمٰن	پاس
۸۳	محمد شعیب	//
۸۴	انور کمال	//
۸۵	عبدالمجید سردار	//
۸۶	افتخار حسن	//
۸۷	محمد سراج الدین	فیل
۸۸	محمد مجاہد علی	//
۸۹	محمد مسیح اللہ	پاس
۹۰	محمد رضوان انور	//
۹۱	سہیل احمد	//
۹۲	پیرزادہ ناصر الدین شاہ	//
۹۳	محمد شہاب الدین	خارج
۹۴	محمد اقبال حسین	پاس
۹۵	محمد یحیٰی خاں	//
۹۶	محمد آصف	خارج
۹۷	محمد افروز احمد	پاس
۹۸	مشتاق احمد	مترقی
۹۹	گلزار احمد ٹاک	پاس

عالیہ ثالثہ (د)

۱	ضمیر الدین	پاس
۲	صلاح الدین	پاس
۳	محمد متین	//
۴	محمد جمال الدین	//
۵	ذیشان الحق	مترقی
۶	محمد ذکر الحسن	پاس
۷	محمد اخلاق الرحمٰن	//
۸	سرفراز احمد	مترقی
۹	محمد وارث	پاس
۱۰	حلیم الرشید	//
۱۱	حافظ نظام الدین	//

۱۲	مشتاق احمد	پاس
۱۳	علیم الدین خاں	//
۱۴	محمد طہٰ	//
۱۵	محمد اسامہ	//
۱۶	محمد اصلاح الدین	//
۱۷	محمد وسیم اکرم	//
۱۸	محمد ریاض الدین	مترقی
۱۹	افتخار زبیر	پاس
۲۰	محمد شمیم عالم	//
۲۱	محمد اکرم علی	مترقی
۲۲	محمد امیر حمزہ	//
۲۳	سعید احمد	پاس
۲۴	محسن عالم	//
۲۵	محمد اعظم	//
۲۶	جاوید عالم	//
۲۷	محمد کلام الدین	//
۲۸	احسان احمد	//
۲۹	عبدالسلام	مترقی
۳۰	رضاء اللہ	//
۳۱	محمد فیصل	پاس
۳۲	تبریز احمد شمس	فیل
۳۳	محمد ثناء اللہ	پاس
۳۴	ارضاء الحق	محفوظ
۳۵	عبدالمغنی	پاس
۳۶	جمشید عالم ساغر	مطالبہ
۳۷	محمد عارف خاں	اعمال السنہ
۳۸	محمد حمزہ	مطالبہ
۳۹	سید عامر احمد	پاس
۴۰	شفیق عالم	//
۴۱	محمد ارشد آزاد	//
۴۲	محمد خالد	//
۴۳	عبدالحفیظ	//
۴۴	محمد نعیم	مترقی
۴۵	محمد احمد بیگ	پاس
۴۶	محمد اکرام	//
۴۷	محمد نوشاد	مترقی
۴۸	محمد اسمٰعیل	پاس
۴۹	محمد شعیب	اعمال السنہ
۵۰	محمد تصیر نسیم	پاس
۵۱	ضمیر احمد	//
۵۲	محمد فرقان	//
۵۳	اسامہ عبدالاحد فاروقی	//
۵۴	عطاء الرحمٰن	//
۵۵	محمد امام الدین	//
۵۶	محمد اظہر الاسلام	//
۵۷	محمد مقصود خاں	//
۵۸	محمد ارشد	//
۵۹	محمد سلیم	//
۶۰	علیم الدین	//
۶۱	محمد اخلاق	//
۶۲	محمد اقبال	مترقی
۶۳	محمد عمر	//
۶۴	محمد اسلم	پاس
۶۵	محمد مقصود	//
۶۶	عبدالصمد	//
۶۷	رحمت اللہ	//
۶۸	ابو الاعلیٰ سید	//
۶۹	ابو طلحہ	//
۷۰	الطاف حسین ادریسی	//
۷۱	شاہ کوثر عالم	//
۷۲	محمد سفیان	//
۷۳	ابرار احمد	//
۷۴	کرامت علی	//
۷۵	محمد ابراہیم شمس	//
۷۶	محمد اصغر علی	پاس
۷۷	محمد معین الدین	//
۷۸	انتخاب عالم	//
۷۹	محمد ظفیر الدین	//
۸۰	ابو سفیان	//
۸۱	محمد جنید	//
۸۲	عبدالصمد	//
۸۳	شاہد علی	مترقی
۸۴	محمد منہاج الدین	//
۸۵	عبدالصبور	پاس
۸۶	سید طاہر امین	//
۸۷	محمد صابر عالم	//
۸۸	علیم الدین	//
۸۹	شیخ محمود آدم	مترقی
۹۰	محمد سلیم پٹیل	پاس
۹۱	فاروقی عبدالحمید	//
۹۲	سید عالم حسن	//
۹۳	سید جنید علی	//
۹۴	عبدالرحمٰن	//
۹۵	محمد سالم	فیل
۹۶	محمد یاسر	مترقی
۹۷	محمد اسعد	پاس
۹۸	نازش ممتاز	پاس
۹۹	نہال احمد	//

عالیہ ثالثہ (و)

۱	محمد حنظلہ	پاس
۲	حفظ الرحمٰن	//
۳	محمد افضل	//
۴	اویس احمد	//
۵	محمد آصف قمر	//
۶	محمد مبارک حسین	//
۷	دانش خاں	//
۸	محمد رفیع	پاس
۹	محمد عزرائیل	//
۱۰	محمد صفوان خاں	فیل
۱۱	انیس الرحمٰن	پاس
۱۲	محمد طیب	//
۱۳	محمد سراج الدین	//
۱۴	محمد افتخار	//
۱۵	محمد ثاقب حسین	//
۱۶	شمیم اختر	//
۱۷	محمد رضوان	//
۱۸	محمد وسیم	فیل
۱۹	امتیاز احمد	پاس
۲۰	محمد مبین	//
۲۱	عبدالودود	مترقی
۲۲	محمد فہیم احمد	پاس
۲۳	محمد صادق انور	مترقی
۲۴	محمد اجمل	پاس
۲۵	محمد رئیس	//
۲۶	محمد خطیب عالم	//
۲۷	محمد مرتضیٰ	//
۲۸	ارشد شاداب	//
۲۹	محمد صابر	//
۳۰	محمد واصف الہدیٰ	پاس
۳۱	کلیم اللہ	//
۳۲	محمد رضوان	//
۳۳	صفی الرحمٰن	مترقی
۳۴	محمد اطہر	//
۳۵	محمد بن حنیف	پاس
۳۶	سرفراز عالم	مترقی
۳۷	محمد یونس	پاس
۳۸	محمد زبیر	//
۳۹	احکام الدین صدیقی	//

۴۰	عبداللہ	پاس
۴۱	محمد عمر خاں	//
۴۲	محمد طارق	//
۴۳	رضوان احمد	//
۴۴	انوار الحسن	//
۴۵	محمد ابوالحسن	//
۴۶	محمد رضوان	//
۴۷	محمد عمران	//
۴۸	انعام حسین	مترقی
۴۹	رضوان طیبی	پاس
۵۰	محمد فرقان	//
۵۱	مسعود عالم	//
۵۲	محمد عمران	//
۵۳	محمد زبیر	//
۵۴	محمد فروغ حسن	//
۵۵	محبوب عالم	//
۵۶	محمد راشد حسین	//
۵۷	ظفر مسعود	مترقی
۵۸	محمد زکریا	پاس
۵۹	عبدالحق	//
۶۰	اظہر بیگ	//
۶۱	زبیر احمد	//
۶۲	ضیاء الدین	پاس
۶۳	محمد لیس	فیل
۶۴	محمد اسحٰق	پاس
۶۵	آصف حسین	//
۶۶	رئیس الدین	محفوظ
۶۷	صفوۃ اللہ	پاس
۶۸	محمد بلال	//
۶۹	محمد سلمان	//
۷۰	علی حسین	//
۷۱	محمد عمیر صدیقی	//

۷۲	عزیر احمد	خارج
۷۳	راشد احمد	پاس
۷۴	محمد توصیف الرحمٰن	//
۷۵	محمد طالب	//
۷۶	محمد ارقم	//
۷۷	ابونصر	مترقی
۷۸	شاہ ویز دانش	پاس
۷۹	محمد طاہر	فیل
۸۰	محمد نسیم	پاس
۸۱	محمد یحیٰی حماد	//
۸۲	وصی اختر	//
۸۳	عمر فاروق	//
۸۴	فضیل احمد	//
۸۵	محمد جہانگیر	مترقی
۸۶	محمد ریاض الدین	پاس
۸۷	محمد حسنین	مترقی
۸۸	شفیع الرحمٰن	پاس
۸۹	مناظر احسن	خارج
۹۰	محمد حسین بھٹکلی	مترقی
۹۱	محمد زاہد	پاس
۹۲	عبداللہ	//
۹۳	آصف اقبال	//
۹۴	محفوظ الرحمٰن	پاس
۹۵	محمد مختار عالم	مترقی
۹۶	محمد شکیل	//
۹۷	محمد مقصود عالم	خارج
۹۸	محمد صغیر	مطالبہ
۹۹	محمد شہاب احمد	خارج
۱۰۰	محمد نعیم	اعمال السنہ

عالیہ ثالثہ (د)

۱	عبدالرحمٰن	پاس
۲	محمد فضل الرحمٰن	//
۳	محمد جلال الدین	پاس
۴	محمد کلیم	//
۵	محمد اسلام الدین	//
۶	محمد رئیس	//
۷	مشیر عالم	مترقی
۸	محمد شمشیر عالم	پاس
۹	محمد اسمٰعیل	//
۱۰	عبدالقادر	//
۱۱	محمد شفاء اللہ	//
۱۲	محمد اسمٰعیل	//
۱۳	محمد ریاض الحق	//
۱۴	پرویز عالم	خارج
۱۵	رفیق الاسلام	پاس
۱۶	محمد فرقان	مترقی
۱۷	ظفر صادق	پاس
۱۸	محمد شمشاد انصاری	//
۱۹	محمد منت اللہ	//
۲۰	محمد اعجاز احمد	//
۲۱	محمد عارف	//
۲۲	محمد مزمل	//
۲۳	محمد تنویر	//
۲۴	محمد سلمان	//
۲۵	شمشاد منور	//
۲۶	صفدر امام	مطالبہ
۲۷	سعید الرحمٰن	//
۲۸	نظام الدین	پاس
۲۹	محمد نصر	//
۳۰	محمد کامل	//
۳۱	ارغوان عباسی	مترقی
۳۲	محمد جہانگیر	پاس
۳۳	محمد سہیل انور	//
۳۴	محمد نفیس	//

۳۵	محمد آفاق	پاس
۳۶	عطاء الرحمٰن	//
۳۷	محمد شاہد	//
۳۸	شہاب الدین	//
۳۹	محمد مظفر حسین	//
۴۰	محمد سلطان	//
۴۱	محمد احسان	//
۴۲	منہاج الدین	فیل
۴۳	محمد اشتیاق عالم	پاس
۴۴	محمد فیصل	مترقی
۴۵	محمد مختار عالم	پاس
۴۶	محمد زکریا	مترقی
۴۷	ممتاز احمد	پاس
۴۸	محمد نجم الحق	//
۴۹	ذوالفقار	//
۵۰	وسیم احمد	فیل
۵۱	محمد نسیم	پاس
۵۲	محمد ارشد	//
۵۳	محمد ارشاد	//
۵۴	محمد نعیم الدین	//
۵۵	عبیداللہ	//
۵۶	عبدالمتین	//
۵۷	سراج الاسلام منڈل	//
۵۸	معراج الدین	پاس
۵۹	محمد نعیم الدین	مترقی
۶۰	محمود عاصم	پاس
۶۱	ابوالحسن	//
۶۲	محمد کمال الدین	مترقی
۶۳	شہاب الدین	پاس
۶۴	محمد انوار الحق	مترقی
۶۵	محمد عارف اصغر	پاس
۶۶	محمد اکرام الدین	فیل

۶۷	محمد طالب	پاس
۶۸	محمد طیب	//
۶۹	محمد ظفیر الاسلام	//
۷۰	قمر خوشنود	//
۷۱	شیخ آصف	//
۷۲	محمد ساجد	خارج
۷۳	محمد ساجد علی	پاس
۷۴	محمد سعید	مترقی
۷۵	محمد عمران	//
۷۶	محمد شمیم ریاض	پاس
۷۷	رفیق احمد	//
۷۸	محمد وصی اللہ	مترقی
۷۹	محمد مونس	پاس
۸۰	عبدالصمد	مترقی
۸۱	ارشاد احمد لون	//
۸۲	محمد آصف	پاس
۸۳	نوشاد علی	مترقی
۸۴	مجاہد الاسلام	پاس
۸۵	محمد عامر	اعمال السنہ
۸۶	عبدالباسط نعمانی	پاس
۸۷	محمد سہیل	مترقی
۸۸	محمد مدثر	غیر حاضر
۸۹	محمد شاکر	فیل
۹۰	محمد ادریس	فیل
۹۱	سعید احمد	خارج
۹۲	محمد زاہد الاسلام	مترقی
۹۳	محمد ابوریحان	//
۹۴	محمد حسین	فیل

عالیہ ثالثہ (ع)

۱	طارق احمد	پاس
۲	یحیٰی انضول	//
۳	محمد حنیف	//
۴	محمد بن عبداللہ	پاس
۵	کولی مون	//
۶	ایم کے محمد بن عبداللہ	//
۷	رشید فیصل	//
۸	عبدالشہید	//
۹	سہیل	//
۱۰	حمید علی	//
۱۱	فضل المالک	//
۱۲	عبدالسلام	//
۱۳	عبدالغنی	مترقی
۱۴	عبداللہ	پاس

عالیہ ثالثہ (ادب)

۱	محمد ایوب	پاس
۲	نثار احمد	//
۳	مقیم احمد	//
۴	محمد عیاض	//
۵	شاداب انور	//
۶	محمد اسمٰعیل	//
۷	حفظ الرحمٰن	مطالبہ
۸	محمد سراج الاسلام	پاس
۹	سید عبدالرحمٰن مسعود	//
۱۰	زبیر احمد	غیر حاضر
۱۱	عمران	پاس
۱۲	محمد عبدالرحیم	غیر حاضر
۱۳	محمد منور عالم	پاس
۱۴	محمد ابراہیم	مترقی
۱۵	عرفان	پاس
۱۶	سید عبدالرحمٰن	//
۱۷	محمد منظر عالم	مترقی
۱۸	غلام محمد بٹ	پاس
۱۹	محمد شفیع اللہ	مترقی
۲۰	محمد شمیم اختر	فیل
۲۱	محمد آصف	مترقی
۲۲	مسعود سرور	غیر حاضر
۲۳	شفیع اللہ اکبر	//
۲۴	محمد عزیر دانش	فیل
۲۵	نثار احمد شاہ	مترقی
۲۶	محمد صابر قریشی	پاس
۲۷	انوار الحق	//
۲۸	محمد ضیاء ارشد	فیل
۲۹	امین الاسلام	پاس
۳۰	عبدالرحیم	اعمال السنہ
۳۱	نسیم عالم سعیدی	غیر حاضر
۳۲	محمد رئیس کوثر	مطالبہ
۳۳	محمد علاء الدین	مترقی
۳۴	محمد طلحہ	پاس
۳۵	آزاد علی	مطالبہ
۳۶	محمد ولی اللہ	فیل
۳۷	محمد عثمان ادریس	مترقی
۳۸	سید عبید الرحمٰن	//
۳۹	مشیر احمد	//
۴۰	محمد شاکر	//
۴۱	محمد راشد	فیل
۴۲	شیخ نصیر احمد	مترقی
۴۳	ابوالحسنات	غیر حاضر
۴۴	محمد شمیم اختر ایوب	فیل
۴۵	محمد ارشاد خاں	فیل
۴۶	محمد جاوید	//
۴۷	محمد صادق	پاس
۴۸	عبدالباسط	//
۴۹	عبدالخالق	فیل
۵۰	سید عمر	پاس
۵۱	محمد واصف	فیل
۵۲	محمد نوشاد	مطالبہ
۵۳	محمد امین	پاس
۵۴	محمد عثمان باندوی	مطالبہ

دار العلوم نور الاسلام، جلپا پور، نیپال

۱	محمد غفران	پاس
۲	صبغۃ اللہ میاں	//
۳	محمد جمیل اختر	//
۴	محمد انصار انجم	//
۵	محمد افتخار علی احمد	//
۶	محمد عمران	فیل
۷	محمد احسن علی	پاس
۸	محمد تبریز عالم	//
۹	عبدالغفار	//
۱۰	محمد مشتاق انصاری	مترقی
۱۱	محمد نجیب اللہ	پاس
۱۲	بشیر میاں	مترقی
۱۳	غیاث میاں	//
۱۴	عبداللہ	فیل
۱۵	محمد مصطفےٰ	پاس
۱۶	محمد مجاہد خاں	//
۱۷	ضیاء الدین میاں	مترقی
۱۸	نور محمد	//
۱۹	سرور عالم	غیر حاضر
۲۰	محمد طیب حسین	فیل
۲۱	حفاظ میاں	پاس
۲۲	محمود انصاری	فیل
۲۳	عبدالاول	//
۲۴	فجر الدین	مترقی
۲۵	نظام انصاری	فیل
۲۶	جبرئیل انصاری	//
۲۷	محمد مشتاق	//
۲۸	عاصم ایوب	پاس
۲۹	آزاد انصاری	//

۳۰	محمد غیاث الدین	مترقی
۳۱	رحیم الدین انصاری	//
۳۲	محمد رضوان	فیل
۳۳	محمد شہواز عالم	پاس

عالیہ رابعہ (ع)

۱	عبدالمجید گنائی	پاس
۲	محمد حسین	//
۳	ظہیر عالم (ترمذی تعبیر)	ضمنی
۴	شفیق پی	پاس
۵	وی یو کبیر (بخاری، عقائد)	ضمنی
۶	احمد فیصل	پاس
۷	محمد نعمت اللہ	//
۸	شیخ عثمان (مطالعہ)	ضمنی
۹	ابراہیم	پاس
۱۰	محمد بشیر	//
۱۱	سراج الدین	//
۱۲	محمد شریف	//
۱۳	رئیس احمد ترنبو	//
۱۴	سید مزمل رشید	//
۱۵	نزار الدین (انگریزی)	ضمنی
۱۶	ناروشا	پاس
۱۷	وریایوت (ادب عربی مطالعہ)	ضمنی
۱۸	سعید وپی ٹی	پاس
۱۹	شیخ حامد محمود احمد	پاس
۲۰	محمد اسلم	خارج
۲۱	عباس (ثقافت)	پاس
۲۲	خیر الدین (خ۔ مارمن)	پاس
۲۳	عبداللہ (وارادوت)	//
۲۴	عبدالرزاق (مطالعہ)	ضمنی
۲۵	تاج الدین (انوشا)	پاس
۲۶	قذافی (کداپی)	//
۲۷	عمر فاروق	//
۲۸	محمد سالم	پاس
۲۹	خالد احمد	//
۳۰	لقمان (ترمذی، بیضاوی)	ضمنی
۳۱	نور الدین (ترمذی)	ضمنی
۳۲	آفادی (لاک سائن)	پاس
۳۳	جبرئیل (راعین)	//
۳۴	محمد امین (ایکا لک)	//
۳۵	محمد حبیب	//
۳۶	سید مجتبیٰ حقانی (ترمذی، بخاری، بیضاوی)	ضمنی

عالیہ رابعہ (ادب)

۱	محمد اشرف	پاس
۲	عمیر احمد	//
۳	محمد افضل	//
۴	محمد شمشاد	//
۵	محمد رضاء اللہ	//
۶	عبداللہ	//
۷	محمد احسن اللہ	//
۸	ضیاء الرحمٰن	//
۹	عمران خاں	//
۱۰	محمد ضمیر الدین	//
۱۱	محمد تسلیم	//
۱۲	محمد اسرائیل	//
۱۳	محمد قمر الدین	//
۱۴	محمد اسمعیل (تعبیر)	ضمنی
۱۵	رمضان علی	فیل
۱۶	آفتاب عالم	پاس
۱۷	محمد ضیاء الحق	پاس
۱۸	عبدالحلیم	//
۱۹	عبدالباسط	//
۲۰	اویس احمد	//
۲۱	رضوان احمد	//
۲۲	معین الدین (تعبیر)	ضمنی
۲۳	محمد ادریس	پاس
۲۴	معظم	//
۲۵	مصباح الحق	//
۲۶	محمد خالد	//
۲۷	محمد خالد سیف اللہ	//
۲۸	الطاف حسین (تعبیر)	ضمنی
۲۹	نذیر الحسن (تفسیر)	ضمنی

جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کرناٹک

۱	عبدالمحیط	پاس
۲	محمد جنید	//
۳	عثمان غنی	//
۴	محمد عرفان	//
۵	جواد احمد (ادب عربی)	ضمنی
۶	محمد نیاز الدین	پاس
۷	عبداللہ (ادب عربی)	ضمنی
۸	محمد رضوان (〃)	ضمنی
۹	محمد حسان	پاس
۱۰	طالب علی	//
۱۱	مذکر احمد	//
۱۲	ابوبکر ضیاء	//
۱۳	نور الصباح	//
۱۴	محمد اسماعیل	//
۱۵	توصیف (تعبیر)	ضمنی
۱۶	محمد یعقوب (ادب عربی)	ضمنی
۱۷	ضیاء الرحمٰن	پاس
۱۸	محمد شفاعت (ترمذی)	ضمنی
۱۹	نور الامین (ترمذی)	ضمنی
۲۰	محمد عمیر (بیضاوی، ادب عربی)	ضمنی
۲۱	محمد افضال	پاس
۲۲	عبدالعظیم	//
۲۳	محمد زیاد	//
۲۴	محمد نصر اللہ	//
۲۵	عبدالسلام (ادب عربی تعبیر)	ضمنی
۲۶	محمد غوث	پاس
۲۷	محمد حسین	//
۲۸	محمد ہارون	//
۲۹	محمد اظہر الدین	//
۳۰	محمد ارشاد	//
۳۱	حسن شبر (تعبیر)	ضمنی
۳۲	محمد ندیم (ترمذی)	//
۳۳	محمد فیضان (ادب عربی)	//
۳۴	محمد فائق (〃، مطالعہ)	//
۳۵	محمد فائق	فیل
۳۶	محی الدین	پاس
۳۷	محمد زکریا	فیل

علیا اولیٰ شریعہ

۱	سید محمد مدثر	پاس
۲	افضال حسین	//
۳	رسول	//
۴	عبدالمتین	//
۵	محمد عاصم	//
۶	مصعب	//
۷	عبدالعلیم	//
۸	سہیل احمد	مترقی
۹	اسامہ احمد	پاس
۱۰	خالد	//
۱۱	محمد سہیل	//
۱۲	محمد اطہر الدین	//
۱۳	عمر فاروق	پاس
۱۴	عرفان نصر فاروقی	//
۱۵	محمد عمر عثمان	//
۱۶	بی نور اللہ	//
۱۷	تبریز	خارج
۱۸	عبدالمبین	//

۱۹	انتخاب عالم ایم	محفوظ
۲۰	شہزاد بیگ	پاس
۲۱	محمد شمس الہدیٰ	فیل
۲۲	ہدایت اللہ شریف	پاس
۲۳	شمیم احمد	مترقی
۲۴	محمد نعیم	پاس
۲۵	عبدالرحمٰن	//
۲۶	افضل حسین	خارج
۲۷	شیخ محمد عبدالوہاب	مترقی
۲۸	محمد اسامہ اشرف	//
۲۹	محمد نعمان عالم	اعمال السنہ
۳۰	عبدالباری	خارج
۳۱	شبیر احمد لون	پاس
۳۲	محمد عنایت اللہ	خارج
۳۳	محمد حذیفہ	مترقی
۳۴	جمیل احمد	پاس
۳۵	ذوالفقار حسن	خارج
۳۶	محمد تسلیم انور	مترقی
۳۷	حبیب اللہ	//
۳۸	محمد ساجد	پاس
۳۹	محمد شعیب	//
۴۰	ابراہیم خلیل	مترقی
۴۱	محمد فیضان	خارج
۴۲	سراج احمد	پاس
۴۳	محمد شاہد معظم	خارج
۴۴	محمد مظاہر	پاس
۴۵	عبدالعلیم	مترقی
۴۶	محمد مسرور فیضی	فیل
۴۷	حماد احمد خاں	//
۴۸	کلام الدین	//
۴۹	سید محمد غفران	پاس
۵۰	محمد ایاز	مترقی
۵۱	محمد الطاف	فیل
۵۲	عبدالباسط	مترقی
۵۳	سید احمد سالک	//
۵۴	محمد عمران	//
۵۵	عبدالودود	پاس
۵۶	رہبر عالم	//
۵۷	اسرار احمد	خارج
۵۸	محمد عاصم	پاس
۵۹	محمد غفران	مترقی
۶۰	محمد ریحان خاں	پاس
۶۱	شیخ عبدالماجد	مترقی
۶۲	خلیق احمد	//
۶۳	محمد جبرئیل	پاس
۶۴	محمد جمشید احمد	//
۶۵	محمد نعمان	مطالبہ
۶۶	عبدالعزیز	مترقی
۶۷	عبدالستار	فیل
۶۸	محمد معراج الحسن	پاس
۶۹	زبیر	مطالبہ
۷۰	محمد کوکب الباری	فیل
۷۱	عباد اللہ	پاس
۷۲	عبدالرحیم	مترقی
۷۳	محمد معاذ خاں	خارج
۷۴	مظہر الکبریا صدیقی	مترقی
۷۵	محمد اکرام الحق	پاس
۷۶	محمد تسلیم	//
۷۷	محمد راشد	مترقی
۷۸	محمد عمران خاں	خارج
۷۹	محمد حنیف خاں	مترقی
۸۰	شمیم احمد	پاس
۸۱	ذکر اللہ	فیل
۸۲	محمد نور سلیم	//
۸۳	محمد مظفر	پاس
۸۴	عبداللہ	خارج
۸۵	محمد رئیس	فیل
۸۶	سید راشد حسین	//
۸۷	مبشر عبداللہ	مترقی
۸۸	امجد خاں	فیل
۸۹	شیخ محمود	//
۹۰	محمد رضوان	مترقی
۹۱	محی الدین جمال	//
۹۲	سید علی رضا	فیل
۹۳	امیر حمزہ	خارج
۹۴	محمد اختر	//
۹۵	گھارو محمد معظم	فیل
۹۶	محمد مشرف	//
۹۷	محمد صفوان	//
۹۸	اسامہ	خارج
۹۹	محمد ارقم	فیل
۱۰۰	عبدالمنان	مترقی
۱۰۱	خادم الاسلام	//
۱۰۲	محمد ارشاد	//
۱۰۳	محمد عامر سعدی	//
۱۰۴	شفقت اظہر	//
۱۰۵	محمد طاہر	//
۱۰۶	سید منصور حسن حسنی	//
۱۰۷	اختر عالم	فیل
۱۰۸	مقسوم احمد	محفوظ
۱۰۹	محمد حسن	مترقی
۱۱۰	جنید احمد	//
۱۱۱	محمد ساجد	پاس
۱۱۲	محمد سعد عبداللہ	//
۱۱۳	عبدالرحیم	//
۱۱۴	عقیل احمد	//
۱۱۵	جبرئیل میاں	مترقی
۱۱۶	راشد جیلانی	پاس
۱۱۷	محمد احسن	//
۱۱۸	محمد عرفان انصاری	مترقی
۱۱۹	محمد واجد	پاس
۱۲۰	عابد حسین	//
۱۲۱	ابوطلحہ بنارسی	خارج
۱۲۲	اصلاح الدین خضر	مترقی
۱۲۳	عبدالقادر	//
۱۲۴	سید واجد	فیل
۱۲۵	فیروز خاں	//
۱۲۶	محمد اکرم	//
۱۲۷	محمد عبید یوسف	پاس
۱۲۸	محمد ناصر ایوب	//
۱۲۹	یوسف الحسینی	خارج
۱۳۰	محمد مشکور	پاس
۱۳۱	محمد عمران	غیر حاضر
۱۳۲	محمد سہیل	پاس
۱۳۳	صابر اعظمی	مترقی
۱۳۴	اشرف کمال	//
۱۳۵	محمد ناصر الدین	فیل
۱۳۶	محمد زبیر	غیر حاضر
۱۳۷	محمد عادل	فیل
۱۳۸	فضل الرحمٰن فرید	//
۱۳۹	محمد ارشاد	مترقی
۱۴۰	محمد تحریف قاسم	خارج
۱۴۱	محمد راشد	خارج
۱۴۲	محمد شمشاد	غیر حاضر
۱۴۳	کریم اللہ	فیل
۱۴۴	مزمل علی	خارج
۱۴۵	محمد مسعود عالم	فیل
۱۴۶	حفیظ الرحمٰن	خارج

۱۴۷	ارمان احمد	فیل
۱۴۸	انعام الحسن	مطالبہ
۱۴۹	محمد عتیق (تفسیر)	فیل
۱۵۰	سید سفیان	محفوظ

علیا اولی ادب

۱	سید زید الدین	پاس
۲	محمد منظر	//
۳	محمد ساجد	//
۴	مصدق مجید	//
۵	محمد عرفان	غیر حاضر
۶	ابوالمجاہد انصاری	پاس
۷	مستفیض الحق	//
۸	محمد حسان	غیر حاضر
۹	محمد معروف ناظر	خارج
۱۰	سعید احمد	//
۱۱	رحمت اللہ	پاس
۱۲	محمد اسحٰق	//
۱۳	محمد ریاض الحق	//
۱۴	صغیر احمد	//
۱۵	محمد ضیاء الدین	//
۱۶	محمد عتیق	خارج
۱۷	اشفاق احمد	پاس
۱۸	تنویر احمد	//
۱۹	عبدالباسط	خارج
۲۰	محمد خالد	پاس
۲۱	حسنین مطیع	//
۲۲	رضوان حامی	مترقی
۲۳	اخلاق احمد	//
۲۴	محمد کلیم اللہ	مطالبہ
۲۵	عزیز الرحمٰن	پاس
۲۶	مسرور احمد	//
۲۷	عبدالعلیم	خارج
۲۸	محمد نفیس	خارج
۲۹	محمد معاذ	پاس
۳۰	محمد شعیب	//
۳۱	شمشاد عالم	//
۳۲	محمد امجد انصاری	خارج
۳۳	مرغوب الرحمٰن	پاس
۳۴	عبدالرؤف مرادآبادی	//
۳۵	محمود عالم	//
۳۶	عبدالعظیم	//
۳۷	محمد رضوان	خارج
۳۸	محمد صابر	پاس
۳۹	محمد عمر خاں	خارج
۴۰	نثار احمد غلام محمد	مترقی

علیا ثانیہ شریعہ

۱	سید خالد (حجۃ اللہ)	ضمنی
۲	ابوالہلال (مناقشہ)	//
۳	عبدالباسط (مناقشہ)	//
۴	منہاج الدین (مناقشہ)	//
۵	سید سحبان (مناقشہ)	//
۶	عبدالمقیت (مناقشہ)	//
۷	امتیاز عالم (مناقشہ)	//
۸	خالد سلمان (مناقشہ)	//
۹	اکرام الحق (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۱۰	محمد ابراہیم (حجۃ اللہ)	//
۱۱	محمد قربان (مناقشہ)	//
۱۲	عبدالحکیم (مناقشہ)	//
۱۳	محمد الیاس (مناقشہ)	//
۱۴	محمد رضوان خاں (مناقشہ)	ضمنی
۱۵	محمد اکرم (مناقشہ)	//
۱۶	عبدالرزاق (مناقشہ)	//
۱۷	محمد عامر (مناقشہ)	//
۱۸	محمد زاہد (حجۃ اللہ)	//
۱۹	محمد ریاست علی (حجۃ اللہ، مناقشہ)	ضمنی
۲۰	محمد رفیع (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۲۱	محمد عمیس (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۲۲	محمد اقبال (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۲۳	احمد رضوان (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۲۴	مزمل (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۲۵	محمد جابر (حجۃ اللہ)	//
۲۶	سید محمد مظہر (حجۃ اللہ)	//
۲۷	تجمل حسین	فیل
۲۸	عبدالمنعم (حجۃ اللہ، مناقشہ)	ضمنی
۲۹	محمد اطہر (مناقشہ)	//
۳۰	تیمور حسین (مناقشہ)	//
۳۱	نجم الحسین (مناقشہ)	//
۳۲	ابراہیم اسعد (حجۃ اللہ)	//
۳۳	محمد مستقیم (نصوص، مطالعہ)	//
۳۴	محمد اسحٰق (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۳۵	عبدالسمیع (مناقشہ)	//
۳۶	محمد مستقیم ثانی (مناقشہ)	//
۳۷	محمد سرور خاں (مناقشہ)	//
۳۸	اصغر علی (اختصاص، مناقشہ)	//
۳۹	محمد عثمان	فیل
۴۰	محمد منہاج اختر (حجۃ اللہ، مناقشہ)	ضمنی
۴۱	سید فاروق (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۴۲	شیخ نثار (مناقشہ)	//
۴۳	محمد ثناء اللہ (مناقشہ)	//
۴۴	تجمل حسین (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۴۵	محمد ابوطلحہ (مناقشہ)	//
۴۶	محمد ابراہیم خاں (مناقشہ)	ضمنی
۴۷	محمد مقصود عالم (مناقشہ)	//
۴۸	محمد منصور الاسلام (مناقشہ)	//
۴۹	عبدالماجد (مناقشہ)	//
۵۰	ریاض احمد (مناقشہ)	//
۵۱	ناظم الدین (مناقشہ)	ضمنی
۵۲	محمد عمران خاں (مناقشہ)	//
۵۳	عبدالغفار (مناقشہ)	//
۵۴	محمد دانش (مناقشہ)	//
۵۵	محمد عارف (مناقشہ)	//
۵۶	محمد عادل (مناقشہ)	//
۵۷	محمد طارق انور (مناقشہ)	//
۵۸	صاحب احسن (مناقشہ)	//
۵۹	شیخ مستقیم (مناقشہ، مطالبہ)	//
۶۰	آفتاب عالم (مناقشہ)	//
۶۱	محمد نظام الدین (و) (مناقشہ)	//
۶۲	محمد رضوان (و) (مناقشہ)	//
۶۳	عبداللہ (مناقشہ)	//
۶۴	محمد شاکر عالم (مناقشہ)	//
۶۵	محمد مصطفیٰ (اختصاص، مناقشہ)	//
۶۶	محمد اسمٰعیل خاں (اختصاص، مناقشہ)	//
۶۷	فرید احمد (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۶۸	عبدالمتین (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۶۹	عبدالسلام (حجۃ اللہ، مناقشہ)	//
۷۰	محمد نصیر الدین (مناقشہ)	//

تدریب افتاء

۱	محمد جاوید اختر	پاس
۲	عتیق الرحمٰن	مترقی
۳	جلیل احمد	پاس
۴	محمد سیف اللہ	مترقی
۵	ابرار حسن	پاس

معہد الدعوۃ (اول)

۱	محمد نذر الاسلام	فیل
۲	محمد افروز عالم	پاس
۳	عبدالماجد مظفر نگری	خارج
۴	سید اظہر حسین	پاس
۵	عبدالقدیر	محفوظ

۶	منظر علی	خارج
۷	فیصل صدیقی	پاس
۸	آصف اقبال	//
۹	عزیز اللہ	//

صحافت والسنۃ (سال اول)

۱	ریاض احمد بیگ	مطالبہ
۲	محمد فاروق اعظم	مترقی
۳	شمشیر نظامی	//
۴	ظہیر عباس	پاس
۵	محمد شکیل	غیر حاضر
۶	محمد شمشاد	//
۷	محمد یاسر	پاس

صحافت والسنۃ (سال دوم)

۱	عبدالوکیل	پاس
۲	محمد شاہد اختر (المعارف العامہ)	ضمنی
۳	رضوان اللہ	پاس
۴	اسلم جاوید	//

خصوصی اول

۱	ساجد عبداللہ	پاس
۲	عبدالمقسط	مطالبہ
۳	شیخ نسیم الدین	پاس
۴	سید ابوعبیدہ	//
۵	محمد عثمان صدیقی	غیر حاضر
۶	محمد ولی اللہ عثمان	پاس
۷	چمیل سعید	خارج
۸	سید عمران برنی حسن	پاس
۹	محمد حمید الرحمٰن	پاس
۱۰	ریاض الحق	//
۱۱	عبدالودود انصاری	//
۱۲	محمد عارف احمد	//
۱۳	سید محمد آصف	//
۱۴	طالب بشیر	//
۱۵	محمد سہیل	پاس
۱۶	محمد اسلام الدین	مطالبہ
۱۷	بشیر الحق	پاس
۱۸	منصور احمد نازکی	مترقی
۱۹	محمد ابوبکر خاں	غیر حاضر
۲۰	بلند مصطفیٰ	پاس
۲۱	جاسم	//
۲۲	محمد قدیر	خارج
۲۳	محمد شاہنواز ناگوری	پاس
۲۴	محمد جمشید	خارج
۲۵	محمد شاہد انصاری	پاس
۲۶	محمد جمیل الدین لشکر	//
۲۷	محمد لیس	//
۲۸	سید افتخار الحق	//
۲۹	قاضی عرفات زکریا	//
۳۰	اعزاز	مطالبہ
۳۱	نجم الہدیٰ	پاس
۳۲	عبدالحلیم	//
۳۳	محمد عبدالحق	//
۳۴	یعقوب چکراتھوک	پاس
۳۵	عبدالہادی	//
۳۶	رشدی (جنٹر جن)	//
۳۷	شجاع الدین (فی چارٹ)	//
۳۸	محمد احمد (دیٔ سک)	//
۳۹	والد (یاڈو)	مترقی
۴۰	محمد (یونگ لائد)	پاس
۴۱	فویدین	پاس
۴۲	نصر اللہ (حاوی بک)	//
۴۳	عبداللطیف (کستی سک)	//
۴۴	واتھا کون (سبات)	//
۴۵	ویراواد	//
۴۶	انت	//
۴۷	حذیفہ	پاس
۴۸	ابوبکر	فیل

خصوصی ثانی

۱	طالب حسین پیر	پاس
۲	محمد شعیب	//
۳	مصدق احمد	//
۴	محمد عدنان خاں	فیل
۵	محمد امین خاں	مترقی
۶	عبدالغنی نیر	پاس
۷	محمد خبیب	//
۸	سید باسط اختر	//
۹	محمد اختر	//
۱۰	عدنان حسن	//
۱۱	خالد زبیر خاں	//
۱۲	محمد صادق اللہ	//
۱۳	عامر احمد	مترقی
۱۴	عبدالحسن	پاس
۱۵	عبدالعلام	//
۱۶	محمد نظام الدین	فیل
۱۷	نصیر احمد	پاس
۱۸	محمد لیس تانیکو	//
۱۹	محمد داؤد	//
۲۰	زاہد احمد	//
۲۱	محمد دانش عثمانی	//
۲۲	وسیم اکرم	//
۲۳	محمد ارشد لشکر	پاس
۲۴	امتیہ اسعد	//
۲۵	مقصود احمد	//
۲۶	نذیر احمد بٹ	مترقی
۲۷	ریاض احمد صوفی	پاس
۲۸	محمد مختار احمد	مطالبہ
۲۹	مظفر احمد شیخ	اعمال السنۃ
۳۰	معراج الدین گنائی	پاس
۳۱	محمد شفیع (ریتو)	//
۳۲	شہزاد حسین انصاری	//
۳۳	امتیاز احمد واڑہ	//
۳۴	محمد نوید انصاری	//
۳۵	محمد یونس بٹ	مطالبہ
۳۶	سید عمران	//
۳۷	عباداللہ	پاس
۳۸	عکرمہ	//
۳۹	حفیظ الرحمٰن	//
۴۰	محمد عمران لون	//
۴۱	محمد عزیز الرحمٰن	//
۴۲	محمد رمیض الدین	//
۴۳	سید عارف حسین	مترقی
۴۴	محمد نذیر احمد	غیر حاضر
۴۵	عبدالشکور	مترقی
۴۶	سید شاہنواز (بخاری امین)	پاس
۴۷	فردوس احمد	//
۴۸	محمد ندیم	//
۴۹	وسیم احمد	فیل
۵۰	عبدالحلیم	خارج
۵۱	جہانگیر احمد ملک	مطالبہ
۵۲	شبلی رضوان	مطالبہ
۵۳	احسان احمد	مترقی
۵۴	محمد امجد خاں	فیل
۵۵	محمد مصطفیٰ	فیل

خصوصی ثانی (عربی)

۱	قالی ویسیدات	خارج
۲	نیغون (عبدالبصیر)	پاس
۳	غفاری	//
۴	عبدالمالک	غیر حاضر
۵	مبشر	پاس

پروپرائٹر: ولی اللہ

Mobile: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

WALIULLAH JEWELLERS

ولی اللہ جویلرس

All Kinds of Gold, Silver & Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow

طلباء اور تاجران کتب کے لئے خاص رعایت

نسیم
پاکٹ جنتری
دستیاب ہے طلب کریں
قیمت ۵/۰۰

ہر قسم کے قرآن مجید مترجم غیر مترجم، حمائل، عم پارے، پنج سورے، عربی فارسی، اردو درسی غیر درسی نیز ہائی اسکول، انٹر، جامعہ اردو گڑھ کی گائیڈ، گیس پیپر اور گھریلو بھی کتابیں بھی ہم سے مناسب قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔

Estd : 1915 (S) 0522-2627123 (R) 2301838 (M)9415104065

نوٹ: اپنی ضرورت کی کتب بذریعہ ڈاک بھی طلب کر سکتے ہیں۔

صدیق بک ڈپو امین آباد پارک لکھنؤ

ممبئی کے قارئین کی خدمت میں

ممبئی کے قارئین "تعمیر حیات" سے گزارش ہے کہ "تعمیر حیات" کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا خریدار بننے کے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں، وہاں ان کو رقم جمع کرنے کی رسید مل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA

44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Ph: 23460220-23468708 Tele: Add Cupkettle

Maqbool Mian Jewellers

مقبول میاں جویلرس

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9415001207-9335726377

CAFE FIRDOS

کیفے فردوس

Partly Air Conditioned

MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel : 23424781-23459921

145, Sarang Street,Crawford Market, Mumbai-400003

ریڈی میڈ مردانہ ملبوسات کا قابل اعتماد مرکز

اعلیٰ کوالٹی، جدید ترین فیشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered Sherwanis, Pullowers, Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & Ties.

شادی بیاہ، تیوہار اور تقریبات کے لئے شاندار ذخیرہ، تشریف لائیں

men mark ®

58, Halwasia Market, Hazrat Ganj, Lucknow

Phone: (S) 2616946 (R) 2627443

Mobile: 9415750289 Shop: 0522-2617956

حرمین ٹریڈرس

محمدیہ پروڈکٹس کے سپر اسٹاکسٹ

النبیل یو اے ای۔کلونجی تیل اور کلونجی پروڈکٹس کے اسپشلسٹ

• کھوجاتی سرمہ
• روغن بلسن
• عطریات

حرمین بک ڈپو

پرفیومس النبیل دوبئی

U.A.E. کے مختلف عطریات سے معطر شہر لکھنؤ

دکان نمبر 1/6 مسجد مرکز، ڈاکٹر بی-این-ورما روڈ، امین آباد، لکھنؤ

Ph: 2240381/2840580 Mob: 9415426138
E-Mail: mirzatour-trawel hotmail.com

مرزا ٹور اینڈ ٹریول (رجسٹرڈ) لکھنؤ

MIRZA TOOR & RAVEL

حج، عمرہ ٹور آرگنائزر اینڈ گائیڈ سروس

حج و عمرہ، ملک و بیرون ملک کے ہوائی ٹکٹ، ویزہ اسٹیمپنگ، امیگریشن و بیرونی ملک کی زر مبادلہ تبدیل کرنے کے لئے رابطہ قائم کریں

U. G. 29 AVADH POINT NAKKHAS CROSSING, LUCKNOW.

٦	ذوالغنی	//
٧	صلاح الدین	مترقی
٨	عباس	پاس
٩	کریساوئی (بخاری)	مترقی
١٠	سومیت بن سورین	پاس
١١	ویتااون (عارفین)	//
١٢	ولست ویرات (محمد شریف)	فیل
١٣	سکارین (محمد)	غیر حاضر
١٤	حسن بصری	مترقی
١٥	خالد	پاس
١٦	شریف	//
١٧	عبدالخالق	//
١٨	کبت تن ساک	//
١٩	اسامہ	//
٢٠	سکدی (رمضان)	فیل
٢١	روف احمد شاہ کشمیری	پاس
٢٢	صبغت اللہ	//
٢٣	محمد امین	مطالبہ
٢٤	شکری	//

خصوصی ثالث

١	محمد اقبال	پاس
٢	سعید الظفر	//
٣	محمد فیضان	//
٤	اسعد علی	مترقی
٥	محمد گلنواز عالم	پاس
٦	وسیم احمد	//
٧	سیف اللہ تانترے	مترقی
٨	محمد قاسم	پاس
٩	خورشید احمد شیخ	//
١٠	سید ناصر علی	//
١١	رقیب الزماں	غیر حاضر
١٢	محمد افضل حسین	فیل
١٣	ارشاد محی الدین	پاس
١٤	سلیمان مقبول	//
١٥	محمد حبیب اللہ	//
١٦	طارق حمید شاہ	//
١٧	محمد شہزاد	//
١٨	شیخ محمد عباس الدین	//
١٩	محمد افضل شیخ	//
٢٠	محمد عارف خاں	//
٢١	محی الدین احمد	//
٢٢	عبدالحمید	مطالبہ
٢٣	اسمٰعیل (ویشانو)	مترقی
٢٤	ایم عمر باشاہ	پاس
٢٥	اویس بی	//
٢٦	حبیب الرحمٰن	//
٢٧	ابواللیث	مطالبہ
٢٨	محمد منصور	غیر حاضر
٢٩	صہیب	//
٣٠	عمر فاروق	//
٣١	نشادوی ایم	//
٣٢	صدقۃ اللہ	//
٣٣	عبداللہ ثانی (عانوراق)	پاس

علیا ثانیہ (ادب)

١	مسعود عالم	مطالبہ
٢	محمد صادق (علم النفس)	ضمنی
٣	محمد فیصل (علم النفس)	//
٤	سراج (علم النفس)	//
٥	محمد یحییٰ (علم النفس)	//
٦	شیخ حبیب الرحمٰن (مطالعہ)	//
٧	خالد سیف اللہ (علم النفس)	//
٨	محمد راشد خاں (علم النفس)	//
٩	محمد ہارون	مطالبہ

اعلان

برائے علیا ثانیہ شریعہ وادب

علیا ثانیہ شریعہ کے طلبہ کا ضمنی امتحان انشاء اللہ مورخہ ٢١رشوال تا ٢٣شوال ١٤٢٧ھ ہوگا، بقیہ طلباء کے مناقشہ کا امتحان حسب اعلان سابق سنٹروں میں ہوگا۔

علیا ثانیہ ادب کے طلبہ کا ضمنی امتحان مورخہ ٢٢ر تا ٢٣ر شوال ١٤٢٧ھ ہوگا۔

مدیر - دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اعلان

سالانہ امتحان کے نتائج شائع کئے جا رہے ہیں کسی بھی فرق کی صورت میں دفتر دار العلوم کا ریکارڈ اصل تسلیم کیا جائے گا۔

جو طلباء ضمنی آئے ہیں ان کے ضمنی امتحان ٢١رشوال ١٤٢٧ھ سے ہوں گے۔

دار العلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ٦رشوال ١٤٢٧ھ بروز دوشنبہ مطابق ٣٠راکتوبر ٢٠٠٦ء سے ہوگا۔

نئے داخلہ کے لئے آنے والے طلبہ جن کی منظوری ہو چکی ہے، اپنے ہمراہ اپنی سابقہ درسگاہ کا تصدیق نامہ، نیز تاریخ پیدائش کا معتبر تصدیق نامہ ساتھ لائیں جو داخلہ کی کارروائی کے لئے ضروری ہے، اس میں کوئی مہلت نہیں دی جائے گی، تصدیق نامہ کے بغیر داخلہ کی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔

مدیر
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

Postal Regd. No.LW/NP/63/2006to2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Fortnightly

Tameer-e-Hayat

Vol. No.43 Issue No. 24-25

Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off: 0522-2740406
Fax: 0522-2741834
E-mail: nadwa@sancharnet.in

25 October-10 November 2006

Mobile: 09415786548

Phone: Shop. 0522-2274606
(R) 0522-2616731

Mohd. Akram Jewellers

محمد اکرم جویلرس

Ph:2266786
Mob:9415015169

شناء جویلرس

SANA JEWELLERS

Riyaz Ahmad
Ghyas Ahmad

۱۲/۳۰۱ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔۳

301/12, Sarai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Ph:2260433

جدید دلکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گہنہ پیلیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشبودار عطریات

روغنیات، عرقیات، کولر پرفیوم، کار پرفیوم، روم فریشنر،
فلور پرفیوم، روح گلاب، روح کیوڑہ، عرق گلاب،
عرق کیوڑہ، اگربتی، ہربل پروڈکٹ

: کی ایک قابل اعتماد دکان :

ایک مرتبہ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں

تیار کردہ

اظہارسن پرفیومرس

اکبری گیٹ چوک لکھنؤ
برانچ: C-5، جنپتھ مارکٹ، حضرت گنج

IZHARSON PERFUMERS

H.Q. : Akbari Gate, Chowk, Lucknow.
Tel.: 0522-2255257 Mobile : +91-9415009102
Branch : C-5 Janpath Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell.91-9415784932
E-mail : izharsonperfumers@yahoo.com

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سونے چاندی کی دنیا میں ۷۵ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جویلرس

ہمارا نیا شوروم

گڑبڑ جھالہ کے سامنے امین آباد لکھنؤ

HAJI SAFIULLAH JUWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editer: *Shamsul Haq Nadwi* Office. Ph: 2740406 Printed & Published by *Athar Husain*
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Kakori Offset Press , Lucknow.

DESIGNED BY HAMID DALIGANJ, LUCKNOW. Mob: 9415769282